بے ادبوں کی نشانیاں

اور ان کا انجام

از ابوابراہیم

مع

پنجابی اشعار کا گلدستہ

از صوفی ظفر اقبال نقشبندی

فیض یافتہ از پیر طریقت پیر طاہر بادشاہ آستانہ عالیہ چورہ شریف

نوری کتب خانہ نزد جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن
دربار مارکیٹ۔ گنج بخش روڈ لاہور

نام کتاب بے ادبوں کی نشانیاں اوران کا انجام

مصنف ابوابراہیم

اشاعت زیراہتمام سید محمد عثمان نوری ولد پیر سید محمد حسن شاہ گیلانی قادری نوری

صفحات 176

تعداد ایک ہزار

اشاعت باراول رمضان ۱۴۲۴ھ بمطابق نومبر ۲۰۰۳ء

مصنف کی دیگر مطبوعہ کتب

(۱)-ایصال ثواب

(۲)-نعت رحمۃ للعالمین بہ زبان صحابہ وتابعین

(۳)-اختیار نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر چالیس احادیث مبارکہ

(۴) حاضر وناظر قرآن حدیث کی روشنی میں

زیرطبع

نماز حنفی قرآن وحدیث کی روشنی میں

شرف انتساب

امیر المؤمنین داماد رسول جامع القرآن کامل الحیاء والایمان جناب حضرت سیدنا عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام جن کی شہادت کی گواہی قرآن کے اوراق دیں گے۔

گلہائے عقیدت

مخدومِ اہل سنت، استاذی واستاذ العلماء والفضلاء شیخ الحدیث والتفسیر مفتی علامہ الحاج پیر حافظ محمد عالم نقشبندی محدث سیالکوٹی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بانی ومہتمم جامعہ حنفیہ دودروازہ سیالکوٹ

(پنجاب، پاکستان)

استاذ العلماء عاشق رسول عالم باعمل پروفیسر محمد حسین نقشبندی حسینی

ایم-اے (علوم اسلامیہ)، ایم-اے (اردو)

خادم دربار شاہ لاثانی علی پور سیداں شریف (سیالکوٹ)

معاونین حضرات

یہ کتاب درج ذیل حضرات کے تعاون سے مفت تقسیم کی جارہی ہے دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی طفیل اس کو صدقہ جاریہ بنادے اور ناشرین اور معاونین اوران کے لوحقین کی بخشش کا ذریعہ بنائے آمین ثم آمین

(۱) ملک محمد علی ولد حاجی ظفر اقبال صاحب نقشبندی ملوکھوکھر گجرات

(۲) ملک اشفاق حسین ولد حاجی لعل خاں نقشبندی ملوکھوکھر گجرات

(۳) جناب محمد اکرم ولد باغ علی صاحب ملوکھوکھر گجرات

(۴) چودھری اشتیاق احمد ولد خان محمد گھورسی بونکن گجرات

(۵) جناب مہدی حسن ولد محمد اسلم صاحب فتوپورہ گجرات

(۶) جناب قاضی محمد توقیر حسین صاحب آف چکوال

(۷) جناب محمد یٰس چودھری ولد کالو خاں آزاد کشمیر کوٹلی

(۸) جناب خالد نذیر صاحب نقشبندی سول انجینئر سرینگر مقبوضہ کشمیر

(۹) جناب انجینئر محمد افضل کھوکھر کھیوڑہ ضلع جہلم

(10) جناب محمد زرین ولد محمد اشرف صاحب قریشی آف مری پاکستان

نوری کتب خانہ
نزد جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن
دربار مارکیٹ۔ گنج بخش روڈ
لاہور

فہرست مضامین | صفحہ نمبر

باب نمبر دوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضور ﷺ کی بے ادبی سے اعمال ضبط ہو جاتے ہیں

اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں اپنے محبوب ﷺ کا ادب سکھایا ہے کہ اپنی آواز اُن کی آواز سے بلند نہ کرنا ورنہ تمہارے اعمال ضبط ہو جائیں گے

ارشادی باری تعالیٰ ہے:-

آیت نمبر۱

﴿یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْھَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ کَجَھْرِ بَعْضِکُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ﴾

اے ایمان والو اپنی آوازیں اونچی نہ کرو اس غیب بتانے والے نبی کی آواز سے اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمہارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمہیں خبر نہ ہو۔

(سورہ حجرات آیت-۲)

معلوم ہوا کہ حضور ﷺ کی ادنیٰ بے ادبی کفر ہے کیونکہ کفر ہی سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں۔ جب ان کی بارگاہ میں اونچی آواز سے بولنے پر نیکیاں برباد ہیں تو دوسری بے ادبی کا ذکر ہی کیا ہے۔

(تفسیر نور العرفان)

محبوب سے تخاطب کے لئے جہاں الفاظ کی نوک پلک اور تعبیر کی نزاکتوں

پر نگاہ رکھنا ضروری ہے وہاں آواز کا لب ولہجہ بھی آزاد نہیں ہے۔ پھر آیت بالا میں اندازِ بیاں کا وہ تیور جس کی دہشت سے خون سوکھ جاتا ہے۔ یہ ہے کہ انسان اپنی سرشت کے لحاظ سے بے عیب و بے خطا نہیں ہے طرح طرح کے معاصی کا وہ بار بار ارتکاب کرتا ہے۔ لیکن رحمتِ یزدانی کا یہ احسان عام کہ کسی بھی نئے گناہ کے ارتکاب سے وہ نیکیوں کے پچھلے ذخیرے کو برباد نہیں کرتا۔ کفر وشرک کے علاوہ بڑے سے بڑے جرم کے لئے یہی قانون ہے کہ مجرم نے کسی جرم کا ارتکاب کیا۔ نامہ اعمال میں ایک فرد گناہ کا اضافہ ہو گیا۔ پچھلی نیکیاں اپنی جگہ پر برقرار ہیں لیکن محبوب کی شان میں گستاخی اتنا بڑا جرم ہے کہ پچھلی نیکیوں کا ذخیرہ بھی ختم کر دیا جاتا ہے۔

یہ سوچ کر کلیجہ کانپ جاتا ہے کہ محبوبِ باری کی جناب میں ذراسی آواز اونچی ہو گئی تو اس کی سزا صرف اتنی ہی نہیں ہے کہ نامہ اعمال میں ایک گناہ کا اندراج کر لیا جائے گا۔ بلکہ قرآن کہتا ہے کہ اس کے ساتھ ساتھ پچھلی نیکیاں بھی مسخ کر دی جائیں گی۔ اور سب سے بڑا غضب یہ کہ لٹ جانے والے کو اس کی خبر بھی نہیں ہو سکے گی کہ عمر بھر کی نیکیوں کا خرمن کب لٹا اور کیسے لٹا قیامت کے دن جلی ہوئی خاکستر جب سامنے آئے گی تب اچانک محسوس ہو گا کہ ہم لٹ گئے۔

ذرا نخوتِ علم وادب کی تاریکی سے باہر نکل کر سوچئے جب نبی کریم ﷺ کے حضور ذراسی اونچی آواز کرنے سے یہ سزا ملتی ہے تو جن لوگوں نے ان کی تنقیص شان کو ہی اپنا شعار بنا لیا ہے ان کی بربادیوں کا تصور کون کر سکتا ہے؟

(محمد رسول اللہ ﷺ قرآن میں از علامہ ارشد القادری)

آیت نمبر۲

ادب والوں کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ أُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوْبَهُمْ لِلتَّقْوٰى لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ﴾

بیشک وہ جو اپنی آوازیں پست کرتے ہیں رسول اللہ کے پاس وہ ہیں جن کا دل اللہ نے پرہیز گاری کے لئے پرکھ لیا ہے ان کے لئے بخشش اور بڑا ثواب ہے۔

(سورہ حجرات آیت-۲)

آیت نمبر۳

یارسول اللہ نظر کرم فرماؤ

﴿يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لا تَقُوْلُوا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا وَاسْمَعُوْا وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ﴾

اے ایمان والو میرے پیغمبر سے راعنا نہ کہا کرو اور یوں عرض کرو کہ حضور ہم پر نظر رکھیں اور پہلے ہی بغور سنو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔

(سورۃ البقرۃ آیت:۱۰۴)

شان نزول

جب حضور اقدس ﷺ صحابہ کو کچھ تعلیم دیتے تو وہ کبھی کبھی درمیان میں عرض کیا کرتے راعنا یارسول اللہ کہ یارسول اللہ ﷺ ہمارے حال کی رعایت فرمائیے یہ

کلام واضح فرمادیں یہود کی زبان میں یہ لفظ گالی تھی انہوں نے بُری نیت سے کہنا شروع کر دیا حضرت سعد رضی اللہ عنہ یہود کی اصطلاح سے واقف تھے آپ نے ایک روز یہ کلمہ ان کی زبان سے سن کر فرمایا: اے دشمنانِ خدا تم پر اللہ کی لعنت اگر اب میں نے کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا تو اُس کی گردن ماردونگا یہود بولے مسلمان بھی تو یہ لفظ بولتے ہیں اس پر آپ رنجیدہ ہو کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تب یہ آیت نازل ہوئی جس میں مسلمانوں کو بھی اس لفظ کے استعمال سے روک دیا گیا۔

اس سے پتہ چلا کہ جو کوئی توہین کے لئے حضور ﷺ کی بارگاہ میں ایسا لفظ بولے جس میں گستاخی کا شائبہ بھی نکلتا ہو وہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا حضور ﷺ کی شان میں ہلکا لفظ بولنا حرام ہے اگر چہ توہین کی نیت نہ بھی ہو اور توہین کی نیت سے بولنا کفر ہے نیز جس لفظ کے دو معنی ہوں اچھے اور بُرے تو وہ بھی اللہ تعالی اور حضور ﷺ کے لیے استعمال نہ کیے جائیں تا کہ دوسروں کو بد گوئی کا موقع نہ ملے اللہ کو میاں نہ کہو کیونکہ میاں کے معنی مالک ہیں اور خاوند بھی لہذا اب اللہ کو مالک کے معنی میں بھی میاں نہ کہو (تفسیر خزائن العرفان ونور العرفان)

اس آیہ کریمہ سے معلوم ہوا گستاخانِ رسول کو دندان شکن، بہادری اور سختی کے ساتھ فوراً جواب دینا سنت صحابہ ہے جیسا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے یہود سے یہ کلمہ سن کر فرمایا اے دشمنانِ خدا تم پر اللہ کی لعنت اگر اب میں نے کسی کی زبان سے یہ کلمہ سنا تو اُس کی گردن ماردونگا۔

دشمن احمد پہ شدت کیجئے ملحدوں کی کیا مروت کیجئے

اس قرآنی اصول اور عمل صحابہ کو سامنے رکھتے ہوئے قرآن پر ایمان اور نبی ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت کا تقاضا ہے کہ ہر وہ کتاب یا کیسٹ جس میں نبی ﷺ کی یا نبی ﷺ کے پیاروں کی توہین یا توہین کا شائبہ بھی ہو ان کتابوں اور کیسٹوں کو جلا دیا جائے یا دریا بُرد کر دیا جائے یا کم از کم اُن عبارات کو کتابوں سے خارج کر دیا جائے تاکہ اتحاد و اتفاق کی فضا قائم ہو کیونکہ یہی کفریہ عبارتیں مسلمانوں کے درمیان اختلاف خانہ جنگی فتنہ اور انتشار کا باعث ہیں۔

آیت نمبر ۴

گستاخ رسول کی فوری گرفت کرنا سنت الٰہیہ ہے

ایک دن رسول عربی ﷺ کوہ صفا کی چوٹی پر چڑھ گئے اور اہل مکہ کو آواز دی جب تمام لوگ جمع ہو گئے تو حضور ﷺ نے فرمایا: اگر میں تم سے کہوں کہ اس پہاڑ کی گھاٹی میں دشمن کا لشکر چھپا ہوا ہے اور تم پر حملہ آور ہونا چاہتا ہے تو کیا تم میری اس خبر کا یقین کر لو گے؟

سب نے یک زبان ہو کر کہا کیوں نہیں، اس زبان پر ہم کیوں اعتماد نہ کریں جو کبھی جھوٹ سے آلودہ نہیں ہوئی جس کی طہارت پر یقین کرنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ محمد ﷺ کی زبان ہے۔ اس پر رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں اس سے بھی سنگین اور تباہ کن عذاب کی خبر دیتا ہوں جو تمہارے سروں پڑ

منڈلا رہا ہے اگر تم سلامتی چاہتے ہو تو کفر و شرک کی زندگی سے تائب ہو کر پرچمِ اسلام کے دار الامان میں آ جاؤ۔

حضور ﷺ کی تقریر سن کر ابولہب کے تن بدن میں آگ لگ گئی آنکھوں سے چنگاری اڑنے لگی غصے سے چہرہ تمتما اٹھا فرطِ غیظ میں جلتے ہوئے کہا:- ,,تو ہلاک ہو جائے کیا تو نے ہمیں اسی لئے جمع کیا تھا،، ابولہب کی بات ختم بھی نہ ہوئی تھی کہ قہر الٰہی کی ایک بجلی چمکی قہر خداوندی کی دھمک سے پہاڑ کا کلیجہ دہل گیا فرط ہیبت سے حرم کی سرزمین کانپ اٹھی اتنے میں روح الامین کے پروں کی آواز کان میں آئی۔

سرکار نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو وہ پر سمیٹے قہر و جلال میں ڈوبی ہوئی یہ آیتیں حضور ﷺ کو سنا رہے تھے ﴿ تَبَّتْ يَدَا اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ ☆ مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ☆ سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ☆ وَّامْرَاَتُهٗ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ☆ فِىْ جِيْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ﴾

﴿ تباہ ہو جائیں ابولہب کے دونوں ہاتھ اور وہ تباہ ہو ہی گیا اسے کچھ کام نہ آیا اس کا مال اور نہ جو کمایا اب دھنستا ہے لپٹ مارتی آگ میں وہ اور اس کی بیوی لکڑیوں کا گٹھا سر پر اٹھاتی اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسا۔ ﴾ (سورہ اللہب)

محبوب ﷺ کو اذیت پہنچانے والے ایک فقرہ پر ذرا قہر الٰہی کے چڑھتے ہوئے دریا کا تلاطم تو دیکھئے ایک لمحہ میں ابولہب کی دنیا اور آخرت کا فیصلہ سنا دیا گیا۔

ابولہب اپنے وقت کا نیا مجرم نہیں ہے۔ غضب ناک تیور میں ڈوبی ہوئی آیات کل تک کیوں نہیں اتاری گئی تھیں۔ کل بھی تو غیرت الٰہی کو حرکت میں لانے

والے اسباب اس سے صادر ہوئے تھے خدائے واحد کی پرستش سے بغاوت کر کے بتوں کی عبادت کرنا کیا یہ کم درجے کا جرم تھا۔

لیکن قربان جائیے اس ادائے محبت کے کہ اپنے مجرم کا سوال آیا تو مہلت دے دی لیکن محبوب کے مجرم کی تعزیر کے لئے ایک لمحے کا انتظار بھی روا نہیں رکھا گیا۔

(محمد رسول اللہ ﷺ قرآن میں از علامہ ارشد القادری)

معلوم ہوا کہ گستاخ رسول کو سخت اور فوراً جواب دینا سنت الٰہیہ ہے۔

آیت نمبر ۵

حضور ﷺ کا گستاخ ولدالحرام ہے

کہتے ہیں دنیائے کفر کے مشہور گستاخ ولید بن مغیرہ نے ایک دن حضور ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا ,,اے وہ شخص جس پر قرآن اترا تم تو مجنون ہو،، بس اتنا کہنا تھا کہ قہر الٰہی کا بادل کڑ کا بجلی چمکی اور غیظ وجلال میں ڈوبی ہوئی یہ آیتیں ولید بن مغیرہ کی مذمت میں نازل ہوئیں۔

﴿نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ☆ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ☆ وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ☆ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ☆ فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ☆ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ﴾

﴿قلم اور ان کے لکھے کی قسم ☆ تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ☆ اور ضرور تمہارے لئے بے انتہا ثواب ہے ☆ بیشک تمہاری خوبو بڑی شان کی ہے ☆ تو

اب کوئی دم جاتا ہے کہ تم بھی دیکھ لو گے اور وہ بھی دیکھ لیں گے کہ تم میں کون مجنون تھا۔

اب گستاخ کی مذمت میں ذرا قرآن کے الفاظ گنیے اور اندازہ لگائیے کہ محبوب کے دشمن کے ساتھ قرآن کی گفتار کا تیور کتنا غضب ناک ہو گیا ہے وہ آیتیں یہ ہیں۔

﴿فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ☆ وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ☆ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ☆ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ م بِنَمِيْمٍ ☆ مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ☆ عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ☆

تو جھٹلانے والوں کی بات نہ سننا ☆ وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی کرو تو وہ بھی نرم پڑ جائیں ☆ اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانے والا ذلیل ☆ بہت طعنے دینے والا بہت ادھر کی ادھر لگاتا پھرنے والا ☆ بھلائی سے بڑا روکنے والا گنہگار حد سے تجاوز کرنے والا ☆ درشت خو اس سب پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا ☆ (سورۃ القلم آیات ۱-۱۳)

حضور ﷺ کے گستاخ کے دس عیب قرآن میں

(۱) ﴿الْمُكَذِّبِيْنَ﴾ جھٹلانے والا

(۲) ﴿حَلَّافٍ﴾ بڑی قسمیں کھانے والا

(۳) ﴿مَهِيْنٍ﴾ ذلیل

(۴) ﴿هَمَّازٍ﴾ بہت طعنے دینے والا

(۵) ﴿مَشّاءٍ م بِنَمِيمٍ﴾ چغل خور

(٦) ﴿مَنّاعٍ لِّلْخَيْرِ﴾ بھلائی سے بہت روکنے والا

(۷) ﴿مُعْتَدٍ﴾ حد سے تجاوز کرنے والا

(۸) ﴿اَثِيمٍ﴾ گنہگار

(۹) ﴿عُتُلٍّ﴾ درشت خو

(۱۰) ﴿زَنِيمٍ﴾ ولدالحرام

اس سے ہمیں معلوم ہو گیا کہ حضور ﷺ کی گستاخی وہی کر سکتا ہے جو بے نسب ہو حسب ونسب والا حضور ﷺ کا باادب غلام ہو گا اب جو بھی حضور ﷺ کی گستاخی اور بے ادبی کرے یا کتابوں میں لکھے سمجھ لو یہ وہی ہے جس کا ذکر قرآن کی ان آیات میں کیا گیا ہے۔

منقول ہے کہ جب ولید بن مغیرہ کی مذمت میں یہ آیات نازل ہوئیں تو عالم غیظ میں وہ تلملا اٹھا اور اپنی ماں سے جا کر دریافت کیا ابھی محمد ﷺ نے میرے متعلق دس باتیں بیان فرمائی ہیں اپنی نو برائیوں کے متعلق تو خوب جانتا ہوں کہ وہ میرے اندر موجود ہیں لیکن دسویں بات کہ میری اصل میں خطا ہے اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ ویسے ہزار دشمنی کے باوجود مجھے اس بات کا یقین واعتراف ہے کہ محمد ﷺ کی بات غلط نہیں ہو سکتی ۔اس لئے اب سچ سچ بتا دے کہ حقیقت کیا ہے ورنہ میں تیرا سر قلم کر دونگا۔

تیور دیکھ کر اس کی ماں نے صاف صاف بتا دیا کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مر جائے گا اور اس کا مال غیر لے جائیں گے۔اس لئے ایک چرواہے کے

ساتھ میرا ناجائز تعلق ہو گیا اور اس کے نتیجے میں تیری پیدائش عمل میں آئی۔

(تفسیر خزائن العرفان)

حالت غیظ میں جب انسان اپنے کسی دشمن کا پردہ چاک کرتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ یہ نفسانی ہیجان کا ردعمل ہے لیکن یہاں کیا کہیئے گا؟ یہ کلام تو اس پاک و مقدس خداوند کا ہے جس کی ذات شوائب نفسانی سے بالکل پاک و منزہ ہے۔

اس لئے لامحالہ ماننا پڑے گا کہ وہ ستار العیوب جو اپنے بڑے سے بڑے سیہ کار بندے کی پردہ پوشی فرماتا ہے۔اس نے نبی ﷺ کے ایک گستاخ کو سارے جہاں میں رسوا کر کے یہ ظاہر فرما دیا ہے کہ جس معصوم اور محترم نبی کے گستاخ کے لئے اس کے یہاں کسی عفو و درگزر کی گنجائش نہیں ہے اس کی حثیت نامہ بر کی نہیں ہے، محبوب ذی وقار کی ہے۔

یہاں بھی وہی ادائے رحمت جلوہ گر ہے کہ گستاخ نے نشانہ بنایا ہے ذات رسول ﷺ کو جواب دے رہا ہے ان کا رب کریم۔محبوب خاموش ہے قرآن اس کی وکالت کر رہا ہے کیا اس کے بعد بھی کوئی بدنصیب کہہ سکتا ہے کہ رسول عربی ﷺ کی حثیت ایک خبر رساں کی ہے بلکہ ایک ایسے محبوب کی ہے جو خدا کی محبت کے گہوارے میں پلا اسی کی رحمتوں نے اسے ساری کائنات کی افسری بخشی اور اسے خالق و مخلوق اور عابد و معبود کے درمیان رابطہ کا ایک ذریعہ بنایا اس لئے اس کی حثیت ایک نامہ بر کی نہیں بلکہ نامہ کے اسرار و رموز سے باخبر کرنے والے کی ہے۔

(محمد رسول اللہ ﷺ قرآن میں ازعلامہ ارشد القادری)

حق پر کون؟

مسلمانوں یہودیوں اور عیسائیوں میں سے حق پر صرف مسلمان ہیں اس لئے کہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے منکر اور بے ادب ہیں اور عیسائی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے منکر اور بے ادب ہیں لیکن مسلمان تمام سچے نبیوں پر ایمان رکھتے ہیں اسی طرح مسلمانوں کے تمام فرقوں میں سے صرف اہل سنت حق پر ہیں اس لئے کہ بعض لوگ اہل بیت اور اولیاء کرام کے گستاخ اور بے ادب ہیں اور بعض لوگ صحابہ کے گستاخ اور بے ادب ہیں صرف اہل سنت والجماعت وہ مسلک ہے جو کسی کا گستاخ اور بے ادب نہیں یہ تمام نبیوں اور ولیوں کو مانتا ہے یہ صحابہ کا بھی باادب غلام ہے اور اہل بیت کا بھی ادنیٰ خادم ہے۔ اگر شیعہ صحابہ کی گستاخی کریں تو کافر ہیں تو میں پوچھتا ہوں کہ صحابہ افضل ہیں یا نبی کریم ﷺ صحابہ کرام کا گستاخ اگر کافر ہے تو نبی کریم ﷺ کا گستاخ اور بے ادب کافر کیوں نہیں ہے؟

باقی جتنے بھی فرقے ہیں معتوب ہیں ۔۔۔ حکم سے ربِ اکبر کے مغضوب ہیں

ادب کی اے خضر ہم کو دولت ملی ۔۔۔ مسلکِ حق اہل سنت تیری کیا بات ہے

حدیث (۱)

کفر کی اصل مدینہ سے مشرق کی طرف ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ

بَيْتِ عَائِشَةَ فَقَالَ: رَأْسُ الْكُفرِ مِنْ هَا هُنَا مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ يَعْنِي الْمَشْرِق۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے گھر سے باہر آ کر کہا: کفر کی چوٹی ادھر سے نکلے گی جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے یعنی مشرق سے۔ (مسلم حدیث: ۲۹۰۵ کتاب الفتن)

حدیث (۲)

بے ادبوں کی جائے پیدائش

عن ابی مسعودٍ رضی اللہ عنہ قال: اَشَارَ النَّبِیُّ ﷺ بِیَدِهٖ نَحوَ الْیَمَنِ فَقَالَ: أَلَا إِنَّ الإِیْمَانَ هٰهُنَا وَإِنَّ الْقَسْوَةَ وَغِلَظَ الْقُلُوْبِ فِی الْفَدَّادِیْنَ عِنْدَ أُصُوْلِ أَذْنَابِ الإِبِلِ حَیْثُ یَطْلُعُ قَرْنَا الشَّیْطَانِ فی رَبِیْعَةَ وَمُضَرَ۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: سنو ایمان اس طرف ہے اور شقاوت اور سنگدلی (مدینہ کی شرقی جانب) ربیعہ اور مضر میں ہے جو بکثرت اونٹ پالتے ہیں اور اونٹوں کی دموں کے پیچھے ہانکتے ہوئے جاتے ہیں۔ اس جگہ سے شیطان کے دو سینگ نکلیں گے۔

(مسلم: حدیث ۵۱ کتاب الایمان، بخاری: ۳۳۰۲ کتاب بدء الخلق)

اس حدیث میں ہے کہ (مدینہ کے) مشرق سے شیطان کے دو سینگ نکلیں گے

علامہ ابی مالکی اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں۔

مشرق سے مراد مدینہ کا مشرق ہے اور وہ نجد ہے، اسی طرح تبوک کے مشرق میں بھی نجد ہی ہے نیز اس کی تائید اس حدیث سے ہوتی ہے۔ جس میں فرمایا گیا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ وہاں سے نکلے گا۔ ایک اور حدیث میں ہے اے اللہ مضر کو سختی سے کچل دے، اور مضر بھی نجد میں ہے۔

(اکمال اکمال المعلم جلد ا ص: ۱۵۹)

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں

صوبہ نجد میں ایک مقام ہے عینیہ اسی جگہ مسیلمہ کذاب پیدا ہوا اور اسی جگہ محمد بن عبدالوہاب نجدی پیدا ہوا اور ان کی وجہ سے لوگوں کے عقائد متزلزل ہوئے، اور بہت فتنے ظاہر ہوئے۔ ہوسکتا ہے کہ اس حدیث میں شیطان کے جو دو سینگوں کا ذکر کیا گیا ہے اس سے مراد یہی دو شخص ہوں۔

(شرح مسلم سعیدی جلد ا ص: ۴۷۰)

حدیث (۳)

شیطان کا سینگ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: ذَکَرَ النَّبِیُّ ﷺ: ((اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِی شَامِنَا، اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِی یَمَنِنَا)) قالوا: یارَسُولَ اللهِ

وَفِی نَجْدِنَا؟ قالَ: ((اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فی شَامِنَا، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فی يَمَنِنَا)) قالوا: يارسُولَ اللهِ وَفِی نَجْدِنَا؟ فَأَظُنُّهُ قَالَ فِی الثَّالِثَةِ: ((هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ، وَبِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ)).

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دعا کی اے اللہ ہمارے شام میں برکت دے! اے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے! لوگ عرض گذار ہوئے ہمارے نجد میں بھی آپ نے دعا کی: اے اللہ ہمارے شام میں برکت دے! اے اللہ ہمارے یمن میں برکت دے! لوگ عرض گذار ہوئے ہمارے نجد میں بھی میرا خیال ہے آپ نے تیسری مرتبہ فرمایا وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا سینگ وہاں سے نکلے گا۔

بخاری: ۷۰۹۴ کتاب الفتن باب الفتنۃ من قبل المشرق ، مشکوۃ: ۶۲۷۱ کتاب المناقب باب ذکر الیمن والشام

شیخ القرآن والحدیث مفتی احمد یار خاں صاحب لکھتے ہیں:

اس حدیث میں زلزلوں سے مراد ظاہر زلزلے بھی ہیں اور دلوں کے زلزلے انقلابات بھی اس گروہ کو شیطان کا سینگ فرمانے کی تین وجہیں ہیں:

(۱) سینگ والے جانور کے سارے جسم سے سخت تر سینگ ہی ہوتے ہیں یہ ٹولہ بھی انبیاء اور اولیاء کی عداوت میں شیطان سے سخت ہے کیونکہ شیطان نے کہا تھا

﴿وَلَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ﴾

میں ان سب کو بے راہ کردوں گا مگر جو اُن میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں ﴾(سورہ الحجر: ۳۹-۴۰) مگر یہ فرقہ ہمیشہ نبیوں ولیوں کے پیچھے ہی پڑا رہتا ہے ۔(اورانہیں من دون اللہ کہتا ہے)

(۲) ہمیشہ سینگوں والا جانور سینگوں ہی سے لڑتا ہے کہ سامنے والے کے مقابل سینگ کرتا ہے خود پیچھے سینگوں پر زور لگا تا ہے۔(اور شیطان نے انہیں بھی آگے کر رکھا ہے اور پیچھے سے زور لگا رہا ہے)

(۳) سینگ والا جانور جب کسی گھر میں داخل ہوتا ہے تو پہلے سینگ داخل کرتا ہے باقی اعضاء بعد میں شیطان دوزخ میں پہلے ان کو داخل کرے گا پیچھے خود جائے گا۔ (مراۃ شرح مشکوۃ جلد نمبر ۸ ص ۵۷۹)

اعتراض

اس حدیث کے تحت مشہور وہابی عالم وحید الزماں نے ایک عجیب مؤقف اختیار کیا ہے ملاحظہ ہو۔

نجد سے مراد وہ ملک ہے عراق کا جو بلندی پر واقع ہے حضور ﷺ نے اس کے لئے رحمت کی دعا نہیں فرمائی کیونکہ ادھر سے بڑی بڑی آفتوں کا ظہور ہونے والا تھا امام حسین علیہ السلام بھی اسی سرزمین میں شہید ہوئے۔کوفہ بابل وغیرہ یہ سب نجد میں داخل ہیں بعض بے وقوفوں نے نجد کے فتنہ سے محمد بن عبدالوہاب کا نکلنا مراد رکھا ہے ان کو یہ معلوم نہیں کہ محمد بن عبدالوہاب تو مسلمان اور موحد تھے وہ تو لوگوں کو توحید اور اتباع سنت کی طرف بلاتے تھے اور شرک وبدعت سے منع کرتے تھے

ان کا نکلنا تو رحمت تھا نہ کہ فتنہ۔ (تیسیر الباری جلد ۹ ص: ۱۵۶)

جواب

وہابیہ کا عراق کو نجد قرار دینا غلط ہے کیونکہ حضور ﷺ نے عراق کے لئے حج کا میقات ,,ذات عرق،، مقرر فرمایا ہے جب کہ نجد کے لئے میقات ,,قرن المنازل،، مقرر فرمایا ہے۔(بخاری حدیث: ۱۵۲۶، مسلم ۱۱۸۱، مشکوۃ حدیث: ۲۵۱۶ کتاب المناسک)

معلوم ہوا کہ نجد الگ علاقہ ہے اور ,,عراق،، الگ۔

گھر کی گواہی

ایک اور وہابی عالم مسعود عالم ندوی صاحب لکھتے ہیں:

عرب کے مختلف حصوں اور خاص کر ”نجد،، کا جغرافیہ ذرا مشکل سے سمجھ میں آتا ہے مختصر طور پر یوں سمجھئے کہ نجد کے تین بڑے حصے ہیں۔

(۱) شمالی مشرقی حصہ: جس کا نام شمر ہے۔اس کے مشہور شہر حائل اور القصر ہیں۔

(۲) شمالی مشرقی حصہ: جس کا نام القصیم ہے۔اس کے مشہور شہر عنیزہ اور بریدہ ہیں۔

(۳) جنوبی حصہ: جو العارض کہلاتا ہے۔اس کا مشہور شہر ,,ریاض،، ہے۔ جو آج سعودی حکومت کا پایہ تخت ہے- عارض کو جبل یمامہ بھی کہتے ہیں- اصل میں یہ ایک

پہاڑی کا نام ہے۔اور اس کے گرد ونواح کی زمین وادی حنیفہ اور یمامہ کہلاتی ہے۔ شیخ الاسلام (محمد بن عبدالوہاب) کی جائے پیدائش عینیہ اور دعوت کا مرکز درعیہ دونوں اسی وادی میں واقع ہیں جو نجد کے قلب کی حثیت رکھتے ہیں۔

(محمد بن عبدالوہاب ایک مظلوم اور بدنام مصلح ص:۲۷-۲۸)

۱۳۹۸ھ میں شاہ فہد بن عبدالعزیز کے حکم سے ,,فتاوی ابن تیمیہ ,,شائع ہوا اس کے سرورق پر لکھا ہوا ہے عبدالرحمٰن بن محمد بن قاسم العاصیمی النجدی اگر نجد سے مراد عراق ہے تو فتاوی ابن تیمیہ کا مرتب وجامع ,,نجدی،، کیسے ہوگیا۔

پھر اسی مجموعہ فتاوی ابن تیمیہ جلد ا مقدمہ کے ص:ب پر ,,فتاوی علماء نجد کا تذکرہ بھی موجود ہے اور صفحہ ج پر ,,نجد،، کی تعریف میں یہ الفاظ بھی موجود ہیں۔

وكانت نجد، ولا زالت بحمد الله اسعد الأقاليم بالإنتفاع بمؤلفات شيخ الاسلام۔

وہابی علماء سے سوال ہے کہ ,,فتاوی علماء نجد،، کیا علماء عراق کے فتاوی کا مجموعہ ہے یا سعودی عرب کے علماء کا اور نجد کے حق میں یہ تعریفی کلمات کیا عراق کے کسی صوبہ کے حق میں ہیں یا سعودی عرب کے۔معلوم ہوا کہ نجد الگ علاقہ ہے اور ,,عراق،، الگ۔

شیخ وحید الزماں کا یہ کہنا کہ چونکہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سرزمین عراق میں شہید کیے گئے تھے اس لئے یہی جگہ نجد ہے۔انتہائی مضحکہ خیز ہے چلئے سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سرزمین عراق میں ظلماً شہید ہوئے لیکن داماد نبی سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ خود مدینہ منورہ میں شہید ہوئے تو

کیااب معاذاللہ مدینہ منورہ کوبھی وہابی علماءنجد قرار دیں گے؟

رحمت یا زحمت

شیخ وحیدالزماں نے محمد بن عبدالوہاب نجدی کوفتنہ کی بجائے رحمت قرار دیا ہے اس کے متعلق ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے علماءدیوبند سے پوچھ لیتے ہیں کہ آیا وہ رحمت تھایازحمت؟

دارالعلوم دیوبند کے صدرالمدرسین ,,حسین احمد مدنی،، لکھتے ہیں:

صاحبو! محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداء بارھویں صدی (یہ ۱۱۱۵ھ میں پیدا ہوا اور ۱۲۰۶ھ میں مرگیا) نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ یہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اس لئے اُس نے اہل سنت وجماعت سے قتل وقتال کیا ان کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہاان کے اموال کوغنیمت کا مال اورحلال سمجھا گیاان کے قتل کرنے کو باعثِ رحمت شمار کرتا رہا-اہل حرمین کوخصوصاًاوراہل حجاز کوعموماًاس نے تکلیف شاقہ پہنچائیں-سلف صالحین اوراتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بےادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظّمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوگئے-

الحاصل وہ ایک ظالم وباغی خونخوار فاسق شخص تھااسی وجہ سے اہل عرب کو خصوصاً اس کے اوراس کے اتباع سے دلی بغض تھااور ہےاوراس قدر ہے کہ اتنا قوم یہود سے ہے نہ نصاریٰ سے نہ مجوس سے نہ ہنود سے-غرضکہ وجوہات مذکورۃ

الصدر کی وجہ سے ان کو اس کے طائفہ سے اعلی درجہ کی عداوت ہے اور بیشک جب اُس نے ایسی ایسی تکالیف دی ہیں تو ضرور ہونا بھی چاہئے وہ لوگ یہود و نصاری سے اس قدر رنج وعداوت نہیں رکھتے جتنی کہ وہابیہ سے رکھتے ہیں۔
(الشہاب الثاقب ص:۴۲)

محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ تھا کہ جملہ اہل عالم وتمام مسلمان دیار مشرک و کافر ہیں اوران سے قتل وقتال کرنا ان کے اموال کو ان سے چھین لینا حلال اور جائز بلکہ واجب ہے چنانچہ نواب صدیق حسن خاں نے خود اس کے ترجمہ میں ان دونوں باتوں کی تصریح کی ہے۔(الشہاب الثاقب ص:۴۳)

علماء عرب نے علماء دیوبند سے ۲۶ سوال کئے تھے جن میں بارھواں سوال یہ تھا

السوال الثانی عشر

قد كان محمد بن عبد الوهاب النجدی يستحل دماء المسلمين واموالهم واعراضهم و كان ينسب الناس كلهم إلى الشرك ويسب السلف فكيف ترون ذلك وهل تجوزون تكفير السلف والمسلمين واهل القبلة ام كيف مشربكم۔

محمد بن عبدالوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں کے خون اوران کے مال وآبرو کو اور تمام لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا، اس کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز

سمجھتے ہو، یاتمہارا کیا مشرب ہے؟

الجواب

الحکم عندنا فیهم ما قال صاحب الدُّر المختار وخوارج هم قوم لهم منعة خرجوا علیه بتاویل یرون انه علی باطل کفر او معصیة توجب قتاله بتاویلهم یستحلون دمائنا واموالنا ویسبون نسائنا إلی أن قال وحکمهم حکم البغاة ثم قال وإنما لم نکفرهم لکونه عن تاویل وإن کان باطلا۔

وقال الشامی فی حاشیته کَمَا وَقَعَ فِی زَمَانِنَا فِی اَتْبَاعِ عَبْدِ الْوَهَّابِ الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ نَجْدٍ وَتَغَلَّبُوْا عَلَی الْحَرَمَیْنِ وَ کَانُوْا یَنْتَحِلُوْنَ مَذْهَبَ الْحَنَابِلَةِ لَکِنَّهُمُ اعْتَقَدُوْا أَنَّهُمْ هُمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَأَنَّ مَنْ خَالَفَ إِعْتِقَادَهُمْ مُشْرِکُوْنَ وَاسْتَبَاحُوْا بِذَلِكَ قَتْلَ أَهْلَ السُّنَّةِ وَقَتْلَ عُلَمَائِهِمْ حَتَّی کَسَّرَ اللہُ شَوْکَتَهُمْ وَظَفَرِ بِهِمْ عَسَاکِرَ الْمُسْلِمِیْنَ عَامَ ثَلٰثٍ وَثَلَاثِیْنَ وَمِأتَیْنِ وَاَلْفٍ ـ ثم أقول لیس هو ولا احد من أتباعه وشیعته من مشائخنا فی سلسلة من سلاسل العلم من الفقه والحدیث والتفسیر والتصوف......

ترجمہ: ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب درمختار نے فرمایا ہے: اورخوارج ایک جماعت ہے شوکت والی جنہوں نے امام پر چڑھائی کی تھی تاویل

سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قیدی بناتے ہیں پھر فرماتے ہیں ان کا حکم باغیوں کا ہے پھر فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر اس لئے نہیں کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی۔

اور علامہ شامی نے اس کے حاشیہ میں فرمایا ہے جیسا کہ ہمارے زمانہ میں محمد بن عبدالوہاب کے پیروکار نجد سے نکلے، حرمین شریفین پر زبردستی قبضہ کرلیا یہ لوگ خود کو مذہب حنبلی کی طرف منسوب کرتے تھے لیکن ان کا عقیدہ یہ تھا کہ صرف وہی لوگ مسلمان ہیں اور جو شخص بھی ان کے عقیدہ کا مخالف ہے وہ مشرک ہے اسی لئے ان نجدیوں نے اہل سنت اور ان کے علماء کا قتل جائز قرار دیا یہاں تک کہ اللہ تعالی نے نجدیوں کی شوکت توڑ دی اور ان کے شہروں کو ویران کیا اور اسلامی لشکروں کو ان پر فتح دی یہ واقعہ ۱۲۳۳ھ میں ہوا۔

(رد المحتار جلد سوم باب البغات)

اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبدالوہاب اور اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلہ مشائخ میں نہیں نہ تفسیر و فقہ و حدیث کے علمی سلسلہ میں نہ تصوف میں۔

(تمام علماء دیوبند کی مصدقہ کتاب ,,المہند علی المفند،، ص:۴۵-۴۷)

علامہ شامی اور علمائے دیوبند کی اس عبارت سے ثابت ہوا:-

(۱) کہ نجدیوں کے حرمین شریفین پر تسلط سے قبل وہاں کے لوگ اہل سنت تھے۔

(۲) ان نجدیوں نے حرمین شریفین پر زبردستی قبضہ کیا اور وہاں قتل و غارت کا بازار گرم کیا۔

حدیث (۴)

بے ادبوں کی ایک خاص علامت سر منڈانا (ٹنڈ کرانا) ہے۔

عن أبی سعید الخدری رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال:

((يَخْرُجُ نَاسٌ مِنْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ، وَيَقْرَؤُوْنَ الْقُرآنَ لايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، ثُمَّ لايَعُوْدُوْنَ فِيْهِ حَتَّى يَعُوْدَ السَّهْمُ إِلَى فُوْقِهِ)). قِيْلَ: مَا سِيْمَاهُمْ؟ قَالَ: سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ)).

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مشرق کی جانب سے کچھ لوگ نکلیں گے وہ قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکلتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ آئے۔ دریافت کیا گیا اُن کی نشانی کیا ہے؟ فرمایا اُن کی نشانی سر منڈانا ہے

(بخاری حدیث: ۷۵۶۲ کتاب التوحید باب قراءۃ الفاجر)

مفتی مکہ اور عرب مؤرخ علامہ احمد بن زینی دحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ کے ارشادِ گرامی ،،سر منڈانا اس قوم کی خاص علامت ہوگی،،

میں اس قوم پر نص ہے جو مشرق سے نکلی ۔ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیروکار بنے اس لئے کہ یہی وہ لوگ تھے جو اپنے پیروکاروں کو اپنے گروہ میں داخل کرتے وقت سر مونڈنے کا حکم دیتے دیتے تھے اور جب تک یہ لوگ اپنا سر منڈوانہ لیتے محمد بن عبدالوہاب نجدی کے گروہ کے لوگ ان نئے شامل ہونے والوں کو اپنی مجلس سے اُٹھنے نہ دیتے۔

اس نجدی سے پہلے جتنے گمراہ فرقے گذرے ہیں ان میں سے کسی نے بھی یہ علامت اختیار نہیں کی پس ثابت ہوا کہ یہ حدیث نجدیوں کے متعلق صریح ہے۔

حضرت شیخ سید عبدالرحمٰن مفتی زبیر فرمایا کرتے تھے کہ کسی شخص کو اس نجدی کے رد میں مستقل کتاب لکھنے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس کے رد کے لئے سرور کونین ﷺ کا ارشاد گرامی ,,سر منڈانا اس قوم کی خاص علامت ہوگی،، ہی کافی ہے۔

یہ محمد بن عبدالوہاب نجدی ان عورتوں کو بھی سر منڈانے کا حکم دیا کرتا تھا جو اس کے ٹولہ میں شامل کی جاتیں۔ ایک مرتبہ ایک عورت اُس کے دین میں داخل کی گئی۔ نجدیوں نے اپنے فاسد گمان کے تحت اس کو نئے سرے سے اسلام میں داخل کیا۔ پھر اس کو سر منڈانے کا حکم دیا تو اس عورت نے محمد بن عبدالوہاب سے کہا کہ تو مردوں کو تو سر منڈانے کا حکم دیتا ہے اگر تو ان کی داڑھیاں منڈانے کا حکم دیتا تو عورتوں کے سر منڈانے کا حکم دے سکتا تھا کیونکہ عورتوں کے سر کے بال مردوں کی داڑھیوں کی طرح ہیں۔ عورت کی یہ بات سن نجدی مبہوت ہو گیا۔ کوئی جواب نہ بن پڑا لیکن اُس نے عورت کا سر منڈوا کر چھوڑا تا کہ اس پر اور اس کے پیروکاروں

پر سرور کونین ﷺ کا ارشاد گرامی ,,سر منڈانا اس قوم کی خاص علامت ہوگی ,,صادق آجائے۔(الدررالسنیہ ص:۵۰)

حدیث (۵)

صحابہ کرام کے نزدیک گستاخ رسول منافق اورواجب القتل تھا

عن جابرِ بْنِ عبدِ الله رضی الله عنه قَالَ: أتی رَجُلٌ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بِالْجِعْرَانَةَ مَنْصَرَفَهُ مِنْ حُنَيْنٍ وَفِي ثَوْبِ بِلالٍ فِضَّةٌ وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَقْبِضُ مِنْهَا يُعْطِي النَّاسَ فَقَالَ: يامُحَمَّدُ اعْدِلْ قَالَ: وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ؟ لَقَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ أَكُنْ أَعْدِلُ. فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رضی الله عنه: دَعْنِي يارسُولَ اللهِ فَأَقْتُلْ هَذَا الْمُنَافِقَ، فَقَالَ: مَعَاذَ اللهِ أَنْ يَتَحَدَّثَ النَّاسُ أَنِّي أَقْتُلُ أَصْحَابِي، إِنَّ هَذَا وَأَصْحَابَهُ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرآنَ لايُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنْهُ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ حنین سے واپسی پر جعرانہ میں تھے۔آپ کے پاس ایک شخص آیا درآں حالیکہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے کپڑے میں چاندی تھی اور رسول اللہ ﷺ اس سے مٹھی بھر بھر کر لوگوں کو دے رہے تھے۔پس اُس نے کہا اے محمد عدل کیجئے! آپ نے فرمایا تمہیں عذاب ہو! اگر میں عدل نہیں کروں گا تو اور کون عدل کرے گا

اگر میں عدل نہ کرتا تو ناکام اور نامراد رہ جاتا حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گذار ہوئے، یارسول اللہ! اجازت مرحمت فرمایئے کہ میں اس کی گردن اڑا دوں فرمایا معاذ اللہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ میں اپنے اصحاب کو قتل کرتا ہوں، یہ شخص اور اس کے اصحاب قرآن پڑھیں گے مگر قرآن ان کے گلوں سے نیچے نہیں اترے گا اور یہ قرآن سے اس طرح صاف نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے

(مسلم حدیث: ۱۰۶۳ کتاب الزکوۃ باب ذکر الخوارج)

وہ منافق رسول اللہ ﷺ کے نزدیک بھی واجب القتل تھا لیکن آپ نے اس لئے اُسے چھوڑ دیا کہ کہیں لوگوں کو مغالطہ نہ لگ جائے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے صحابہ کو قتل کرتے ہیں کیونکہ بظاہر وہ کلمہ پڑھتا تھا اور نمازی تھا دوسری وجہ یہ تھی کہ ابھی اس کے قتل کا وقت نہیں آیا تھا کیونکہ ابھی اور منافق اس سے پیدا ہونے تھے۔

حدیث (۶)

بے ادبوں کا تعلق قبیلہ بنی تمیم سے ہوگا اور ان کا سردار کالے رنگ کا اور ٹُنڈا ہوگا

عن أبی سعید الخدری رضی الله عنه قَال:

بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ - وَهُوَ يَقْسِمُ قَسْمًا- أَتَاهُ ذُو الْخُوَيْصِرَةِ، وَهُوَ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ، فَقَالَ يارسولَ اللهِ اعْدِلْ فَقَالَ: وَيْلَكَ وَمَنْ يَعْدِلُ إِذَا لَمْ أَعْدِلُ،قَدْ خَبْتُ وَخَسِرْتُ إِنْ لَمْ

أَكُنْ أَعْدِلُ ۔ فَقَالَ عُمَرُ : يَارَسُولَ اللهِ ائْذَنْ لِى فِيْهِ فَأَضْرِبَ عُنُقَهُ ، فَقَالَ: دَعَهُ ، فَإِنَّ لَهُ أَصْحَاباً يَحْقِرُ أَحَدُكُمْ صَلَاتَهُ مَعَ صَلَاتِهِمْ، وَصِيَامَهُ مَعَ صِيَامِهِمْ يَقْرَؤُوْنَ الْقُرآنَ لَايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ، آيَتُهُمْ رَجُلٌ أَسْوَدُ إِحْدَى عَضُدَيْهِ مِثْلُ ثَدْيِ الْمَرْأَةِ ،أَوْ مِثْلُ الْبَضْعَةِ تَدَرْدَرُ ، وَيَخْرُجُوْنَ عَلَى حِيْنِ فُرْقَةٍ مِنَ النَّاسِ ۔ قال أَبُو سَعِيدٍ فَأَشْهَدُ أَنِّى سَمِعْتُ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَأَشْهَدُ أَنَّ عَلِيَّ ابْنَ أَبِى طَالِبٍ قَاتَلَهُمْ وَأَنَا مَعَهُ، فَأَمَرَ بِذَلِكَ الرَّجُلِ فَالْتُمِسَ فَأُتِيَ بِهِ، حَتَّى نَظَرْتُ إِلَيْهِ عَلَى نَعْتِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِىْ نَعَتَهُ ۔ (بخارى حديث ۳۶۱۰)

وفى رواية لمسلم: فَلَمَّا قَتَلَهُمْ عليٌّ ابْنُ أَبِى طَالِبٍ رضى الله عنه قَالَ: انْظُرُوْا فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَجِدُوْا شَيْئًا فَقَالَ: ارْجِعُوْا فَوَ اللهِ مَا كَذَبْتُ وَلَا كُذِبْتُ، مَرَّتَيْنِ أَو ثَلَاثًا ثُمَّ وَجَدُوْهُ فِى خَرِبَةٍ فَأَتَوْا بِهِ حَتَّى وَضَعُوْهُ بَيْنَ يَدَيْهِ ۔

وفى رواية: فَقَالَ عليٌّ رضى الله عنه : الْتَمِسُوْا فِيْهِمُ الْمُخْدَجَ فَالْتَمَسُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْهُ فَقَامَ عليٌّ رضى الله عنه بِنَفْسِهِ حَتَّى أَتَى نَاسًا قَدْ قُتِلَ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ قَالَ: أَخِّرُوْهُمْ فَوَجَدُوْهُ مِمَّا يَلِى الأَرْضَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَالَ: صَدَقَ اللهُ وَبَلَّغَ رَسُوْلُهُ ۔

(مسلم شریف حدیث ۱۰۶۶ کتاب الزکاۃ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے اور آپ مال تقسیم فرما رہے تھے پس بنی تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ نامی آیا اور کہنے لگا یارسول اللہ! انصاف سے کام لو۔ آپ نے فرمایا تیری خرابی ہو اگر میں انصاف نہ کروں تو اور کون انصاف کرے گا؟ اگر میں انصاف نہ کروں تو میں ناکام ونامراد رہ جاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ عرض گذار ہوئے، یارسول اللہ! اجازت مرحمت فرمایئے کہ میں اس کی گردن اڑادوں فرمایا جانے دو کیونکہ اس کے کچھ ساتھی ہوں گے کہ تم اپنی نمازوں کے مقابلے میں ان کی نمازوں کو حقیر جانو گے اور اپنے روزں کو ان کے روزں کے بالمقابل حقیر جانو گے یہ قرآن بہت پڑھیں گے لیکن وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے شکار سے تیر نکل جاتا ہے۔ ان لوگوں کی نشانی یہ ہے کہ ان میں ایک کالا آدمی ہوگا جس کا ایک شانہ عورت کے پستان کی طرح ہوگا یا جیسے ہلتے گوشت کا لوتھڑا ہوگا (یعنی جب یہ فرقہ نکلے گا تو ان کا سردار اس شکل کا ہوگا کہ اس کا ایک ہاتھ ہوگا دوسرا نہ ہوگا بلکہ اس کے کندھے پر عورت کے پستان کی طرح گوشت ہوگا۔ مراۃ ۸/۱۹۹) یہ گروہ اُس وقت ظاہر ہوگا جب لوگوں میں تفرقہ ہوگا۔ حضرت ابوسعید کہتے ہیں میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے قتال کیا اور میں اس وقت حضرت علی کے ساتھ تھا حضرت علی نے اس آدمی کو تلاش کرنے کا حکم دیا، وہ مل گیا اور اس کو حضرت علی کے پاس لایا گیا اور میں نے اس شخص کو انہی

صفات کے ساتھ پایا جو رسول اللہ ﷺ نے بیان کی تھیں۔

مسلم کی ایک روایت میں ہے جب حضرت علی ان سے قتال کر چکے تو فرمایا اس آدمی کو تلاش کرو اُسے ڈھونڈا گیا مگر وہ نہیں ملا، فرمایا اس کو پھر جا کر تلاش کرو، خدا کی قسم نہ میں نے جھوٹ بولا ہے اور نہ مجھے جھوٹ بتایا گیا ہے یہ بات انہوں نے دو تین بار کہی حتی کہ لوگوں نے اُسے ایک کھنڈر میں ڈھونڈ لیا۔ تو اسے لے کر آئے اور آپ کے سامنے رکھ دیا۔

اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ان میں ناقص آدمی کو تلاش کرو اسے ڈھونڈا گیا لیکن وہ نہ ملا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ خود اٹھے اور وہاں گئے جہاں اُن کی لاشیں ایک دوسرے پر پڑی ہوئی تھیں آپ نے فرمایا ان لاشوں کو اٹھاؤ تو اس کو زمین پر لگا ہوا پایا تو حضرت علی نعرہ تکبیر بلند کیا اور کہا: اللہ تعالی نے سچ فرمایا اور اس کے رسول نے ہم تک صحیح احکام پہنچائے۔

(مسلم حدیث:۱۰۶۶)(بخاری حدیث:۳۶۱۰ کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام)

مسلم حدیث:۱۰۶۵ کتاب الزکوۃ باب ذکر الخوارج ،مشکوۃ :۵۸۹۴ باب المعجزات

اس حدیث سے حضرت ابو سعید خدری اور حضرت علی رضی اللہ عنہما کا عقیدہ علم غیب بھی معلوم ہوا کہ ہمارے آقا نے جو کچھ فرمایا ہے وہ حق سچ ہے اور حضور ﷺ کو آنے والی نسلوں کی بھی خبر تھی رسول اللہ ﷺ کی بتائی ہوئی ساری نشانیاں ہو بہو پوری ہوئیں اور جو عقیدہ بابِ مدینۃ العلم کا وہی ہم اہل سنت کا

تیرے منہ سے جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

اس حدیث میں ذوالخویصرہ نامی جس گستاخ رسول کا واقعہ بیان کیا گیا

ہے اس میں یہ بھی بیان ہوا کہ وہ قبیلہ بنی تمیم کا آدمی تھا اور آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا گروہ اسی کی نسل سے ہوگا اب عرب کے ایک مستند مؤرخ کا ایک تازہ انکشاف ملاحظہ فرمائیے۔

مفتی مکہ اور مشہور عرب مؤرخ علامہ احمد بن زینی دحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

واصرح من ذلك ان هذا المغرور محمد بن عبد الوهاب من تميم فيحتمل انه من عقب ذى الخويصرة التميمى الذى جاء فيه حديث البخارى عن ابى سعيد الخدرى رضى الله عنه۔

اور سب سے زیادہ واضح بات یہ ہے کہ ابن عبدالوہاب نجدی کا سلسلہ نسب بنی تمیم سے ہے اس لئے کچھ بعید نہیں کہ ذوالخویصرہ تمیمی کی نسل سے ہو جس کے متعلق بخاری شریف کی یہ حدیث ہے۔ (الدرر السنیہ ص:۱۵۱)

شیخ القرآن والحدیث مفتی احمد یار خاں صاحب لکھتے ہیں:

حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اس کے قتل کی اجازت اس لئے مانگی کہ وہ حضور انور ﷺ کی گستاخی کر کے مرتد ہو گیا تھا مرتد قابلِ قتل ہے حضور انور ﷺ کا منع فرمانا اس لئے تھا کہ حضور ﷺ کی نظر لوحِ محفوظ پر ہے حضور جانتے ہیں کہ تقدیرِ الٰہی یہ ہے کہ اس کی نسل سے خوارج وہابی پیدا ہوں نیز یہ قتل حضور کا حق تھا جب حضور نے اپنا حق خود ہی چھوڑ دیا تو قتل ختم ہو گیا آج اگر کوئی یہ بکواس کرے تو قتل کیا جائے گا دیکھو مرقات۔

جب حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صلح کرنے کے لئے حکم یعنی ثالث مقرر کر لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابوموسی اشعری کو اپنا حکم مقرر کیا اور امیر معاویہ نے حضرت عمرو بن العاص کو تو ان لوگوں نے کہا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ دونوں مشرک ہو گئے کیونکہ انہوں نے اللہ کے سوا حاکم مان لیا ہے وہ اس آیت کے انکاری ہو گئے ہیں ﴿ اِنِ الْحُکْمُ اِلا لِلہِ ﴾ حکم نہیں مگر اللہ کا (سورہ یوسف: ۴۰) ان کی تعداد دس ہزار تھی حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی فہمائش پر پانچ ہزار ان میں سے توبہ کر گئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ آیت پیش فرمائی ﴿ فَابْعَثُوْا حَکَماً مِنْ اَھْلِہٖ و حَکَماً مِنْ اَھْلِھا ﴾ ایک مُنصف (جج) مرد والوں کی طرف سے بھیجو اور ایک مُنصف عورت والوں کی طرف سے) (سورہ النساء: ۳۵) جب لڑنے والے زوجین اپنے اختلاف کو مٹانے کے لئے جج و حکم مقرر کر سکتے ہیں تو اگر علی و معاویہ نے حکم مقرر کر لئے تو کیوں کر شرک ہوا اس جواب پر پانچ ہزار توبہ کر گئے باقی پانچ ہزار ذوالفقار حیدری سے فی النار ہوئے ان کے چند آدمی بچے جن کی ذریت آج وہابیوں کی شکل میں ہمارے لئے وبال بنی ہوئی ہے یہ لوگ ہر بات پر شرک کا فتویٰ لگاتے ہیں یہ شرک کا فتویٰ خوارج سے چلا ہے اب انہوں نے کتابیں شائع کی ہیں جن میں یزید ابن معاویہ کو برحق اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو باغی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے دیکھو ان کی کتب خلافت معاویہ و یزید اور خلافت رشید بن رشید حضرت امیر المومنین یزید (نعوذ باللہ) (مراۃ شرح مشکوۃ: ۸/۱۹۹) اور مودودی صاحب کی کتاب "خلافت و ملوکیت"

خارجی قرآن کی بعض آیات کو مانتے تھے اور بعض کا انکار کرتے تھے جیسا کہ مسلم شریف میں ہے ﴿ لا حُکْمَ اِلا لِلہِ ﴾ حکم نہیں مگر اللہ کا حضرت علی نے فرمایا: (کَلِمَۃُ حَقٍّ اُرِیْدَ بِھا باطِلٌ) یہ حق بات ہے جس سے باطل کا ارادہ کیا گیا ہے۔

(مسلم شریف حدیث ۱۰۶۶ کتاب الزکاۃ)

اسی طرح آج کل کے بے ادب نفی والی آیات پڑھیں گے اثبات والی آیات چھوڑ دیں گے حالانکہ علم غیب کی نفی والی آیات سے مراد علم غیب ذاتی کی نفی ہے اور ثبوت والی آیات میں علم غیب عطائی کا ثبوت ہے ہم اہل سنت کا پورے قرآن پر ایمان ہے۔

اسی طرح بعض آیات میں اختیار کی نفی ہے اور بعض میں ثبوت ہے اگر خارجیوں کی طرح صرف ایک قسم کی آیات کو مانا جائے تو اس سے ظاہر ہوگا کہ معاذ اللہ قرآن میں اختلاف ہے حالانکہ قرآن میں اصلاً اختلاف نہیں کیونکہ اگر قرآن میں اختلاف مانا جائے تو وہ اللہ کا کلام نہیں رہتا اس لئے تمام قرآن پر ایمان رکھتے ہوئے ذاتی اور عطائی کا فرق کیا جائے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک جگہ فرمایا ﴿إِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا﴾ ساری عزت اللہ کے لئے ہے﴾ (سورۃ النساء آیت ۱۳۹)

اگر اس آیت پر ایمان رکھتے ہوئے اگر کوئی کسی کو عزت والا سمجھے تو کیا وہ مشرک ہوگا ہرگز نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خود دوسروں کے لئے عزت ثابت کی ہے۔

ارشاد فرمایا: ﴿وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَلٰكِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ اور عزت تو اللہ اور اس کے رسول اور مسلمانوں کے لئے ہے لیکن منافقین کو خبر نہیں﴾ (سورۃ المنافقین آیت نمبر ۸)

پہلی آیت میں ذاتی عزت کی نفی ہے اور دوسری آیت میں اللہ کی عطا سے دوسروں کے لئے عزت کا ثبوت ہے اگر قرآن وحدیث سمجھنے کے لئے اس اصول کو اور صرف اسی آیت کو پیشِ نظر رکھا جائے تو تمام اختلاف ختم ہو سکتے ہیں لیکن علامہ اقبال فرماتے ہیں

؎ سمجھ میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے تیرے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہئے

حدیث (۷)

بے ادب گروہ کی نشانی مسلمانوں کو قتل کرنا اور کافروں کو چھوڑنا ہے نمازیں اور قرآن بہت پڑھیں گے ان کے ماتھے پر محراب، گال پھولے ہوئے، داڑھی گھنی اور سر منڈے ہونگے

عن أبى سعيد الخدرى رضى الله عنه قال: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: ألا تَأْمَنُونِیْ وَأَنَا أَمِیْنُ مَنْ فِی السَّمَاءِ یَأْتِیْنِی خَبَرُ السَّمَاءِ صَبَاحًا وَمَسَاءً؟ قال: فَقَامَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَیْنَیْنِ مُشْرِفُ الْوَجْنَتَیْنِ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ كَثُّ اللِّحْیَةِ مَحْلُوْقُ الرَّأْسِ مُشَمَّرُ الْإِزَارِ : فَقَالَ یارسُولَ اللهِ اتَّقِ اللهَ فَقَالَ: وَیْلَكَ أَوَلَسْتُ أَحَقَّ أَهْلِ الأَرْضِ أَنْ یَّتَّقِیَ اللهَ؟ ثُمَّ وَلَّی الرَّجُلُ، فَقَالَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِیْدِ یارسُولَ اللهِ ألا أَضْرِبُ عُنُقَهُ فقَالَ: لا لَعَلَّهُ أَنْ یَكُوْنَ یُصَلِّی . قَالَ خَالِدٌ : وَكَمْ مِنْ مُصَلٍّ یَقُوْلُ بِلِسَانِهِ مَافِی قَلْبِهِ ،فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: إِنِّی لَمْ أُوْمَرْ أَنْ أَنْقُبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ ولا أَشُقَّ بُطُوْنَهُمْ . قَالَ ثُمَّ نَظَرَ إِلَیْهِ وَهُوَ مُقَفٍّ فَقَالَ: إِنَّهُ یَخْرُجُ مِنْ ضِئْضِیءِ هَذَا قَوْمٌ یَتْلُوْنَ كِتَابَ اللهِ رَطْبًا لایُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ، یَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّیْنِ كَمَا یَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِیَّةِ قَالَ أَظُنُّهُ قَالَ : لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ ثَمُوْدَ.

وفى رواية : یَقْتُلُوْنَ أَهْلَ الإِسْلامِ وَیَدَعُوْنَ أَهْلَ الأَوْثَانِ یَمْرُقُوْنَ

مِنَ الإسلامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ لَئِنْ أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عادٍ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگوں نے رسول اللہ کی تقسیم پر اعتراض کیا آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم مجھے امین نہیں قرار دیتے حالانکہ میں اُس کا امین ہوں جو آسمانوں میں ہے میرے پاس صبح وشام آسمانی خبریں آتی ہیں۔ایک آدمی کھڑا ہوا جس کی دونوں آنکھیں اندر دھنسی ہوئی تھیں اور دونوں گال پھولے ہوئے تھے، پیشانی اُبھری ہوئی تھی، داڑھی گھنی، سر منڈا ہوا تھا اور تہہ بند پنڈلیوں سے اونچا تھا، اس نے کہا یارسول اللہ! اللہ سے ڈریئے! آپ نے فرمایا: تجھے عذاب ہو، کیا روئے زمین پر میں اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا سب سے زیادہ حقدار نہیں ہوں! پھر وہ شخص پشت پھیر کر چل دیا۔حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میں اس کی گردن نہ اڑادوں؟ آپ نے فرمایا شاید وہ نمازی ہو! حضرت خالد نے کہا کتنے ہی نمازی ایسے ہیں جو ایسی باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتیں۔آپ نے فرمایا مجھے اس کا مکلّف نہیں کیا گیا کہ میں لوگوں کے دل چیر کر دیکھوں یا اُن کے پیٹ پھاڑ کر دیکھوں، پھر آپ نے اس شخص کی طرف دیکھا اور وہ پیٹھ پھیر کر جارہا تھا، اور فرمایا: اس کی نسل سے ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب کو بڑے مزے سے پڑھیں گے لیکن قرآن ان کے حلق سے نہیں اترے گا اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکل جاتا ہے راوی کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ آپ نے فرمایا اگر میں ان کو پالیتا تو قومِ ثمود کی طرح قتل کردیتا۔

ایک روایت میں ہے وہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور کافروں کو چھوڑیں گے۔ اگر میں ان لوگوں کو (یعنی ان کا زمانہ) پالیتا تو قوم عاد کی طرح ان کو قتل کر ڈالتا۔

(مسلم حدیث:۱۰۶۴ کتاب الزکوۃ باب ذکر الخوارج، بخاری :۴۳۵۱ کتاب المغازی باب بعث علی بن ابی طالب مشکوۃ :۵۸۹۴ باب المعجزات)

اس حدیث میں فرمایا گیا کہ "وہ لوگ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور کافروں کو چھوڑیں گے،،

یعنی مسلمانوں کو قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے وہ اس کا حل یہ نکالیں گے کہ پہلے مسلمانوں پر شرک وکفر کا فتویٰ صادر کریں گے اور پھر اُن کے قتل کو باعث ثواب سمجھیں گے اور جن کو وہ بزعم خویش مشرک سمجھیں گے وہ مشرک نہیں ہوں گے اور قاتلین اپنے دل کو یہ کہہ کر تسلی دیں گے کہ ہم تو مشرکوں کو قتل کر رہے ہیں مقتولین ہی درحقیقت سچے مسلمان ہوں گے۔

مفتی احمد یار خاں صاحب لکھتے ہیں: کہ حضور ﷺ نے فرمایا یعنی جیسے قوم عاد تباہ کی گئی کہ ان کا ایک فرد بھی نہ بچا ایسے ہی میں انہیں قتل کرتا ان کا ایک فرد بشر بھی باقی نہ رہتا۔ خیال رہے کہ حضور ﷺ نے اس شخص کو قتل نہ کرنے دیا اس کی ذریت کے قتل کے متعلق فرمایا کیونکہ ابھی یہ شخص مسلمانوں کے مقابل نہ آیا تھا اس کی ذریت طاقت حاصل کر کے سلطانِ اسلام کے مقابل آئے گی اس لئے اس وقت قتل کی مستحق ہوگی یہ کام حضرت علی کی تلوار نے کیا۔ (مراۃ ۸/۲۰۱)

شیخ الحدیث محمد انور شاہ کشمیری دیوبندی لکھتے ہیں:

محمد بن عبدالوہاب نجدی تو وہ پلید شخص تھا، کم علم تھا، اور بہت جلد کفر کا حکم لگاتا تھا۔ حالانکہ تکفیر اس شخص کو کرنی چاہئے جس کا علم بہت پختہ ہو، اور وہ حاضر دماغ ہو، اور کفر کی وجوہ اور اس کے اسباب کا جاننے والا ہو۔

(فیض الباری شرح بخاری جلد ا ص:۱۷۱)

شیخ الحدیث علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں:

بارھویں صدی ہجری میں شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کا ظہور ہوا اس کا عقیدہ یہ تھا کہ انبیاء علیہم السلام سے توسل کرنا اور ان سے شفاعت طلب کرنا شرک ہے اور جو شخص یہ عقیدہ رکھے وہ کافر ہے اور اس کو قتل کرنا مباح ہے۔

چنانچہ شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی لکھتے ہیں:

وعرفت ان اقرارهم بتوحيد الربوبية لم يدخلهم فى الاسلام وان قصدهم الملائكة أو الانبياء أو الأولياء، يريدون شفاعتهم، والتقرب إلى الله بذالك : هو الذى احل دمائهم واموالهم۔

(کشف الشبہات ص:۷)

تم یہ جان چکے ہو کہ لوگ اللہ کی ربوبیت کا اقرار کرنے کے باوجود اسلام میں داخل نہیں ہوتے اور فرشتوں اور نبیوں سے شفاعت کا ارادہ کرنے سے اور ان کے توسل سے اللہ کا تقرب حاصل کرنے کی وجہ سے ان کو قتل کرنا اور ان کا مال لوٹنا حلال ہو گیا ہے۔

شرح مسلم سعیدی جلد ۷ ص:۶۳۴، تبیان القرآن جلد ۳ ص:۶۲

حدیث (۸)

بے ادب گروہ قرآن وحدیث کی طرف بلائے گا لیکن قرآن وحدیث سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوگا اور یہ لوگ ساری مخلوق سے بدتر ہیں

عن أبی سعید الخدری رضی الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ:
سَيَكُوْنُ فِی أُمَّتِی اخْتِلافٌ وَفُرْقَةٌ قَوْمٌ يُحْسِنُوْنَ الْقِيْلَ وَيُسِيئُوْنَ الْفِعْلَ، يَقْرَؤُوْنَ الْقُرآنَ لايُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ، يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ، لايَرْجِعُوْنَ حَتّٰى يَرْتَدَّ عَلٰى فُوْقِهِ، هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ، طُوْبٰى لِمَنْ قَتَلَهُمْ وَقَتَلُوْهُ، يَدْعُوْنَ إِلٰى كِتَابِ اللهِ وَلَيْسُوْا مِنْهُ فِی شَیْءٍ، مَنْ قَاتَلَهُمْ كَانَ أَوْلٰى بِاللهِ تَعَالٰى مِنْهُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللهِ مَا سِيْمَاهُمْ؟ قَالَ التَّحْلِيْقُ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
میری امت بڑا اختلاف وافتراق ہوگا ایک قوم ہوگی جو کلام اچھا کرے گی اور کام برے کرے گی وہ قرآن مجید پڑھیں گے مگر وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکلتا ہے اور پھر وہ دین میں واپس نہیں آئیں گے جب تک تیر اپنی جگہ پر واپس نہ لوٹ آئے۔ وہ تمام انسانوں اور تمام مخلوق میں بدتر ہیں خوشخبری ہے اسے جو ان لوگوں کو قتل کرے اور اسے جس کو وہ لوگ قتل کریں وہ کتاب اللہ کی طرف بلائیں گے اور کتاب سے ان کا کوئی تعلق نہ ہوگا جو ان سے جنگ کرے گا وہ خدا کا مقرب ترین

بندہ ہوگا صحابہ نے عرض کیا ان کی خاص پہچان کیا ہوگی فرمایا سر منڈانا۔

ابوداود حدیث:۴۷۶۵ کتاب السنہ باب فی قتال الخوارج ،

مشکوۃ :۳۵۴۳ کتاب القصاص باب قتل اہل الردۃ

مفتی احمد یار خاں صاحب لکھتے ہیں:

جو پختہ خارجی ہو گئے تھے وہ شمشیر حیدری سے تہ تیغ ہوئے بقیہ تر بتر ہو گئے مگر دوبارہ اسلام میں نہ آئے جو پانچ ہزار حضرت ابن عباس کا وعظ سن کر توبہ کر گئے وہ پختہ خارجی نہ ہوئے تھے بلکہ خوارج کے بہکانے سے وہم وشبہات میں پڑ گئے تھے لہذا یہ حدیث بالکل واضح ہے۔

یا تو خلق سے مراد انسان اور خلیقہ سے مراد جانور ہیں یا دونوں ہم معنی ہیں تاکیداً دو لفظ ارشاد ہوئے، معلوم ہوا کہ بے دین تمام مخلوق سے بدتر ہے حتی کہ کتے سور اور گدھے سے بھی

رب تعالی فرماتا ہے ﴿ أُولَـٰئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ﴾ وہی تمام مخلوق میں بدتر ہیں۔ (سورۃ البینہ:۶) جیسے کہ مومن کامل تمام مخلوق حتی کہ فرشتوں سے بھی اعلی ہے۔ (مراۃ ۵/۲۶۹)

حدیث (۹)

بے ادب ٹولہ ہر دور میں موجود رہے گا اور آخر میں دجال کے ساتھ

مل جائے گا

عن أبی برزة رضی الله عنه قال: أُتِیَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ فَأَعْطَی مَنْ عَنْ یَمِیْنِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ وَلَمْ یُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَیْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ یا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِی الْقِسْمَةِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَیْهِ ثَوْبَانِ أَبْیَضَانِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ الله ﷺ غَضَبًا شَدِیْدًا وَقَالَ وَاللهِ لَاتَجِدُوْنَ بَعْدِیْ رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّی ثُمَّ قَالَ: یَخْرُجُ فی آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ کَأَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ یَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَایُجَاوِزُ تَرَاقِیَهُم یَمْرُقُوْنَ مِنَ الاسلامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِیَّةِ سِیْمَاهُمُ التَّحْلِیْقُ لَایَزَالُوْنَ یَخْرُجُوْنَ حَتّٰی یَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ فَإِذَا لَقِیْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِیْقَةِ.

حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ مال لایا گیا آپ نے وہ مال تقسیم فرمایا تو اپنے دائیں بائیں والوں کو دیا اور اپنے پیچھے والوں کو کچھ نہ دیا تو آپ کے پیچھے سے ایک شخص جس کا رنگ کالا، بال منڈے ہوئے اور لباس سفید تھا کھڑا ہوا اور بولا اے محمد ﷺ آپ نے تقسیم میں انصاف نہیں کیا تو رسول اللہ ﷺ سخت ناراض ہوئے اور فرمایا: تم لوگ میرے سوا مجھ سے زیادہ عادل شخص کوئی نہ پاؤ گے پھر فرمایا: آخر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی شاید یہ بھی اُن میں سے ہو وہ قرآن بہت پڑھیں گے لیکن قرآن اُن کے حلق سے نیچے

نہیں اترے گا وہ دین اسلام سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے ان کی علامت سر منڈانا ہے یہ نکلتے ہی رہیں گے حتی کہ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا تو جب تم ان سے ملو تو تم انہیں قتل کر دو اور جان لو کہ یہ بدترین مخلوق ہیں۔

نسائی ۴۱۱۴ کتاب التحریم باب من شہر سیفہ، مشکوۃ ۳۵۵۳ کتاب القصاص باب قتل اہل الردۃ)

حدیث (۱۰)

بے ادبوں کے پاس علم تو ہوگا لیکن عقل نہ ہوگی

عن علی رضی الله عنه قال : سمِعْتُ رَسُوْلَ للهِ ﷺ يقولُ:
سَيَخْرُجُ فی آخِرِ الزَّمانِ قَوْمٌ أَحْداثُ الأَسْنَانِ سُفَهاءُ الأَحْلامِ يَقُولُوْنَ مِنْ خيرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لايُجَاوِزُ حَناجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ فإذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتلُوْهُمْ فَإِنَّ فِی قَتْلِهِمْ أَجْرًا لِمَنْ قَتَلَهُمْ عِنْدَ اللهِ يَوْمَ الْقِيامَةِ ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اخیر زمانہ میں ایک قوم نکلے گی جو کم عمر اور کم عقل ہو گی رسول اللہ ﷺ کی احادیث بیان کریں گے قرآن مجید کو پڑھیں گے اور وہ ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا اور دین سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر شکار سے نکلتا ہے اور جب تم

ان سے ملاقات کروتو ان کوقتل کرنا کیونکہ جواُن سے جنگ کرے گا اور اُن کوقتل کرے گا قیامت کے دن اُس کواللہ تعالی کے ہاں اجر ملے گا۔

مسلم حدیث:۱۰٦٦ کتاب الزکوۃ باب ذکرالخوارج،

بخاری:۶۹۳۰ کتاب استتابۃ المرتدین باب قتل الخوارج،

مشکوۃ:۳۵۳۵ کتاب القصاص باب قتل اہل الردۃ

معلوم ہوا کہ خوراج، باغی اور مرتد کا قتل جائز ہی نہیں بلکہ کارِثواب ہے۔مگر یہ قتل بادشاہِ اسلام کرے گا نہ کہ عام مسلمان۔مراۃ:۲۶۴/۵

حدیث (۱۱)

قرن الشیطان کاظہوراوراس کے قتل کاحکم

عن انس رضی الله عنه قال : كان فی عَهْدِ رَسُوْلِ للهِ ﷺ رجلٌ يُعْجِبُنَا تَعَبُّدُهُ وُاجتِهَادُهُ فذَكَرْنَاهُ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ بِاسْمِهٖ فلَمْ يَعْرِفْهُ ووَصَفْنَاهُ بِصِفَتِهٖ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَبَيْنَمَا نَحْنُ نَذْكُرُهٗ إِذْ طَلَعَ الرَّجُلُ قُلْنَا هَا هُوَ ذَا قَالَ إِنَّكُمْ لَتُخْبِرُوْنِی عَنْ رَجُلٍ إِنَّ عَلٰی وَجْهِهٖ سَفْعَةٌ مِنَ

الشَّيطانِ فَاَقبَلَ حَتّٰی وَقَفَ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُسَلِّمْ فَقَالَ لَهٗ رسولُ الله ﷺ أَنْشَدْتُكَ باللهِ اَحَدَّثْتَ نَفْسَكَ آنِفًا أَنَّهٗ لَيْسَ فِی الْقَوْمِ رَجُلٌ اَفْضَلُ مِنْكَ قَالَ نَعَم ثُمَّ دَخَلَ يُصَلِّی فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ

يَقْتُلُ الرَّجُلَ فقالَ اَبُوبكرٍ رضى الله عنه أنا فَدَخلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ قَائِمًا يُصَلِّى فَقَالَ سُبحانَ اللهِ ! أَقْتُلُ رَجُلًا يُصَلِّى وَقَدْ نَهَى رَسولُ اللهِ ﷺ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ فَخرجَ فقالَ رسولُ الله ﷺ: مَا فَعَلْتَ قَالَ كَرِهْتُ أنْ اَقْتُلَهُ وَهُوَ يُصَلِّى وَقَدْ نَهيْتَ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ فقالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ فقالَ عمرُ رضى الله عنه أنا فَدَخلَ فَوَجَدَهُ وَاضِعًا وَجْهَهُ فقالَ اَبُوبكرٍ اَفْضَلُ مِنِّى فَخَرَجَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَهْ قَالَ وَجَدْتُهُ وَاضِعًا وَجْهَهُ فَكَرِهْتُ أنْ اَقْتُلَهُ فقالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مَنْ يَقْتُلُ الرَّجُلَ فقالَ علِىٌّ رضى الله عنه أنَا قَالَ أنْتَ إِنْ أدْرَكْتَهُ فَدَخَلَ عَلِىٌّ فَوَجَدَهُ قَدْ خَرَجَ فَرَجَعَ إِلَى رسُولِ الله ﷺ فقالَ مَهْ قَالَ وَجَدْتُهُ قَدْ خَرَجَ قَالَ لَوْ قُتِلَ مَا اخْتَلَفَ فِى أُمَّتِى رَجُلانِ كانَ أَوَّلُهُمْ وَآخِرُهُمْ وفى رواية

هٰذَا أَوَّلُ قَرْنٍ مِنَ الشَّيطانِ طَلَعَ فى أُمَّتِى أمَا إِنَّكُمْ لَوْ قَتَلْتُمُوْهُ مَا اخْتَلَفَ مِنْكُمْ رجُلان .

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک آدمی تھا کہ ہم اس کی عبادت اور اجتہاد کو پسند کرتے تھے ہم نے اس کا نام لے کر رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا آپ ﷺ نے اس

کو نہیں پہچانا ہم نے اس کی صفت بیان کی لیکن آپ ﷺ نے اسے نہیں پہچانا اس دوران کہ ہم اس کا تذکرہ کر رہے تھے کہ اچانک وہ سامنے آ گیا ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ ہے وہ آدمی جس کا ہم ذکر کر رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا: تم مجھے اس شخص کے متعلق بتا رہے ہو جس کے چہرے پر سیاہ شیطانی دھبہ دیکھتا ہوں وہ آیا صحابہ کے پاس کھڑا ہوا اور اس نے سلام نہ کیا رسول اللہ ﷺ نے اس سے فرمایا: میں تجھے خدا کی قسم دیتا ہوں کیا تو ابھی دل میں کہہ رہا تھا کہ قوم میں تجھ سے افضل انسان کوئی نہیں ہے اس نے کہا ہاں پھر وہ مسجد میں داخل ہوا اور نماز پڑھنا شروع کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو اس کو قتل کرے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں قتل کروں گا جب آپ اس کے پاس گئے تو آپ نے اس کو حالتِ قیام میں پایا آپ نے فرمایا سبحان اللہ! میں نمازی کو قتل کروں حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے نمازیوں کے قتل سے منع فرمایا ہے وہ باہر نکلے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا کیا انہوں نے کہا میں نے اسے حالتِ نماز میں قتل کرنا ناپسند کیا کیونکہ آپ نے نمازیوں کے قتل سے منع فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو اس کو قتل کرے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں قتل کروں گا جب آپ اس کے پاس گئے تو آپ نے اس کو حالتِ سجدہ میں پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت ابوبکر مجھ سے افضل تھے وہ باہر نکلے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم نے کیا کیا انہوں نے کہا میں نے اسے حالت سجدہ میں پایا اور اس کے قتل کو ناپسند کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو اس کو قتل کرے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میں قتل کروں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اگر تو نے اس کو پالیا تو ضرور تم اس کو قتل کردو گے جب حضرت علی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے تو وہ جاچکا تھا تو وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف واپس آئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تو نے کیا کیا؟ عرض کیا یا رسول اللہ میرے وہاں پہنچنے تک وہ جاچکا تھا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آج اگر وہ قتل کردیا جاتا تو میری امت میں دو آدمیوں میں بھی اختلاف نہ ہوتا میری امت کے جملہ فتنہ پردازوں میں سے پہلا اور آخری شخص ثابت ہوتا۔

ایک روایت میں ہے یہ پہلا شیطان کا سینگ ہے جو میری امت میں نکلا اگر تم اس کو قتل کردیتے تو تم میں سے دو شخص کا بھی آپس میں اختلاف نہ ہوتا۔

اس حدیث کو ناصر الدین البانی غیر مقلد نے اپنی کتاب ,,سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ،، میں اس کو صحیح قرار دیا ہے دیکھو حدیث (۲۴۹۵)

(مصنف عبدالرزاق حدیث ۱۸۶۷۴ جلد ۱۰ ص ۱۵۵)

(خصائص کبریٰ جلد ۲ ص ۱۷۱) عربی اخرج ابوشیبہ وابویعلیٰ (جلد ۱ ص ۹۰) والبزار والبیہقی

اس حدیث سے بہت سے فوائد حاصل ہوئے:

ایک یہ کہ رسول اللہ ﷺ دلوں کے حالات سے باخبر ہیں آپ ﷺ نے اس بے ادب کے دل کی بات بتادی اور اس نے اس کا اقرار کیا۔

دوسرا یہ کہ کوئی عبادت تعظیم رسول ﷺ کے بغیر قبول نہیں اور جو عبادت عشق رسول ﷺ سے خالی ہو اس سے چہرہ پرنور نہیں ہوسکتا۔

تیسرا یہ کہ جو اپنے آپ کو نبی کی مثل بتائے یا جو اپنے آپ کو صحابہ سے یا نبی سے

افضل سمجھے وہ قرن الشیطان ہے۔

چوتھا یہ کہ گستاخِ رسول واجب القتل ہے اسی لئے رسول اللہ ﷺ نے اس کے قتل حکم دے دیا اگر چہ تقدیر الٰہی یہ تھی کہ وہ ابھی قتل نہ ہوتا کہ اس کی ذریت ظاہر ہو سکے اور اگر وہ قتل ہو جاتا تو گستاخ رسول پیدا نہ ہوتے اور دوزخ خالی رہ جاتی اِس لئے رسول اللہ ﷺ نے اس کی تلاش کا حکم نہیں دیا صحابہ کرام کو گستاخ رسول کا حکم بتا دیا کہ ان کے کلمہ نماز روزہ اور عبادت کو نہ دیکھنا ان کے عقیدہ کو دیکھنا جب گستاخ رسول واجب القتل ہے تو اس سے پیار ومحبت دوستی رکھنا اور اس کو نماز میں امام بنانا اور ان کے ساتھ کھانا پینا ان کو سلام کرنا اور ان سے شادی بیاہ کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

ان کے لاکھ سجدے بھی کام آ نہیں سکتے عظمتِ محمد ﷺ سے قلب جس کا خالی ہے

دور شو از اختلاطِ یارِ بد   یارِ بد بدتر بود از مارِ بد

مارِ بد تنہا ہمیں برَ جاں زَند   یارِ بد بر جان و بر ایماں زند

حدیث (۱۲)

بے ادبوں کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی لیکن دل بھیڑیوں کی طرح ہونگے

عن أبى هريرة رضى الله عنه قال : قال رسولُ الله ﷺ:

يَخْرُجُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ يَخْتِلُوْنَ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ يَلْبَسُوْنَ لِلنَّاسِ جُلُوْدَ الضَّأْنِ مِنَ اللِّيْنِ أَلْسِنَتُهُمْ أَحْلَى مِنَ السُّكَّرِ (وفی روایۃ أَحْلَى مِنَ الْعَسَلِ) وَقُلُوْبُهُمْ قُلُوْبُ الذِّئَابِ يَقُوْلُ اللهُ عَزَّوَجَلَّ أَبِی يَغْتَرُّوْنَ أَمْ عَلَیَّ يَجْتَرِئُوْنَ؟ فَبِی حَلَفْتُ لَأَبْعَثَنَّ عَلَى أُولَئِكَ مِنْهُمْ فِتْنَةً تَدَعُ الْحَلِيْمُ مِنْهُمْ حَيْرَانًا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آخر زمانہ میں کچھ لوگ ظاہر ہوں گے جو دھوکہ فریب کے ساتھ دین کے ذریعے دنیا کمائیں گے لوگوں کو نرمی دکھانے کے لئے بھیڑ کی کھال پہنیں گے! ان کی زبانیں شکر سے اور ایک روایت میں ہے کہ شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور ان کے دل بھیڑیوں کے سے ہونگے اللہ تعالی فرماتا ہے کیا تم میرے ساتھ دھوکہ کرتے ہو یا مجھ پر جراءت کرتے ہو مجھے اپنی ہی قسم ہے کہ میں ان لوگوں پر ان ہی میں سے ضرور فتنہ بھیجوں گا جو ان میں سے بردبار کو بھی حیران و پریشان کردے گا۔

ترمذی:۲۴۰۴ مشکوۃ:۵۳۲۳ کتاب الرقاق باب الریاء

مفتی احمد یار خاں صاحب لکھتے ہیں:

آج کل یہ دونوں باتیں بدمذہبوں خصوصاً مرزائیوں، وہابیوں میں بہت دیکھی جاتی ہیں یہ لوگ زبان کے بہت میٹھے ہوتے ہیں دلوں میں کفر و بے دینی کا زہر ہوتا ہے بعض سانپ بہت ہی خوبصورت ہوتے ہیں مگر بڑے زہریلے ان کو دور ہی سے دیکھو قریب نہ جاؤ۔

یعنی اس جرم کی سزا آخرت میں جو ملے گی وہ ملے گی دنیا میں یہ سزا ملے گی ایسے لوگوں پر ظالم بادشاہ مسلط ہوں گے یا قوم میں خون خرابے فساد برپا ہوں گے یا عام قحط سالی عام وبائی بیماریاں پھیلیں گی جس سے بڑے حوصلے والے لوگ بھی حیران ہو جائیں گے۔

(مراۃ ۷/۱۳۴)

مولانا روم فرماتے ہیں:

دور شو از اختلاطِ یارِ بد یارِ بد بدتر بود از مارِ بد

مارِ بد تنہا ہمیں بر جاں زند یارِ بد بر جان و بر ایماں زند

بدمذہب دوست کے میل جول سے دُور رہ کہ بدمذہب دوست زہریلے سانپ سے بھی زیادہ بُرا ہے بُرا سانپ صرف جان پر حملہ کرتا ہے لیکن بدعقیدہ دوست جان و ایمان دونوں پر حملہ آور ہوتا ہے ۔مثنوی شریف

حدیث (۱۳)

کفار کے متعلق نازل شدہ آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرنا بے ادبوں کی واضح نشانی ہے

وَكَانَ بْنُ عُمَرَ يَرَاهُمْ شِرَارَ خَلْقِ اللهِ وَقَالَ: إِنَّهُمُ انْطَلَقُوْا إِلَى آيَاتٍ نَزَلَتْ فِي الْكُفَّارِ فَجَعَلُوْهَا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما خارجیوں کو بدترین مخلوق سمجھتے تھے اور فرمایا یہ لوگ کفار کے حق میں نازل شدہ آیات کو مسلمانوں پر چسپاں کرتے ہیں۔

(بخاری حدیث ۶۹۳۰ کتاب استتابۃ المرتدین باب قتل الخوارج)

یہ نشانی اتنی واضح ہے جس کے لئے کسی دلیل کی ضرورت نہیں ان کی کوئی کتاب اٹھا کر دیکھ لو یا کوئی تقریر سن کر دیکھ لو سب میں کفار اور بتوں کے متعلق نازل شدہ آیات مسلمانوں چسپاں ہونگی اور انبیاء اور اولیاء کو من دون اللہ قرار دیا گیا ہوگا حالانکہ من دون اللہ سے مراد بت ہیں۔

تبصرہ

ان حدیثوں پر مختصر تبصرہ اور تجزیہ

بخاری شریف کے مترجم فاضل شہیر عالم نبیل مولانا عبدالحکیم خاں اختر شاہجہانپوری کی زباں سے لکھتے ہیں:

معلوم ہوا بارگاہ رسالت میں اتنی جراءت کرنے والا شخص بھی واجب القتل تھا۔ یہ الگ بات ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے رعایت برتی اور اُس کو قتل کرنے کی اجازت نہ دی ۔ نبی کریم ﷺ کو چونکہ قیامت تک کے حالات و واقعات بھی کفِ دست کی طرح نظر آتے رہتے تھے لہذا انہیں خداداد معجزانہ نگاہوں سے دیکھ کر صحابہ کرام کو بتایا کہ اس شخص کی سنگت یعنی ذریت قیامت تک مختلف رنگوں میں منظر عام پر آتی رہے گی۔ یہ مسلمانوں میں خدائی فوج دار اور سرکاری نمبردار بن کر رہیں گے۔ اور غیر مسلموں کے ایجنٹ اور راز دار ہوں گے۔ مختلف احادیث میں ان کی کافی نشانیاں بتائی گئی ہیں جبکہ احادیث مطہرہ میں ان کے ظاہر و باطن کا حال یوں مذکور ہوا ہے۔

(۱) ان کے اکثر لوگ نمازی ہوں گے اور نمازیں بھی خوب بنا سنوار کر پڑھیں گے

جس کے باعث اصلی اور قدیمی مسلمان اپنی نمازوں کو ان کی نمازوں کے مقابلے میں حقیر جانیں گے۔

(۲) نمازوں جیسا ہی حال ان کے اور اصلی مسلمانوں کے روزوں کے درمیان ہوگا

(۳) اصلی اور قدیم مسلمانوں کی نسبت قرآن کریم کی تلاوت یہ لوگ بہت زیادہ کریں گے۔

(۴) قرآن مجید کا ان کی زبانوں پر تو بہت ورد ہوگا لیکن اُس کا اُن کے دلوں پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ کیونکہ وہ ملتِ ذوالخویصرہ کے حلق سے نیچے اتر نے نہیں پائے گا۔

(۵) آپ نے فرمایا: وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے پار نکل جاتا ہے یہ بات ہر کسی کو عجیب معلوم ہوگی کہ نماز روزہ اور دیگر عبادات میں امتیازی شان رکھنے کے باوجود وہ دین سے نکلے ہوئے کیوں قرار پائے اُن کے دین سے نکلنے کی وجہ یہ ہوگی کہ وہ توہین و تنقیص رسالت کی بیماری میں مبتلا ہوں گے جس کے باعث ایک جانب آدمی ایمان کی دولت سے محروم ہو جاتا ہے تو دوسری طرف اُس کے اعمال ضائع ہو جاتے ہیں لہذا ضائع شدہ اعمال و عبادات کا ظاہری حسن و جمال اس صورت میں انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔

(۶) مخبر صادق ﷺ نے فرمایا: کہ کمان سے نکلا ہوا تیر جس طرح واپس نہیں آتا اسی طرح وہ اسلام کے ٹھیکیدار بننے والے دین میں واپس نہیں آئیں گے۔ جب کہ وہ مسلمان کہلائیں گے مسلمانوں ہی میں شمار کیے جائیں گے بلکہ ظاہری اعمال و عبادت کے لحاظ سے وہ بڑے پکے مسلمان نظر آئیں گے۔ اُن کا دین میں واپس نہ آنا کس وجہ سے ہے؟ بات در حقیقت یہ ہے کہ وہ بعض غلط عقائد و نظریات اور

خصوصاً توہین رسالت کے باعث اپنی ایمانی دولت ضائع کر چکے ہونگے جن کے باعث اُن کے بظاہر خوشنما اعمال ﴿ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ ﴾ کی وعید کے تحت ضائع ہو جاتے ہیں جس کے باعث وہ شمار میں نہیں آئیں گے اور اُن پر اخروی ثواب مرتب نہیں ہو گا جیسے غیر مسلموں کے نیک اعمال پر آخرت میں ثواب مرتب نہیں ہوگا۔

(۷) آپ نے اُن کی یہ خصلت بھی بتائی کہ (یَقْتُلُوْنَ اَھْلَ الإِسْلاَمِ)وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے۔ مسلمان کہلانے کے باوجود وہ اپنے ہاتھوں کو اصلی مسلمانوں کے خون سے رنگین کیوں کریں گے؟ اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اصلی اور قدیمی مسلمان اُن کی نگاہوں میں سرے سے مسلمان ہی نہیں ہوں گے جس کے باعث انہیں قتل کرنے کو یہ اعلیٰ درجہ کی نیکی شمار کریں گے اور جس جگہ انہیں تسلط حاصل ہو جائے گا۔ وہاں اصلی اور قدیمی مسلمانوں کے لئے یہ بلائے ناگہانی ثابت ہوں گے اور اُن پر قیامت قائم کر دیں گے۔ دنیا میں اُن کے غیظ و غضب کا نشانہ صرف اصلی مسلمان ہی ہوں گے۔

(۸) فرمان رسالت ہے کہ (یَقْتُلُوْنَ اَھْلَ الإِسْلاَمِ وَیَدْعُوْنَ اھلَ الأوثَانِ) وہ اہل اسلام کو قتل کریں گے اور بُت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر شرک سے نفرت کے باعث مسلمانوں کو قتل کرتے تو بت پرستوں کو نظر انداز نہ کرتے لیکن در حقیقت اصل اسلام و مسلمین کی دشمنی اُن کے ہر رگ و ریشے میں سمائی ہوئی ہوگی۔ جس کے باعث اصلی مسلمانوں سے ہمیشہ محاذ آرائی رکھیں گے ۔اُن پر رات دن طرح طرح کے الزامات عائد کرتے رہیں گے۔ اور اُن کے

راستوں میں کانٹے بچھانے میں کبھی کسی کوتاہی کے مرتکب نہیں ہوں گے لیکن بت پرستوں کے اس طرح یاروغم خوار بن کر رہیں گے کہ اُن کے گلے کا ہار اور گاندھویت کے علمبردار نظر آئیں گے۔

(۹) حدیث میں حکم دیا گیا کہ انہیں جہاں بھی پاؤ قتل کردو۔ کیونکہ اُن کے قاتل کو روزِ قیامت ثواب ملے گا۔ معلوم ہوا کہ وہ گستاخِ رسول ہوں گے کیونکہ گستاخ رسول کے سوا اور کسی کو قتل کرنے کی عام اجازت نہیں ہے۔

(۱۰) فرمایا اگر میں انہیں پاؤں تو قوم ثمود کی طرح قتل کرڈالوں؟ آخر آپ نے انہیں قتل کرنے کے لئے کیوں فرمایا جبکہ وہ تو کلمہ گو ہوں گے۔ نماز روزے سے اصلی مسلمانوں سے کئی قدم آگے ہوں گے۔ قرآن کریم زیادہ پڑھ رہے ہوں گے۔ دریں حالات منبرومحراب کی زینت ثابت ہونے والے اُن مسلمانوں کو آپ نے قوم ثمود کی طرح قتل کردینے کے متعلق کیوں فرمایا۔ اسی بات پر ٹھنڈے دل سے غور کرلیا جائے تو اس سلسلے کی بہت سی غلط فہمیاں دور ہوجائیں گی۔ آگے

﴿ واللہ یهدی من یشاء إلی صراط مستقیم ﴾۔

(بخاری مترجم جلد۲ص:۲۷۱-۲۷۲)

حدیث (۱۴)

مسلمانوں کو مشرک اور بدعتی کہنا بھی بے ادب گروہ کی نشانی ہے

عن حُذَیفَةَ بنِ الیمانِ رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ ﷺ

((إِنَّ مَمَّا اَتَخَوَّفُ عَلَیْکُمْ رَجُلٌ قَرَأَ القرآنَ حَتّٰی إِذَا رُؤِیَتْ

بَهْجَتُهُ عَلَيْهِ وَكَانَ رِدَاءُهُ الإسلام اعْتَرَاهُ إِلَى مَاشَاءَ اللهُ انْسَلَخَ مِنْهُ وَنَبَذَهُ وَرَاءَ ظَهْرِهِ وَسَعَى عَلَى جَارِهِ بِالسَّيْفِ وَرَمَاهُ بِالشِّرْكِ)) قَالَ: قُلْتُ يا نَبِيَّ اللهِ اَيُّهُمَا أَوْلَى بِالشِّرْكِ الْمَرْمِيُّ أَوِ الرَّامِيْ ؟ قَالَ ((بَلِ الرَّامِيْ)).

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بیشک مجھے تم پر ایک ایسے شخص کا خوف ہے جو اتنا قرآن پڑھے گا کہ اس کے چہرے پر قرآن کی رونق بھی نظر آنے لگے گی اُس کا اوڑھنا بچھونا بھی اسلام بن جائے گا جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا اس کو یہ حالت لاحق رہے گی پھر اس سے یہ حالت چھن جائے گی اور وہ شخص قرآن حکیم اور اسلام کو پسِ پُشت ڈال کر اپنے پڑوسیوں پر شرک کا فتویٰ صادر کر کے اُن سے جنگ کرے گا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ اِن دونوں میں سے شرک کا حق دار کون ہوگا جن پر شرک کا فتویٰ لگے گا وہ، یا شرک کا فتویٰ صادر کرنے والا؟ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بلکہ شرک کا فتویٰ صادر کرنے والا ہی شرک کا حقِ دار ہوگا۔ مسند ابو یعلی امام احمد بن حنبل اور یحی بن معین نے اس کی توثیق کی ہے۔

(تفسیر ابن کثیر سورۃ الاعراف آیت (۱۷۵) ج ۲ ص ۲۷۵)

یہ بات بڑی قابل غور ہے کہ شرک کا فتویٰ لگانے والا خود کیوں مشرک ہو جائے گا اس لئے کہ جس بات کو وہ شرک کہے گا حقیقت میں وہ شرک نہیں ہوگی تو اس کا فتویٰ اسی پہ لوٹ آئے گا جیسا کہ کُچھ لوگ کہتے ہیں دور سے یارسول اللہ کہنا شرک ہے وفات شدگان بزرگوں کو مدد کے لئے پکارنا یا حضور علیہ ﷺ سے شفاعت طلب

کرنا یا ان کا وسیلہ اللہ کی بارگاہ میں پیش کرنا یا انہیں اللہ کی عطا سے مشکل کشا اور حاضر و ناظر سمجھنا یا کسی کو داتا گنج بخش کہنا بھی شرک ہے حالانکہ ان میں سے کوئی بات بھی شرک نہیں ہے کیونکہ یہ سب باتیں قرآن و حدیث اور صحابہ اور بزرگانِ دین کے عمل سے ثابت ہیں۔

ایک آدمی نے کہا حضور ﷺ کو مشکل کشا سمجھنا شرک ہے اس لئے کہ مشکل کشا اللہ ہے۔

میں نے کہا تو پھر کسی کو حکیم، شہید، وکیل کفیل یا مولانا کہنا بھی شرک ہوگا کیونکہ حکیم اور شہید وکیل کفیل اور مولانا بھی اللہ تعالیٰ ہے

قرآن پاک میں ہے

إِنَّ اللهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا (سورۃ النساء:۳۳)

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر شہید ہے

وكَانَ اللهُ عَلِيْمًا حَكِيْماً (سورۃ النساء:۱۱۱)

اللہ تعالیٰ علیم و حکیم ہے

وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَكِيْلٌ (سورۃ الانعام۱۰۲)

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر وکیل ہے

وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا (سورۃ النحل:۹۱)

اور تم نے اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کو کفیل بنایا ہے

اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ (سورۃ البقرۃ:۲۸۶)

اے اللہ تو ہمارا مولا ہے کافر قوم پر ہماری مدد فرما۔

تم جو اسماعیل اور دہلوی کو احسان الٰہی ظہیر کو شہید اور اشرف علی تھانوی کو حکیم الامت کہتے ہو اور سیالکوٹ کے ایک اہل حدیث کو حکیم صادق کہتے ہو اور اپنے عالم کو مولانا کہتے ہو اور عدالتوں میں اپنے اور جج کے درمیان وسیلہ بننے والے کو وکیل کہتے ہو اور سعودی عرب میں کوئی غیر ملکی کفیل کے بغیر نہیں تو کیا ان کو خدا سمجھتے ہو یا خدا کا شریک سمجھتے ہو کیا آپ کی منطق کے مطابق جہان میں کوئی آدمی مسلمان رہ سکتا ہے؟ بلکہ کسی کو زندہ سمجھنا یا سننے والا یا دیکھنے والا سمجھنا بھی شرک ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ حی وقیوم ہے اور سمیع وبصیر ہے اگر اپنی توحید بچانی ہے تو سب کو مردہ اندھا اور بہرہ سمجھو ورنہ شرک ہو جائے گا۔

یہ سب دلائل سن کر وہ حیران رہ گیا اور کہنے لگا توحید سمجھ میں آ گئی ہے الفاظ اگر ایک ہوں تو شرک نہیں ہوتا جب تک معنی میں برابری نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی شہید اور حکیم اور کفیل ہے بندہ بھی شہید حکیم اور کفیل ہے اللہ تعالیٰ بھی سمیع وبصیر ہے اور بندہ بھی سمیع وبصیر ہے لیکن چونکہ معنیٰ میں زمین وآسمان کا فرق ہے اس لئے شرک نہیں۔

میں نے کہا سن لو اللہ تعالیٰ بھی داتا ہے اور بندہ بھی داتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ داتا بننے میں کسی محتاج نہیں یعنی اس کی یہ صفت ذاتی اور مستقل ہے لیکن بندہ داتا بننے میں اسی کا محتاج ہے اس کی یہ صفت عطائی ہے یا یوں کہہ لو اللہ تعالیٰ حقیقی داتا اور حقیقی حاجت روا مشکل کشا حقیقی کفیل حقیقی وکیل حقیقی حکیم ہے اور بندہ کی تمام صفات مجازی اور عطائی ہیں لفظ اگرچہ ایک ہیں لیکن معناً بے شمار فرق ہے شرک کہتے ہی برابری کو ہیں جب برابری نہ رہی تو شرک بھی نہ رہا جو اس فرق کو نہ سمجھ

سکا صرف ظاہری الفاظ کو دیکھ کر شرک کا فتویٰ لگا دیا تو اس کا انجام وہی ہوگا جو اس حدیث میں مذکور ہے کہ شرک کا فتویٰ لگانے والا ہی مشرک ہوگا۔

سمجھ میں نکتہ توحید آ تو سکتا ہے تیرے دماغ میں بت خانہ ہو تو کیا کہئے

(ڈاکٹر اقبال)

اب یہ دیکھنا آپ کا کام ہے کہ کس گروہ نے مسلمانوں کو مشرک قرار دیا ہے

(۱) شیخ اسماعیل دھلوی لکھتے ہیں:

یہی پکارنا اور منتیں ماننا اور نذر و نیاز کرنا اور ان کو اپنا وکیل اور سفارشی سمجھنا یہی ان کا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے یہ معاملہ کرے گو اس کو اللہ کا بندہ اور مخلوق ہی سمجھے سو ابو جہل اور وہ شرک میں برابر ہے۔ (تقویۃ الایمان پہلا باب ص:۲۱)

ہر مسلمان رسول اللہ ﷺ کو سفارشی سمجھتا ہے کہ آپ دنیا اور آخرت میں شفاعت فرمائیں گے اور آج دنیا میں ہر مسلمان نبی کریم ﷺ کو نماز میں السلام علیك أيها النبی کہہ کر پکارتا ہے اور آخرت میں سب شفاعت کے لئے انبیاء کرام کو پکاریں گے کیا یہ سب مشرک اور ابو جہل کے برابر ہیں؟ اور کچہریوں میں کوئی کام وکیل کے بغیر نہیں ہوتا کیا یہ سب مشرک ہیں؟

انبیاء کرام پر شرک کا فتوی (نعوذ باللہ)

ابن عبد الوہاب نے کتاب التوحید میں ایک باب قائم کیا جس کا نام رکھا

من الشرك أن يستغيث بغير الله أو يدعو غيره

غیر اللہ کو پکارنا یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے فریاد کرنا شرک ہے۔
(کتاب التوحید ص ۵۰)
اس میں تمام آیات وہی پیش کی ہیں جو بتوں کے متعلق ہیں اور ایک حدیث سے استدلال کیا ہے جو ضعیف اور باطل ہے۔

قرآن میں غیر اللہ سے مدد مانگنا کا ثبوت

حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے درباریوں سے مدد مانگی اور فرمایا: (أَيُّكُمْ يَأْتِينِي بِعَرْشِهَا) میرے پاس بلقیس کا تخت کون لائے گا (سورۃ النمل آیت ۳۸)

حضرت علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: (مَنْ اَنْصَارِیْ إِلَی اللهِ) کون ہے جو اللہ کی طرف ہو کر میری مدد کریں۔ سورۃ الصّف آیت: ۱۴)
رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام کو مدد کے لئے پکارا: (وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِی اُخْرٰاكُمْ) اور دوسری جماعت میں رسول تمہیں پکار رہے تھے۔ (سورہ آل عمران آیت: ۱۵۳) ان جیسی تمام آیات میں غیر اللہ سے مدد مانگی گئی ہے اگر اس اصول کو صحیح تسلیم کر لیا جائے تو غیر اللہ کو پکارنا یا اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور سے فریاد کرنا شرک ہے۔ تو پھر انبیاء کرام پر نعوذ باللہ شرک کا فتوی لگ جائے گا معلوم ہوا کہ غیر اللہ سے مدد مانگنا شرک نہیں انبیاء کرام کی سنت ہے جو معصوم عن الخطاء ہیں۔
اسی طرح رسول اللہ سے مدد طلب کرنا صحابہ کرام کی سنت ہے کیونکہ صحابہ نے نبی کریم ﷺ سے مدد مانگی ہے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ سے عرض

کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں آپ سے حدیثیں سنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں تو حضور ﷺ نے ان کی فریادرسی کی۔(بخاری حدیث (۱۱۹) کتاب العلم)

حضرت آدم علیہ السلام پر شرک کا فتویٰ

شیخ محمد بن عبدالوہاب نے کتاب التوحید میں یہ موضوع روایت درج کی کہ:

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ نے فلما ء اتهما صالحا جعلا له شر کاء کی تفسیر میں کہا: کہ حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام آپس میں ملے تو حضرت حوا حاملہ ہوگئیں تو شیطان ان دونوں کے پاس آیا اور کہا میں وہی ہوں جس نے تمہیں جنت سے نکالا تھا تم میری بات مان کر اپنے بچے کا نام عبدالحارث رکھو ورنہ اس کے سر پر بارہ سنگا کے دو سینگ بنادوں گا جس کے ذریعہ وہ تمہارا پیٹ چیر کر باہر نکلے گا انہوں نے اس کی بات نہ مانی تو وہ بچہ مردہ حالت میں پیدا ہوا دوسری مرتبہ پھر حاملہ ہوئیں شیطان نے پھر اسی طرح کہا لیکن انہوں نے بات نہ مانی تو بچہ مردہ پیدا ہوا تیسری مرتبہ پھر حاملہ ہوئیں شیطان نے پھر آکر بہکانا شروع کیا اس مرتبہ وہ شیطان کے بہکاوئے میں آگئے اور بچے کی محبت ان پر غالب آگئی اور اس کا نام عبدالحارث رکھ دیا (ابن ابی حاتم)

شیخ محمد بن عبدالوہاب نے کتاب التوحید میں قتادہ تابعی کی طرف یہ قول منسوب کیا

(شر کاء فی طاعته ولم یکن فی عبادته)

ان دونوں یعنی حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام نے اطاعت میں شرک کیا عبادت میں شرک نہیں کیا (نعوذ باللہ)

(کتاب التوحید عربی ص:۱۳۱، باب فلما ء اتھما صالحا جعلا لہ شرکاء)

حافظ ابن کثیر نے تفسیر میں لکھا:

یہ روایت اہل کتاب بنی اسرائیل کے آثار سے ہے اور اہل کتاب کی روایات کی تین قسمیں ہیں بعض وہ ہیں جن کا صحیح ہونا ہمیں کتاب وسنت معلوم ہے اور بعض وہ ہیں جن کا کذب ہمیں کتاب وسنت معلوم ہے اور بعض وہ ہیں جن کا کذب یا صدق متعین نہیں ہے اور اس روایت کا کذب ہمیں معلوم ہے کیونکہ اگر دونوں میاں بیوی سے مراد حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام ہوں تو لازم آئے گا کہ وہ دونوں مشرک ہوں اور حضرت آدم علیہ السلام اللہ کے نبی ہیں اور معصوم ہیں ان کا شرک کرنا عادتا محال ہے اور امام عبدالرزاق کی روایت کلبی سے ہے اور اس کا حال سب کو معلوم ہے۔

تفسیر ابن کثیر جلد۳ ص۲۶۵ مطبوعہ دار الاندلس بیروت

ابن کثیر نے اس روایت کو من گھڑت قرار دیا حیرت ہے کہ ایسی جھوٹی روایات توحید کے نام پر لوگوں میں پھیلائی جارہی ہیں اور علماء خاموش ہیں

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

ہم اس مسئلہ میں امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک پر ہیں کہ اس آیت میں حضرت آدم اور حضرت حوا علیہما السلام مراد نہیں ہیں بلکہ اس سے مراد مشرکین اور ان کی اولاد ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (فَتَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ) تو اللہ کو برتری ہے ان کے شرک سے۔ کیونکہ یُشْرِكُوْن جمع کا صیغہ ہے اور آدم

اور حوا علیہما السلام کے لئے تثنیہ کا صیغہ ہونا چاہئے تھا۔ تفسیر ابن کثیر

کرام

اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ انبیاء کرام معصوم ہوتے ہیں اور وہ دنیا سے شرک مٹانے کے لئے آتے ہیں ایسی ہر روایت جو انبیاء کرام کو گنہگار یا مشرک ثابت کرے مردود اور من گھڑت ہے انبیاء کرام اور مسلمانوں کو مشرک قرار دینے کا نام اگر توحید ہے تو ایسی توحید سے ہماری ہزار بار توبہ۔ جس روایت کا سہارا لے کر اللہ کے نبی کو مشرک کہا وہ اسرائیلی موضوع من گھڑت ہے موضوع روایات پر اپنے مذہب کی بنیاد رکھنا یہ ابن عبدالوہاب کا ہی کام ہے اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ جس روایت سے انبیاء کرام معصوم نہ رہتے ہوں وہ روایت مردود ہے اگرچہ بخاری اور مسلم یا صحاح ستہ میں لکھی ہو کیونکہ ہمارا ایمان قرآن پر ہے اور ہم ہر اس حدیث کو مانتے ہیں جو قرآن کے موافق ہو قرآن فرماتا ہے ﴿وَلَوْ اَشْرَكُوْا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ﴾ اگر انبیاء شرک کرتے تو ان کے اعمال ضائع ہو جاتے۔ (سورۃ الانعام آیت: ۸۸)

شیطان نے کہا تھا ﴿وَلَاُغْوِيَنَّهُمْ اَجْمَعِيْنَ اِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِيْنَ﴾ ﴿میں ان سب کو بے راہ کردوں گا مگر جو اُن میں تیرے چنے ہوئے بندے ہیں﴾ (سورہ الحجر: ۳۹-۴۰)

﴿اِنَّ عِبَادِىْ لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطٰنٌ﴾ بے شک جو میرے بندے ہیں ان پر تیرا کچھ قابو نہیں۔ (سورہ بنی اسرائیل آیت: ۶۵)

معلوم ہوا کہ انبیاء کرام معصوم ہیں اور بعض اولیاء محفوظ۔ معصوم وہ جو گناہ نہ

کر سکے محفوظ وہ جو گناہ کر تو سکے مگر کرے نہیں، نبوت کے لئے عصمت لازم ہے مگر ولایت کے لئے حفاظت لازم نہیں جسے رب چاہے محفوظ رکھے جیسے خلفاء راشدین وغیرہم (تفسیر نورالعرفان)

شیخ محمد بن عبدالوہاب صاحب لکھتے ہیں:

فاعلم أن شرك الأولين أخف من شرك اهل زماننا۔

پہلے مشرکین کا شرک ہمارے زمانہ کے مشرکین سے ہلکا تھا۔ (کشف الشبہات ص:۱۷)

اس کتاب میں عام مسلمانوں کو مشرک قرار دیا گیا ہے

اگر عام مسلمانوں کو مشرک سمجھا جائے تو نبی کریم ﷺ کے فرمان پر ایمان نہیں رہتا اس لئے کہ حضور ﷺ نے فرمایا وَإِنِّی وَاللّٰهُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوْ بَعْدِیْ وَلَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوْا فِيْهَا.

بخاری حدیث:۱۳۴۴ کتاب الجنائز باب الصلاۃ علی الشہید، مسلم حدیث:۲۲۹۶،

یہ کیسی توحید ہے جس کے ماننے سے قرآن وحدیث سے ایمان اٹھ جائے معلوم ہوا کہ یہ خودساختہ توحید ہے جس کا قرآن وحدیث سے کوئی تعلق نہیں بہر حال یہ بات واضح ہوگئی مسلمانوں پر شرک فتویٰ لگانے والے کون لوگ ہیں اور ان کا انجام کیا ہوگا۔

منافقین کی نشانیاں اور علم مصطفیٰ ﷺ

مولنا حضرت حسن رضا علیہ الرحمہ کی زبان میں

واقفِ غیب کا ارشاد سناؤں جس نے کھولدی تجھ سے بہت پہلے حقیقت تیری
زلزلے نجد میں پیدا ہوں فتن برپا ہوں یعنی ظاہر ہو زمانہ میں شرارت تیری
ہوا اسی خاک سے شیطان کی سنگت پیدا دیکھ لے آج ہے موجود جماعت تیری
سر منڈے ہوں گے تو پاجامے گھٹنے ہونگے سر سے پا تک یہی پوری ہے شباہت تیری
ادّعا ہوگا حدیثوں پہ عمل کرنے کا نام رکھتی ہے یہی اپنا جماعت تیری
اُن کے اعمال پہ رشک آئے مسلمانوں کو اس سے تو شاد ہوئی ہوگی طبیعت تیری
لیکن اُترے گا نہ قرآن گلوں سے نیچے ابھی گھبرا نہیں باقی ہے حکایت تیری
نکلیں گے دِیں سے یوں جیسے نشانہ سے تیر آج اُس تیر کی نخچیر ہے سنگیت تیری
اپنی حالت کو حدیثوں سے مطابق کرلے آپ کھل جائیگی پھر تجھ پہ خباثت تیری
خاک منہ میں تیرے کہتا ہے کسے خاک کا ڈھیر مٹ گیا دیں ملی خاک میں عزت تیری
تیرے نزدیک ہوا کذبِ الٰہی ممکن تجھ پہ شیطان کی پھٹکار یہ ہمت تیری
علم شیطاں کا ہوا علم نبی سے زائد پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری
بزمِ میلاد ہو کانا کے جنم سے بدتر ارے اندھے ارے مردود یہ جراءت تیری
علم غیبی میں مجانین و بہائم کا شمول کفر آمیز جنوں زا ہے جہالت تیری
یادِ خر سے ہو نمازوں میں خیال ان کا برا اُف جہنم کے گدھے اُف یہ خرافت تیری
اُن کی تعظیم کرے گا نہ اگر وقتِ نماز ماری جائے گی تیرے منہ پہ عبادت تیری
کھلے لفظوں میں کہے قاضی شوکاں مدد دے یا علی سن کے بگڑ جائے طبیعت تیری
ہم جو اللہ کے پیاروں سے اعانت چاہیں شرک کا چرک اُگلنے لگی ملت تیری

باب نمبر دوم

آیت نمبرا

بے ادبوں کا انجام

﴿ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ لَيَقُوْلُنَّ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ قُلْ اَبِا اللّٰه وَاٰيَاتِهِ وَرَسُوْلِهِ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ☆ لاتَعْتَذِرُوْا قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ اِيْمَانِكُمْ﴾

﴿ اور اے محبوب ﷺ اگر تم ان سے پوچھو تو کہیں گے کہ ہم یونہی ہنسی کھیل کر رہے تھے تم فرماؤ کیا اللہ اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ہو مسلمان ہو کر﴾

سورہ توبہ (۶۵-۶۶) پارہ (۱۰) رکوع (۱۴)

شانِ نزول

ابن ابی شیبہ وابن جریر وابن المنذر وابن ابی حاتم وابوالشیخ امام مجاہد تلمیذ خاص سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے روایت ہے

کسی کی اونٹنی گم ہوگئی اس کی تلاش تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اونٹنی فلاں جنگل میں فلاں جگہ ہے اس پر ایک منافق بولا محمد رسول اللہ ﷺ بتاتے ہیں کہ اونٹنی فلاں جگہ ہے (وما يَدْرِيْهِ بِالْغَيْبِ) محمد غیب کیا جانیں اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ اتاری ﴿ کیا اللہ اور اس کے رسول سے ہنستے ہو بہانے نہ بناؤ تم

مسلمان کہلا کر اس لفظ کے کہنے سے کافر ہو چکے ہو۔
(تفسیر امام ابن جریر تفسیر در منثور امام جلال الدین سیوطی (تمہید ایمان اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ص ۳۰-۳۱)

مسلمانو! دیکھو محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے سے کہ وہ غیب کیا جانیں کلمہ گوئی کام نہ آئی اور اللہ نے صاف فرمادیا بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے ہو مسلمان ہو کر یہاں سے وہ حضرات بھی سبق لیں جو رسول اللہ ﷺ کے علوم غیب سے مطلقاً منکر ہیں اور معلوم ہوا حضور کی گستاخی کفر ہے اگر چہ گستاخی کی نیت نہ کرے کیونکہ استہزا کو کفر قرار دیا گیا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضور کا گستاخ مرتد ہے (تفسیر نور العرفان ص ۳۱۴) تمہید ایمان ص ۳۱۔

جن منافقین کا اس آیت میں ذکر ہے انہوں نے ایک دفعہ نبی ﷺ کے علم غیب کا مذاق اڑایا تھا کہ بھلا حضور کب روم پر غالب آسکتے ہیں (تفسیر قرطبی) اس گستاخی کو رب کی آیتوں کی گستاخی قرار دے کر ان کے کفر کا فتویٰ صادر کیا کس نے؟ کسی مولوی نے نہیں! بلکہ خود اللہ عزوجل شانہ نے (علم القرآن)

بالکل اسی انداز اسماعیل دہلوی لکھتا ہے

کوئی شخص کسی سے کہے کہ فلانے کے دل میں کیا ہے یا فلانے کی شادی کب ہوگی یا فلانے درخت میں کتنے پتے ہیں یا آسمان میں کتنے تارے ہیں تو اس کے جواب میں یہ نہ کہے کہ اللہ ورسول ہی جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر

تقویۃ الایمان الفصل الخامس فی ذکر رد الاشراک فی العادات ص ۵۵ میر محمد کتب خانہ کراچی

آیت نمبر۲

منافقین اور مسلمین کا اتحاد ناممکن ہے

ارشاد باری تعالی ہے

﴿ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى مَا اَنْتُمْ عَلَيْهِ حَتّٰى يَمِيْزَ الْخَبِيْثَ مِنَ الطَّيِّبِ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَجْتَبِيْ مِنْ رُّسُلِهٖ مَنْ يَّشَآءُ ﴾

﴿ اللہ تعالی مسلمانوں کو اس حال پر چھوڑنے کا نہیں جس پر تم ہو جب تک جدا نہ کردے گندے کو ستھرے سے اور اللہ کی شان یہ نہیں اے عام لوگو تمہیں غیب کا علم دیدے ہاں اللہ چن لیتا ہے اپنے رسولوں میں سے جسے چاہے ﴾ سورہ آل عمران آیت (۱۷۹) پارہ (۴) رکوع (۹)

حدیث (۱۵)

نبی کریم ﷺ کے علم کا انکار منافقین کا طریقہ ہے

قال السدی قال رسول اللهِ ﷺ:

عُرِضَتْ عَلَيَّ أُمَّتِيْ فِيْ صُوَرِهَا فِي الطِّيْنِ كَمَا عُرِضَتْ عَلٰى آدَمَ وَأُعْلِمْتُ مَنْ يُّؤْمِنُ بِيْ وَمَنْ يَّكْفُرُ بِيْ, فَبَلَغَ ذٰلِكَ الْمُنَافِقِيْنَ، فَقَالُوْا: اسْتِهْزَآءً زَعَمَ مُحَمَّدٌ أَنَّهُ يَعْلَمُ مَنْ يُّؤْمِنُ بِهٖ وَمَنْ يَّكْفُرُ مِمَّنْ لَمْ يُخْلَقْ بَعْدُ وَنَحْنُ مَعَهُ وَمَا يَعْرِفُنَا، فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

فَقَامَ عَلَى الْمِنبَرِ فَحمِدَ اللهِ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ: مَابَالُ أَقْوَامٍ طَعَنُوْا فِي عِلْمِيْ، لاتَسْئَلُوْنِي عَنْ شَيْءٍ فِي مَا بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ السَّاعَةِ إِلَّا أَنبَأْتُكُمْ بِهٖ، فَقَامَ عَبْدُ اللهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ، فَقَالَ مَنْ أَبِي يَارَسُولَ اللهِ؟ فَقَالَ:

حُذَافَةُ، فَقَامَ عُمَرُ فَقَالَ: يَارَسُولَ اللهِ رَضِيْنَا بِاللهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِيْناً وَبِالْقُرآنِ إِمَامًا وَبِكَ نَبِيًّا فَاعْفُ عَنَّا عَفَا اللهُ عَنْكَ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ •

رسول کریم ﷺ نے فرمایا خلقت و آفرینش سے قبل جبکہ میری امت مٹی کی شکل میں تھی اُسی وقت وہ میرے سامنے اپنی صورتوں میں پیش کی گئی جیسا کہ حضرت آدم علیہ السلام پر پیش کی گئی اور مجھے علم دیا گیا کون مجھ پر ایمان لائیگا کون کفر کریگا یہ خبر جب منافقین کو پہنچی تو انہوں نے براہِ استہزاء کہا کہ محمد ﷺ کا گمان ہے کہ وہ یہ جانتے ہیں کہ جو لوگ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے انکے ایمان و کفر کے متعلق جانتے ہیں باوجودیکہ ہم ان کے ساتھ ہیں اور وہ ہمیں نہیں پہچانتے اس پر سید عالم ﷺ نے منبر پر قیام فرما کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا اُن لوگوں کا کیا حال ہے جو میرے علم میں طعن کرتے ہیں آج سے قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے اُس میں سے کوئی چیز ایسی نہیں ہے جس کا تم مجھ سے سوال کرو اور میں تمہیں اس کی خبر نہ دے دوں حضرت عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہو کر کہا میرا باپ کون ہے یارسول اللہ فرمایا حذافہ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے انہوں

نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم اللہ کی ربوبیت پر راضی ہوئے اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوئے قرآن کے امام ہونے پر راضی ہوئے آپ کے نبی ہونے پر راضی ہوئے ہم آپ سے معافی چاہتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کیا تم باز آؤ گے کیا تم باز آؤ گے پھر منبر سے اُتر آئے اس پر اللہ تعالی نے یہ آیت نازل فرمائی۔

تفسیر خازن پارہ نمبر ۴ زیر آیت ﴿ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴾

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ سید عالم ﷺ کو قیامت تک کی تمام چیزوں کا علم عطا فرمایا گیا اور حضور ﷺ کے علم غیب میں طعن کرنا منافقین کا طریقہ ہے (تفسیر خزائن العرفان ص-۱۰۸)

اب جو کہے کہ (معاذ اللہ) اکثر صحابہ چھپے ہوئے منافق تھے جو حضور کے بعد خلیفہ بھی بن گئے وہ اس آیت کا منکر ہے حضور نے وفات سے بہت پہلے مخلص، منافق علیحدہ کر کے دکھا دیئے تھے (تفسیر نور العرفان ص ۱۱۶)

اس سے معلوم ہوا نبی ﷺ کے علم کا انکار منافقین کا کام ہے اور اُسے تسلیم کرنا مومنوں کا جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ کھڑے ہو تسلیم و رضا کا اظہار کیا یہی مومن کی شان ہے اور اعتراض کرنا منافق کی پہچان۔

حدیث (۱۶)

منافقین کو رسوا کر کے مسجد سے نکال دیا گیا

عن ابن مسعود رضی الله عنه قال : خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

فَقَالَ فِی خُطْبَتِہٖ ((أَیُّھَا النَّاسُ إِنَّ مِنْکُمْ مُنَافِقِیْنَ فَمَنْ سَمَّیْتُ فَلْیَقُمْ قُمْ یَا فُلَانُ قم یا فلان حَتّٰی عَدَّ سِتًّا وَثَلَاثِیْنَ)) .

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا:- اے لوگو تم میں بعض منافق ہیں میں جس منافق کا نام لوں وہ کھڑا ہو جائے آپ ایک ایک کا نام لیتے گئے اے فلاں کھڑا ہو جائے اے فلاں کھڑا ہو جائے اے فلاں کھڑا ہو جائے یہاں تک کہ آپ نے چھتیس منافقین کا نام لیا۔
بیہقی خصائص کبری جلد۲ص ۱۷۴ باب اخبار ﷺ بالمنافقین، تفسیر روح المعانی

حدیث (۱۷) منافقین نبی کریم ﷺ کے وسیلہ کے منکر تھے

عن ثابت البنانی قال: اجْتَمَعَ الْمُنَافِقُوْنَ فَتَکَلَّمُوْا بَیْنَھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ ((إِنَّ رِجَالاً مِنْکُمْ اجْتَمَعُوْا فقالوا کَذَا وَقَالُوْا کَذَا فَقُوْمُوْا فَاسْتَغْفِرُوا اللہَ وَأَسْتَغْفِرُ لَکُمْ فَلَمْ یَقُوْمُوْا فَقَالَ ذٰلِکَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ، فَقَالَ لَتَقُوْمُنَّ أَوْ لَأُسَمِّیَنَّکُمْ بِأَسْمَائِکُمْ، فَقَالَ: قُمْ یَا فُلَانُ فَقَامُوْا خزایا مُتَقَنِّعِیْنَ)) .

حضرت ثابت البنانی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منافقین نے جمع ہو کر باہم گفتگو کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے بہت سے لوگ جمع ہوئے انہوں نے ایسا کہا اور ایسا کہا تم لوگ اُٹھو اور اللہ سے توبہ و استغفار کرو میں بھی تمہارے لیے دعائے مغفرت کرتا ہوں مگر منافقین نہیں اُٹھے (کیونکہ اُن کا عقیدہ تھا نبی ﷺ کو ہمارا علم نہیں) آپ ﷺ نے تین مرتبہ یہی فرمایا پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اب تم

لوگ اُٹھو میں تمہیں تمہارے نام سے پکارتا ہوں چنانچہ آپ ﷺ نے نام لے لے کر پکارا اور منافقین ذلیل وخوار منہ چھپائے ہوئے اُٹھے۔

خصائص کبریٰ جلد۲ ص ۱۷۴ باب اخبار ﷺ بالمنافقین

اس سے یہ بات بھی ثابت ہوگئی کہ منافقین اللہ کی توحید کے قائل تھے لیکن حضور ﷺ کے وسیلہ کے منکر تھے جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،،تم لوگ اُٹھو اور اللہ سے توبہ واستغفار کرو میں بھی تمہارے لیے دعائے مغفرت کرتا ہوں،، مگر منافقین نہیں اُٹھے اگر نبی ﷺ کے علم کے یا حضور ﷺ کے وسیلہ کے قائل ہوتے تو عرض کرتے یارسول اللہ ہمارے لئے استغفار کریں جیسا کہ صحابہ کہتے تھے انہوں نے ایسا نہیں کیا تو پتہ چل گیا کہ وہ وسیلہ کے منکر تھے آج بھی جو وسیلہ کا منکر ہے وہ انہی کے طریقہ پر ہے۔

جس دن سے یہ مسجد سے نکالے گئے اُس دن سے ان کو آرام وچین نہیں ان کی نیندیں اُڑ گئی ہیں ان کا کوئی ٹھکانہ نہیں بستر کاندھے پر ہے اور چنے کی دال جیبوں میں ہے پھر رہے ہیں گلی گلی گاؤں گاؤں کہ ہم تو نکالے گئے دوسروں کو بھی چین سے نہیں بیٹھنے دینگے

ٹھوکروں کے سوا اور پائے گا کیا جس کی منزل کا کوئی نہ ہو رہنما
اپنی منزل پہ ہرگز نہ پہنچے گا وہ ہاتھ میں جس کے دامن تمہارا نہیں
جو ترے در سے یار پھرتے ہیں دربدر یوں ہی خوار پھرتے ہیں
پھر کے گلی گلی تباہ ٹھوکریں سب کی کھائے کیوں
دل کو جو عقل دے خدا تیری گلی سے جائے کیوں

میں آپ سے سوالیہ نشان بن کر پوچھتا ہوں جس منافق کو اللہ نے کافر قرار دیا تھا اس نے کیا کہا تھا؟ صرف اتنی بات کہی تھی آپ ﷺ غیب کیا جانیں اور جن منافقین کو حضور ﷺ اور صحابہ کرام نے مسجد سے نکالا تھا انہوں نے کیا کہا تھا؟ صرف اتنی بات کہی تھی آپ ﷺ کو ہمارے نفاق کا علم نہیں اُن میں کوئی ایسا تو نہیں تھا جس نے آپ ﷺ کے علمِ پاک کو بچوں اور جانوروں کے ساتھ تشبیہ دی ہو جیسا کہ اشرف علی تھانوی لکھا ہے ،، دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل اگر بعض علومِ غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور ﷺ کی ہی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی (بچے) مجنون (پاگل) حیوانات اور بہائم (چوپائیوں) کے لیے بھی حاصل ہے ،، (حفظ الایمان اشرف علی تھانوی) ص-۸

اگر یہی بات کوئی اشرف علی تھانوی کے لئے لکھ دے ،، کہ تھانوی صاحب کا علم جانوروں بچوں اور پاگلوں جیسا ہے ،، تو ان کے معتقدین غصہ میں آپے سے باہر ہو جائیں لیکن مقام حیرت ہے کہ جو بات یہ اپنے عالم کے لئے پسند نہیں کرتے اسے امام الانبیاء کے لئے برداشت کرتے ہیں کیا یہی ایمان ہے یہ شخصیت پرستی اور فرقہ پرستی نہیں تو اور کیا ہے؟

علمِ غیبی میں مجانین و بہائم کا شمول کفر آمیز جنوں زا ہے جہالت تیری

اُن میں کوئی ایسا تو نہیں تھا جس نے یہ کہا ہو ،، شیطان و ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر عالم ﷺ کی وسعتِ علمی کی کونسی نص قطعی ہے کہ جس سے تمام نصوص کو رد کر کے ایک شرک ثابت کرتا ہے ،،

(براہین قاطعہ خلیل احمد انبیٹھوی مصدقہ رشید احمد گنگوہی ص-۵۵)

خلاصہ اس کا یہ ہے شیطان اور ملک الموت کو تمام روئے زمین کا علم ہے اور یہ (قرآن وحدیث) کی نصوصِ قطعیہ سے ثابت ہے لہذا شیطان وملک الموت کے لیے ایسا علم جو محیط روئے زمین ہو ماننا ضروری ہے لیکن حضور ﷺ کے لیے وسعتِ علم پر کوئی نص نہیں ہے لہذا حضور ﷺ کے لیے ایسا علم ماننا شرک ہے۔

اسی حضرت مولانا حسن رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

؎ علم شیطاں کا ہوا علمِ نبی سے زائد پڑھوں لاحول نہ کیوں دیکھ کے صورت تیری

اسماعیل دہلوی نے لکھا:

جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں۔ (تفویۃ الایمان ص ۴۳)

رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (تفویۃ الایمان ص ۵۵)

ہر مخلوق چھوٹا ہو یا بڑا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تفویۃ الایمان ص ۲۵) نعوذ باللہ

میں کہتا ہوں نبی کی شان میں ایسی ایسی گستاخانہ عبارتیں لکھنے والوں نے شیطان اور منافقین کو پیچھے چھوڑ دیا ہے

؎ یہ وہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

اگر صحابہ ایسی عبارتیں سنتے تو ہرگز برداشت نہ کرتے جبکہ فاروق اعظم اور خالد بن ولید رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کی تقسیمِ غنیمت پر اعتراض کرنے والے کے لیے قتل کی اجازت طلب کی تھی میرے پیارے سنیوں نبی ﷺ کی عظمت پہ قربان ہونے والے سنیوں مجھے بتاؤ جب منافقین نے نبی ﷺ کے علم پر اعترض کیا تھا تو

نبی ﷺ اور صحابہ نے اُن کے علم کلمہ نماز روزہ کو دیکھا تھا نہیں ہرگز نہیں بلکہ ذلیل و خوار کر کے مسجد سے نکال دیا تھا کیونکہ وہ سچے محب تھے تو اب وہ لوگ جن کی گستاخیاں منافقین سے بھی زیادہ ہیں تو اُنہیں دوست بناتا ہے اور اُن سے رشتے ناطے کرتا ہے نبی ﷺ کو کیا منہ دکھائے گا کیا تو پیغام اعلی حضرت بھول گیا ہے؟

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے غافل مسلمانوں تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

پیغام اعلحضرت رحمۃ اللہ علیہ ہر سنی کے نام

پیارے بھائیو! تم مصطفے ﷺ کی بھولی بھالی بھیڑیں ہو بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہکا دیں، تمہیں فتنہ میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم لے جائیں ان سے بچو اور دور بھاگو۔ دیوبندی ہوئے، رافضی ہوئے، نیچری ہوئے، قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض کتنے ہی فتنے ہوئے اور ان سب سے نئے گاندھوی ہوئے (مودودیت ان سب کے بعد میں اُٹھنے والا فتنہ ہے) جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا یہ سب بھیڑیے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے اپنا ایمان بچاؤ

حضور اقدس ﷺ رب العزت جل جلالہ کے نور ہیں حضور ﷺ سے صحابہ روشن ہوئے، اُن سے تابعین روشن ہوئے، تابعین سے تبع تابعین روشن ہوئے، اُن سے آئمہ مجتہدین روشن ہوئے، اُن سے ہم روشن ہوئے۔ اب ہم تم سے کہتے ہیں کہ نور ہم سے لے لو۔ ہمیں اس کی ضرورت ہے کہ تم ہم سے روشن ہو۔ وہ نور یہ ہے کہ اللہ و رسول کی سچی محبت، اُن کی تعظیم اور اُن کے دوستوں کی خدمت اور اُن کی

تکریم اور اُن کے دشمنوں سے سچی عداوت، جس سے خدا اور سول کی شان میں ادنی توہین پاؤ، پھر وہ تمہارا کیسا ہی پیارا کیوں نہ ہو، فوراً اُس سے جدا ہو جاؤ۔ جس کو بارگاہِ رسالت میں ذرا بھی گستاخ دیکھو، پھر وہ تمہارا کیسا ہی بزرگ معظم کیوں نہ ہو، اپنے اندر سے اُسے دُودھ سے مکھی کی طرح نکال کر پھینک دو (وصایا شریف - حسنین رضا)

سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے
سونے والے جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے
آنکھ سے کاجل صاف چُرالیں یاں وہ چور بلا کے ہیں
تیری گٹھڑی تاکی ہے اور تو نے نیند نکالی ہے
سونا پاس ہے سُونا بن ہے سونا زہر ہے اُٹھ پیارے
تو کہتا میٹھی نیند ہے تیری مت ہی نرالی ہے
آنکھیں مَلنا جُھنجھلا پڑنا لاکھوں جمائی انگڑائی
نام پر اُٹھنے کے لڑتا ہے اُٹھنا بھی کچھ گالی ہے

اگر کوئی آدمی تجھے تیرے باپ یا تیری ماں کو گالی دے تو کیا تو اُسے سینے سے لگائے گا یا گالی کا جواب گالی سے دے گا اور اینٹ کا جواب پتھر ہوگا اگر تو اُس کو سینے سے لگائے گا تو لوگ بے غیرت کہیں گے تو کیا وہ لوگ جنہوں نے اولیاء کرام صحابہ کرام نبی ﷺ کی آل اور نبی کریم ﷺ کی بے ادبیاں اور گستاخیاں کی ہیں اُن کو دشمن سمجھے گا یا اُن سے رشتے ناطے کریگا جو لوگ اُن سے دوستیاں کرتے ہیں آخر ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

کتنا سادہ ہے اپنا اُصولِ دوستی کوثرؔ ☆ جو ان سے لاتعلق ہے ہمارا ہو نہیں سکتا

پیغام برادرِ اعلیٰ حضرت مولانا حسن رضا خاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مرے پیارے مرے اپنے مرے سُنی بھائی آج کرنی ہے مجھے تجھ سے شکایت تری
تجھ سے جو کہتا ہوں تو دل سے سُن انصاف بھی کر کرے اللہ کی توفیق حمایت تیری
گر ترے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیب غصہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری
گالیاں دیں انھیں شیطاں لعین کے پیرو جن کے صدقے میں ہے ہر دولت و نعمت تیری
اُن کے دشمن سے تجھے ربط رہے میل رہے شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری
تو نے کیا باپ کو سمجھا ہے زیادہ اُن سے جوش میں آئی جو اس درجہ حرارت تیری
اُن کے دشمن کو اگر تو نے نہ سمجھا دشمن وہ قیامت میں کریں گے نہ رفاقت تیری
اُن کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری
بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان یہی اُن سے عشق اُن کے عدو سے ہو عداوت تیری
اہل سنت کا عمل تیری غزل پر ہو حسنؔ جب میں جانوں کہ ٹھکانے لگی محنت تیری

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کی صلی اللہ علیہ وسلم

ارشاد باری تعالیٰ ہے:-

﴿ وَإِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا يَسْتَغْفِرْ لَكُمْ رَسُوْلُ اللهِ لَوَّوْا رُءُ وْسَهُمْ وَرَأَيْتَهُمْ يَصُدُّوْنَ وَهُمْ مُّسْتَكْبِرُوْنَ ☆ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ أَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْلَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللهُ لَهُمْ إِنَّ اللهَ لَايَهْدِى الْقَوْمَ

الْفَاسِقِيْنَ ﴿

﴾ اور جب اُن سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ ﷺ تمہارے لیے معافی چاہیں (بخشش کی دعا کریں) تو وہ اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غرور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں ☆ ان پر ایک سا ہے تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا بے شک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا ﴿

سورہ منافقون (۵-۶) پارہ -۲۸ رکوع -۱۳

شان نزول

غزوۂ مریسیع سے فارغ ہو کر جب نبی کریم ﷺ نے سرِ چاہ نزول فرمایا تو وہاں یہ واقعہ پیش آیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اجیر جہجاہ غفاری اور ابن ابی کے حلیف سنان بن وبر کے درمیان جنگ ہوگئی جہجاہ نے مہاجرین کو اور سنان نے انصار کو پکارا اس وقت ابن ابی منافق نے حضور سید عالم ﷺ کی شان میں بہت گستاخانہ اور بے ہودہ باتیں بکیں اور یہ کہا کہ مدینہ پہنچ کر ہم میں سے عزت والے ذلیلوں کو نکال دیں گے اور اپنی قوم سے کہنے لگا کہ اگر تم انہیں اپنا جھوٹا کھانا نہ دو تو یہ تمہاری گردنوں پر سوار نہ ہوں اب ان پر کچھ خرچ نہ کرو تا کہ یہ مدینہ سے بھاگ جائیں اُس کی یہ ناشائستہ گفتگو سُن کر زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو تاب نہ رہی انہوں نے اُس سے فرمایا کہ خدا کی قسم تو ہی ذلیل ہے اپنی قوم میں بغض ڈالنے والا اور سید عالم ﷺ کے سر مبارک پر معراج کا تاج ہے حضرت رحمٰن جل جلالہ نے انہیں عزت وقوت دی ہے ابن ابی کہنے لگا چپ میں تو ہنسی سے کہہ رہا تھا زید بن ارقم

رضی اللہ عنہ نے یہ خبر حضرت کی خدمت میں پہونچائی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے ابن ابی کے قتل کی اجازت چاہی سید عالم ﷺ نے منع فرمایا اور ارشاد کیا کہ لوگ کہیں گے کہ محمد ﷺ اپنے اصحاب کو قتل کرتے ہیں حضور انور ﷺ نے ابن ابی سے دریافت فرمایا کہ تو نے یہ باتیں کہی تھیں وہ مکر گیا اور قسم کھا گیا کہ میں نے کچھ بھی نہیں کہا اُس کے ساتھی جو مجلس شریف میں حاضر تھے وہ کہنے لگے کہ ابن ابی بوڑھا شخص ہے یہ جو کہتا ہے ٹھیک ہی کہتا ہے زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کو شاید دھوکا ہوا ہو اور بات یاد نہ رہی ہو پھر جب اوپر کی آیات نازل ہوئیں ابن ابی کا جھوٹ ظاہر ہو گیا تو ابن ابی سے کہا گیا کہ جا سید عالم ﷺ سے درخواست کر حضور تیرے لیے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں تو گردن پھیری اور کہنے لگا کہ تم کہا ایمان لا تو میں ایمان لے آیا تم نے کہا زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی اب یہی باقی رہ گیا گیا کہ محمد مصطفٰے ﷺ کو سجدہ کروں اس پر یہ آیہ کریمہ نازل ہوئی۔

(تفسیر خزائن العرفان)

اور جب اُن سے کہا جائے کہ آؤ رسول اللہ ﷺ تمہارے لیے معافی چاہیں (بخشش کی دعا کریں) تو وہ اپنے سر گھماتے ہیں اور تم انہیں دیکھو کہ غرور کرتے ہوئے منہ پھیر لیتے ہیں ☆ ان پر ایک سا ہے تم ان کی معافی چاہو یا نہ چاہو اللہ انہیں ہرگز نہ بخشے گا بے شک اللہ فاسقوں کو راہ نہیں دیتا۔

سورہ منافقون (۵) پارہ ۔۲۸ رکوع ۔۱۳

یعنی اے محبوب میں انہیں بخشوں کیسے یہ تو آپ کے صحابہ کے دشمن ہیں اور لوگوں کو ان کی خدمت کرنے سے روکتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ صحابہ کا دشمن کبھی نہ بخشا جائے

گا،صحابہ کی خدمت ایمان کی سند ہے (تفسیر نورالعرفان)

خیال رہے کہ حضورﷺ کی یہ دعا قبول نہ ہونا حضور کی انتہائی تعظیم ہے مطلب یہ ہے کہ جو مردود خود کو آپ سے بے نیاز جانے اور آپ کے واسطہ کے بغیر ہم تک پہنچنا چاہے اور آپ اپنی رحمت سے اس کے لئے دعا کریں ہم نہ بخشیں گے، ہم تو صرف اسے بخشیں گے جو آپ کا نیاز مند ہو اور آپ کے وسیلے اور ذریعہ سے ہم تک پہنچے اس کی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے

﴿اور اگر جب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اے محبوب تمہارے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا اور مہربان پائیں﴾ (سورۃ النساء آیت آیت ۶۴)

یعنی اللہ کی رحمت اور بخشش حاصل کرنے کے لئے رسول اللہﷺ کی سفارش اور شفاعت ضروری ہے۔ اسی لئے عاشق کہتا ہے

کسی کو کچھ نہیں ملتا تیری عطا کے بغیر اور خدا بھی کچھ نہیں دیتا تیری رضا کے بغیر

وہ جہنم میں گیا جو ان سے مستغنی ہوا ہے خلیل اللہ کو حاجت رسول اللہ کیﷺ

لا و رب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا بٹتی ہے کونین میں نعمت رسول اللہ کیﷺ

بے ان کے واسطے خدا کچھ عطا کرے حاشا غلط غلط یہ ہوس بے بصر کی ہے

پہلے کفار بھی رب کی توحید کے قائل تھے رب تعالیٰ فرماتا ہے

﴿اور اگر تم ان سے پوچھو کس نے بنائے آسمان اور زمین اور کام میں لگائے سورج اور چاند تو ضرور کہیں گے اللہ نے﴾ (سورہ العنکبوت آیت:۶۱)

اس سے معلوم ہوا کہ جو کوئی حضور ﷺ کا انکار کر کے رب تعالیٰ کی توحید اور تمام صفات کا قائل ہو وہ مومن نہیں مشرک و کافر ہے دیکھو یہ مشرکین اللہ تعالیٰ کو تمام صفات سے موصوف مانتے تھے پھر مشرک تھے کیونکہ حضور ﷺ کے انکاری تھے۔ شیطان اللہ کی توحید، صفات اور تمام ایمانیات کو مانتا ہے مگر پھر بھی کافر ہے مشرک ہے کیوں؟ نبی کے انکار کی وجہ سے۔ (تفسیر نور العرفان ص: ۶۴۴)

حدیث (۱۸)

بدعقیدہ اور بے ادب کے پاس بیٹھنے سے ایمان کو خطرہ ہے

عن أبی هريرة رضی الله عنه قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : يَكُوْنُ فِی آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الأَحَادِيْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلا آباؤُكُمْ فَإِيَّاكُمْ وَإِيَّاهُمْ لايُضِلُّوْنَكُمْ ولا يَفْتِنُوْنَكُمْ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اخیر زمانہ میں جھوٹے دجال لوگوں کا ظہور ہوگا اور وہ تم کو ایسی احادیث سنائیں گے جن کو نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے جس قدر ممکن ہو تم اُن سے دور رہنا اور اُن کو اپنے سے دُور رکھنا کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کردیں فتنہ میں ڈال دیں۔

مسلم حدیث: ۷ مشکاۃ حدیث: ۱۵۴ کتاب الایمان باب الاعتصام

اس سے معلوم ہوا کہ بدمذہبوں سے بچنا ضروری ہے ان کی صحبت دین ایمان کے لئے خطرہ ہے۔

حدیث (۱۹)

بدعقیدہ کا درس قرآن وحدیث بھی سننا جائز نہیں

عَنْ أسماءَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ : دَخَلَ رَجُلان مِنْ أصْحَابِ الأهْوَاءِ عَلَى ابْنِ سِيرِيْنَ فَقَالا: يَا أبَا بَكْرٍ نُحَدِّثُكَ بِحَدِيْثٍ قَالَ : لا قَالا: فَنَقْرَأُ عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ اللهِ قَالَ: لا، لِتَقُوْمَان عَنّي اَوْ لَأقُوْمَنَّ قَالَ: فَخَرَجَا، فقَالَ بَعْضُ القومِ : يا أبابكر وَمَا كَانَ عَلَيْكَ أنْ يَقْرَأَ عَلَيْكَ آيَةً مِنْ كِتَابِ الله قَالَ: إنّي خَشِيْتُ أنْ يَقْرَأَ عَلَيَّ آيَةً مِنْ كِتَابِ الله فَيُحَرِّفَانِهَا فَيَقِرُّ ذلِكَ فى قَلْبِي .

اسماء بن عبید بیان کرتے ہیں کہ بدمذہبوں میں سے دو شخص (امام بخاری ومسلم) کے استاد امام ابن سیرین کے پاس آئے اور کہا اے ابوبکر! ہم آپ کو ایک حدیث سنائیں آپ نے کہا نہیں انہوں نے کہا پھر ہم آپ کے سامنے کتاب اللہ سے ایک آیت پڑھیں آپ نے کہا نہیں۔ تم یہاں سے اٹھ کر چلے جاؤ ورنہ میں اٹھ جاؤنگا، سو وہ دونوں چلے گئے۔ کسی نے کہا اے ابوبکر! اگر وہ آپ کو قرآن مجید کی ایک آیت سنا دیتے تو کیا حرج تھا؟ آپ نے کہا نہیں مجھے یہ خوف تھا کہ وہ میرے سامنے ایک آیت پڑھیں گے، پھر اس میں معنوی تحریف کرینگے، کہیں ان کی بیان کردہ باطل تاویل میرے دل میں بیٹھ نہ جائے۔

(سنن دارمی حدیث-۳۹۹ تبیان القران سعیدی-۳/۵۳۵)

حضرات کہاں وہ امام وقت عظیم محدث جو علم وتقویٰ میں اپنی مثال آپ تھے تعبیر الرؤیا کے امام اور امام بخاری اور مسلم کے استاد تھے بد مذہبوں سے اس قدر نفرت اور پرہیز اور کہاں آج کل کے نام نہاد مجتہد ماڈرن مولوی گستاخان رسول اور گستاخ صحابہ واہل بیت کو منبر رسول پر بٹھا کر اُن سے تقریں سنتے ہیں اور لوگوں کو سناتے ہیں خود بھی گمراہ اور لوگوں کو بھی گمراہ کر رہے ہیں حالانکہ ایسے لوگوں کو منبر پر بٹھانا ہی منبر کی توہین ہے۔

اور اس وہ لوگ بھی عبرت حاصل کریں جو جاہل ہونے کے باوجود ہر محفل میں چلے جاتے ہیں اور جب ان کا ایمان اور عقیدہ برباد ہوتا ہے تو پتہ بھی نہیں چلتا۔

مولانا جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

دور شو از اختلاطِ یارِ بد　　یارِ بد بدتر بود از مارِ بد

مارِ بد تنہا ہمیں بر جاں زند　　یارِ بد بر جان و بر ایماں زند

بد مذہب دوست کے میل جول سے دُور رہ کہ بد مذہب دوست زہریلے سانپ سے بھی زیادہ بُرا ہے ☆ بُرا سانپ صرف جان پر حملہ کرتا ہے لیکن بد مذہب جان و ایمان دونوں پر حملہ کرتا ہے۔

رو اَشِدَّاءُ عَلَی الْکُفَّار باش　　خاک بَر دلداری اغیار پاش

دشمنِ دین نبی را خار دار　　بر سر منبر مَنہ بر دَار دَار

اے راہ حق پہ چلنے والے تو ہمیشہ کافروں پر سخت رہ اور غیروں کی دوستی پر خاک

ڈال دے

نبی پاک ﷺ کے دین کے دشمن کو کانٹا سمجھو اور اُسے منبر پر جگہ مت دو بلکہ پھانسی دے دو۔

امام اہل سنت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

جب تک خدا جل جلالہ اور رسول ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ دشمنی نہ رکھی جائے اُس وقت تک خدا جل جلالہ اور رسول ﷺ کے ساتھ محبت نہیں ہو سکتی۔ مکتوب نمبر ۲۶۶ ج ۱/ ۳۲۵

میری نظر میں اللہ تبارک وتعالی کے دشمنوں کے ساتھ نفرت و عداوت رکھنے کے برابر اس کو راضی کرنے والا کوئی عمل نہیں۔ مکتوب نمبر ۲۶۶ ج ۱/ ۳۲۶

اُن کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں دعوی بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری
بلکہ ایمان کی پوچھے تو ہے ایمان یہی اُن سے عشق اُن کے عدو سے ہو عداوت تیری

حدیث (۲۰)

صحابہ کا بے ادب و گستاخ ملعون ہے اور اس کا ہر عمل باطل ہے

عن عویم بن ساعدة رضی الله عنه قال:قال رسول الله ﷺ:

إنَّ اللهَ تَبارَكَ وَتَعالىٰ اخْتَارَنِی وَاخْتَارَ لِی أَصْحَابًا فَجَعَلَ لِی مِنْهُمْ وُزَرَاءَ وَاَنْصَارًا وَأَصْهَارًا لا تَسُبُّوْا أَصْحَابِی فَمَنْ سَبَّهُمْ فَعلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ والملائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لايَقبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا ولا

عَدْلًا ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اللہ تبارک وتعالیٰ نے مجھے منتخب فرمایا اور میرے لئے میرے صحابہ کو منتخب فرمایا اور ان میں سے میرے لئے وزراء، انصار (مددگار) اور اصہار (خسر) بنائے میرے صحابہ کو گالی نہ دی جائے جس نے ان کو گالی دی اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اُس کا نہ فرض قبول ہے اور نہ نفل۔

(المستدرک للحاکم جلد ۳ ص ۶۳۲) کتاب الشفا عربی جلد ۲ ص (۳۰۸)
مجمع الزوائد وطبرانی

جب صحابہ کے گستاخ و بے ادب سے شادی بیاہ ممنوع ہے جو نبی کریم ﷺ کی گستاخی کرے اُس سے بدرجہ اولیٰ شادی بیاہ ممنوع ہے۔

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا صحابہ کے بے ادب اور گستاخ کے ساتھ قطع تعلق واجب ہے تو میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ صحابہ کی شان زیادہ ہے یا نبی کریم ﷺ کی جب گستاخ صحابہ کے پیچھے نماز جائز نہیں تو گستاخ رسول کے پیچھے بھی جائز نہیں۔

حدیث (۲۱)

بدعقیدہ اور بے ادب سے شادی بیاہ ممنوع ہے

عن انس رضی اللہ عنہ قال: قال رسولُ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم
لا تَسُبُّوْا أَصْحَابِی فَإِنَّہُ یَجِیءُ قَوْمٌ فِی آخِرِ الزَّمَانِ یَسُبُّوْنَ

أَصْحَابِی فَلَا تُصَلُّوْا عَلَیْهِمْ وَلَا تُصَلُّوْا مَعَهُمْ وَلَا تُنَاكِحُوْهُمْ وَلَا تُجَالِسُوْهُمْ وَإِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ.

وفی روایة ابن ماجة: وَإِنْ لَقِيْتُمُوْهُمْ فَلَا تُسَلِّمُوْا عَلَيْهِمْ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے صحابہ کو گالی نہ دی جائے آخر زمانہ میں ایک قوم آئے گی جو میرے صحابہ کو گالی دے گی تم ان کی نماز (جنازہ) نہ پڑھنا اور نہ ان کے ساتھ نماز پڑھنا (یعنی انکو امام نہ بنانا) ان سے شادی بیاہ نہ کرنا اور نہ اُن کے ساتھ نشست و برخاست رکھنا اگر وہ بیمار ہوجائیں تو ان کی عیادت بھی نہ کرنا۔

ابن ماجہ کی روایت میں حضرت جابر بن عبداللہ سے مروی ہے اور اگر ملیں تو سلام نہ کرو

کتاب الشفا عربی جلد ۲ ص (۳۰۸) (شرح شفا ملا علی قاری ص:۵۵۵)

کتاب الکبائر امام ذہبی کبیرہ نمبر ۷۰ ص ۲۵۰، الصواعق المحرقہ ص ۴ مطبوعہ مکتبہ القاہرہ مصر

(غنیۃ الطالبین ص ۲۸۸) (السنۃ للخلال جلد ۲ ص:۴۸۳ حدیث ۷۶۹)

ابن ماجہ حدیث:۸۹)

شیخ علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں (اور ان کے ساتھ نماز نہ پڑھنے کا مطلب ہے تم ان کی امامت میں نماز نہ پڑھنا کیونکہ یہ بد مذہب ہیں (ان صلوا اماما فانهم اهل بدعة)

حدیث (۲۲)

اہل بیت سے محبت رکھنے والا جنتی اور بغض رکھنے والا دوزخی ہے

قال رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم:

مَنْ مَاتَ عَلى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ شَهِيْدًا

ألاوَ مَنْ مَاتَ عَلى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مَغْفُوْراً

ألاوَ مَنْ مَاتَ عَلى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ تَائِبًا

ألاوَ مَنْ مَاتَ عَلى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ مُؤْمِنًا مُسْتَكْمِلَ الإيمانِ

ألاوَ مَنْ مَاتَ عَلى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ بَشَّرَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ بِالْجَنَّةِ ثُمَّ مُنْكَرٌ وَّنَكِيْرٌ

ألاوَ مَنْ مَاتَ عَلى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ يُزَفُّ إِلَى الْجَنَّةِ كَمَا تُزَفُّ الْعُرُوْسُ إِلَى بَيْتِ زَوْجِهَا

ألاوَ مَنْ مَاتَ عَلى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ فُتِحَ لَهُ فِى قَبْرِهِ بَابَان إِلَى الْجَنَّةِ

ألاوَ مَنْ مَاتَ عَلى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ جَعَلَ اللهُ قَبْرَهُ مَزَارَ مَلائكةِ الرَّحْمَةِ .

ألاوَ مَنْ مَاتَ عَلى حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ .

ألاوَ مَنْ مَاتَ عَلى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَكْتُوْبًا بَيْنَ عَيْنَيْهِ آيِسٌ مِنْ رَحْمَةِ اللهِ .

أَلاوَ مَنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ كَافِرًا ۔

أَلاوَ مَنْ مَاتَ عَلَى بُغْضِ آلِ مُحَمَّدٍ لَمْ يَشُمَّ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

جواہل بیت کی محبت میں مرا وہ شہادت کی موت مرا۔

سنو! جواہل بیت کی محبت میں مرا وہ گناہوں سے تائب ہوکر مرا۔

سنو! جواہل بیت کی محبت میں مرا وہ کامل ایمان پر مرا۔

سنو! جواہل بیت کی محبت میں مرا اس کو ملک الموت اور منکر نکیر جنت کی بشارت دیتے ہیں

سنو! جواہل بیت کی محبت میں مرا اس کواس طرح جنت کی طرف بھیجا جاتا ہے جیسے دلہن کواس کے خاوند کے گھر کی طرف بھیجا جاتا ہے۔

سنو! جواہل بیت کی محبت میں مرا قبر میں اسے کے لئے جنت کے دو دروازے کھول دیئے جاتے ہیں،

سنو! جواہل بیت کی محبت میں مرا اللہ تعالیٰ اس کی قبر کو رحمت کے فرشتوں کے زیارت گاہ بنادیتا ہے۔

سنو! جواہل بیت کی محبت میں مراوہ اہل سنت والجماعت کے عقیدہ پر مرا ہے،

سنو! جوآل محمد سے بغض پر مرا وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے کہ اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا۔

اللہ کی رحمت سے مایوس ہونے والا۔

سنو! جوآل محمد سے بغض پر مراوہ کفر پر مرا۔

سنو! جو آل محمد سے بغض پر مرا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔

تفسیر کبیر از امام فخر الدین الرازی (سورۃ الشوریٰ آیت ۲۳)

شرح مسلم سعیدی جلد ۶ ص: ۱۰۳۴)

باغ جنت کے ہیں بہر مدح خوان اہل بیت تم کو مژدہ نار کا دشمنانِ اہل بیت

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں لعنۃ اللہ علیکم دشمنانِ اہل بیت

اس حدیث سے معلوم ہوا جو اہل بیت کا گستاخ اور بے ادب ہو اس کا ایمان پر خاتمہ نہیں ہوتا بلکہ وہ حالت کفر پر مرتا ہے تو جو نبی کا گستاخ اور بے ادب ہو وہ بھی بے ایمان ہو کر مرتا ہے جو لوگ یزید کو حق پر اور امام حسین رضی اللہ عنہ کو باغی سمجھتے ہیں اور جنتی نوجوانوں کے سردار کی شان میں نازیبا الفاظ بولتے ہیں وہ اس حدیث سے عبرت حاصل کریں اور توبہ کریں ورنہ ان کا ایمان خطرہ میں ہے۔

ان کے دشمن پہ لعنت اللہ کی رحم پانے کے قابل نہیں ہے

یہ میت ہے کسی بے ادب کی منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

جن کا کوثر ہے جنت ہے اللہ کی جن کے خادم پہ شفقت ہے اللہ کی

دوست پہ جن کے رحمت ہے اللہ کی جن کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی

ان سب اہل محبت پہ لاکھوں سلام

اہل بیت کے محب صرف سنی ہیں

شیعہ مجتہد شیخ صدوق نے جامع الاخبار میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل کیا ہے

مَنْ مَاتَ عَلٰی حُبِّ آلِ مُحَمَّدٍ مَاتَ عَلَی السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ.

جو اہل بیت کی محبت میں مرا وہ اہل سنت والجماعت کے عقیدہ پر مرا ہے

(جامع الاخبار مصنفہ شیخ صدوق ص:۱۸۹ الفصل الحادی والثلاثون والمائۃ فی الموت مطبوعہ نجف اشرف)

اہل سنت والجماعت ناجی جماعت ہے

وَلَيْسَ عَلَى مَنْ مَاتَ عَلَى السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَذَابُ الْقَبْرِ وَلا شِدَّةُ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ٠

جو اہل سنت والجماعت کے عقیدہ پر مرا گا اسے عذاب قبر اور قیامت کی سختی سے چھٹکارا ہو جائے گا۔

جامع الاخبار از شیخ صدوق ص ۸۷ الفصل السادس والثلاثون فی صلاۃ الجمعۃ مطبوعہ نجف اشرف۔

شیعہ حضرات کی دونوں حدیثوں سے ثابت ہو گیا کہ اہل بیت کی محبت میں مرنا اسی کو نصیب ہوتا ہے جو اہل سنت والجماعت ہو اور اہل سنت کو عذاب قبر ہو گا اور نہ قیامت کی پریشانی۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کا تقاضا ہے کہ سنی بن جائیں کیونکہ آپ کا مسلک اہل سنت تھا۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا:

وَأَمَّا اَهْلُ السَّنَّةِ فَالْمُتَمَسِّكُوْنَ بِمَا سَنَّهُ اللهُ لَهُمْ وَرَسُوْلُهُ

اہل سنت تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے ان طریقوں کو مضبوطی سے تھامنے والے ہیں جو ان کے لئے مقرر کئے گئے۔

احتجاج طبرسی مصنف احمد بن ابی طالب شیعہ جلد اول ص ۲۴۶ مطبوعہ قم طبع جدید و طبع قدیم ص ۹۰ مطبوعہ نجف اشرف)

اوراس سے یہ بھی ثابت ہوگیا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ شیعوں کے امام نہیں بلکہ سنیوں کے امام ہیں۔

شیعہ اہل بیت کے منکر ہیں

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ شیعہ اہل بیت کے محب ہیں وہ صرف صحابہ سے بغض رکھتے ہیں لیکن یہ ان کی غلط فہمی ہے کیونکہ شیعہ اہل بیت کے منکر ہیں اس کیلئے کہ نبی کریم ﷺ کی چار بیٹیاں ہیں حضرت زینب حضرت رقیہ حضرت ام کلثوم حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہن وہ ان چاروں میں سے صرف ایک کو مانتے ہیں بلکہ باقی تینوں کا انکار کرتے ہیں یہ اہل بیت سے بغض اوران کا انکار نہیں تو اور کیا ہے ان میں سے دو بیٹیاں حضرت رقیہ بنت رسول اللہ ﷺ کا نکاح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے ہوا اور ۲ ہجری غزوہ بدر کے وقت جب یہ وفات پا گئیں تو رسول اللہ ﷺ نے اپنی دوسری بیٹی حضرت ام کلثوم کا نکاح ان سے کر دیا ۹ ہجری کو ان کا بھی انتقال ہوگیا چونکہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں نبی کی دو بیٹیاں آئی تھیں اس لئے حضرت عثمان کو ذوالنورین کہتے ہیں یعنی دونور والے۔

نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان بہت بلند ہے کہ ان کے نکاح میں نبی کریم ﷺ کی ایک بیٹی آئی جس کے نکاح میں ایک بیٹی آئے وہ شان والا ہے توجس کے نکاح میں نبی کی دو بیٹیاں آئیں وہ کتنی شان والا ہوگا؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے حضرت عثمان سے

فرمایا

اگر میری چالیس بیٹیاں بھی ہوتی تو میں یکے بعد دیگرے انہیں تیرے نکاح میں دیتا جاتا یہاں تک کہ ان میں سے ایک بھی باقی نہ رہتی۔

(ابن عساکر تاریخ الخلفاء عربی ص۱۸۱)

لطیفہ

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ایک شخص امیر المؤمنین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے بڑی دشمنی رکھتا تھا حتیٰ کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو معاذ اللہ یہودی کہتا تھا حضرت امام صاحب کو اس بات کا علم ہوا تو آپ نے اسے بلایا اور اس سے فرمایا کہ میں نے تمہاری لڑکی کے لئے ایک مناسب رشتہ تلاش کیا ہے۔لڑکے میں ہر قسم کی خوبی موجود ہے صرف اتنی سی بات ہے کہ ہے وہ لڑکا یہودی اس شخص نے جواب دیا کہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ اتنے بڑے امام ہو کر ایک مسلمان لڑکی کا نکاح ایک یہودی سے جائز سمجھتے ہو میں تو ہرگز اس نکاح کو جائز نہیں سمجھتا حضرت امام نے فرمایا: سبحان اللہ تمہارے جائز نہ سمجھنے سے کیا ہوتا ہے جب کہ خود حضور سرورِ عالم ﷺ نے اپنی دو صاجزادیوں کا نکاح ایک یہودی سے کر دیا تھا وہ شخص فوراً سمجھ گیا کہ حضرت امام کس بات کی ہدایت فرما رہے ہیں چنانچہ اسی وقت اس نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی ذات پاک کے متعلق باطل خیال سے توبہ کی اور حضرت امام اعظم کی برکتوں سے مالا مال ہو گیا

۔

(تذکرۃ الاولیاء ص ۲۵۰)

سبق ہمارے امام اعظم بہت بڑے امام اور ہادی تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان میں کوئی گستاخی دراصل حضور ﷺ کی شان میں گستاخی ہے۔

قرآن پاک سے بھی نبی کریم ﷺ کی چار بیٹیوں کا ثبوت ملتا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ﴾ اے نبی اپنی بیبیوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۵۹)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ازواج اور بنات جمع کے لفظ استعمال فرمائے ہیں اگر نبی ﷺ کی صرف ایک بیٹی ہوتی بنات کی بجائے بنت فرمایا جاتا اس سے ثابت ہوگیا نبی کی بیٹیوں کا انکار قرآن کا انکار ہے اور نبی کی بیٹیاں نبی کی اہل بیت ہیں اور اہل بیت کا انکار کرنے والا محب اہل بیت نہیں منکر اہل بیت ہے اور دشمن اہل بیت پر جنت حرام ہے

اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں لعنۃ اللہ علیکم دشمنانِ اہل بیت

نبی ﷺ کی ازواج بھی اہل بیت میں سے ہیں

اسی طرح نبی کی ازواج کا اہل بیت ہونا قرآن سے ثابت ہے

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ایک (۱۲۰) سو بیس سال اور حضرت سارہ کی

عمر (۹۹) ننانوے سال ہوئی تو فرشتے نے انہیں بیٹے کے ولادت کی خوشخبری سنائی تو حضرت سارہ رضی اللہ عنہا نے یہ بشارت سن کر کہا: ہائے خرابی کیا میرے بچہ ہوگا اور میں بوڑھی ہوں اور میرے شوہر بوڑھے بیشک یہ تو بہت عجیب بات ہے تو فرشتوں نے کہا ﴿قَالُوْا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللهِ رَحْمَتُ اللهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الْبَيْتِ﴾ کیا اللہ کے کام سے تعجب کرتی ہو اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم پر اے اس گھر والو۔ (سورۃ ہود آیت ۷۲-۷۳)

نص قطعی سے ثابت ہوگیا کہ نبی کے گھر والے نبی کے اہل بیت ہیں لیکن شیعہ ازواج کے نہایت گستاخ اور بے ادب ہیں اور ان پر سب وشتم کرتے ہیں ازواج میں سے صرف حضرت خدیجہ کو مانتے ہیں باقی کے منکر ہیں جو نبی کے اہل بیت یعنی ازواج کو نہ مانے وہ اہل بیت کا محبّ ہے یا منکر؟ جو اہل بیت کا منکر ہو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے دوزخ کی آگ تیار کر رکھی ہے۔

باغ جنت کے ہیں بہرِ مدح خوان اہل بیت تم کو مژدہ نار دشمنانِ اہل بیت
اہل بیت پاک سے گستاخیاں بے باکیاں لعنۃ اللہ علیکم دشمنانِ اہل بیت

ہم اہل سنت کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی کی ازواج بیٹیاں اور نواسے اور نواسیاں تمام اہل بیت ہیں ان سب کو آل محمد کہا جاتا ہے شیعہ صرف پانچ کو پاک مانتے ہیں لیکن ہمارا عقیدہ یہ ہے۔

تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا تو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

مؤمن کی پہچان

اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی ازواج کو امت کی مائیں قرار دیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

﴿ اَلنَّبِیُّ اَوْلَی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَأَزْوَاجُهُ اُمَّهَاتُهُمْ ﴾

یہ نبی مؤمنوں کا ان کی جان سے بھی زیادہ مالک ہے اور اس کی ازواج مؤمنوں کی مائیں ہیں۔ (سورۃ الاحزاب آیت ۵)

رب تعالیٰ نے ازواج مطہرات کو مؤمنوں کی ماں فرمایا ہے تو مؤمن وہی ہے جو ان کو ماں مان کر اُن کا ادب واحترام اور تعظیم کرے اور جو ان کو ماں نہ مانے اور اُن کی شان میں بے ادبی کرے وہ مؤمن ہی نہیں۔

عام ماں کی شان بہت بلند ہے کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے اور ماں کا نافرماں جنت میں داخل نہیں ہوسکتا یہ تو عام ماں کی بات ہے اس ماں کی شان کا اندازہ کون کرسکتا ہے جو تمام جہان کے مؤمنوں کی ماں ہو جسے قرآن نے ماں فرمایا ہو اس کی شان میں بے ادبی کرنے والا جنت میں کیسے جاسکتا ہے۔

شیعہ ازواج مطہرات کے گستاخ اور بے ادب ہیں

گستاخی نمبر ۱

شیعوں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے

امام جعفر صادق ہر فرض نماز کے بعد چار مردوں اور چار عورتوں پر لعنت کیا کرتے تھے یعنی خلفاء راشدین حضرت ابوبکر عمر عثمان رضی اللہ عنہم اور حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ حضرت ہند اور ام الحکم رضی اللہ عنہن پر۔

فروع کافی کتاب الصلاۃ باب التعقیب بعد الدعاء

گستاخی نمبر۲

امام قائم ظاہر ہو کر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو زندہ کریں گے اور ان پر حد قائم کریں گے اور حضرت فاطمہ کی طرف سے انتقام لیں گے۔

(حق الیقین ص ۲۱۹ دربیان رجعت)

اور یہ بھی شیعہ کتب میں لکھا ہے ہر گناہ کی توبہ قبول ہو سکتی ہے مگر گستاخ سیدہ عائشہ کی توبہ قبول نہیں ہو سکتی۔ (منہج الصادقین جلد ششم ص ۲۶۸)

شیعہ کے گستاخِ اہل بیت و گستاخِ صحابہ ہونے میں کوئی شک نہیں مگر یہ پڑھ کر میری حیرت کی انتہاء نہ رہی کہ اپنے آپ کو سنی کہلانے والے بھی امہات المؤمنین کے گستاخ اور بے ادب ہو سکتے ہیں چنانچہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر مودودی صاحب کا امہات المؤمنین کے متعلق نظریہ پڑھو۔ نقلِ کفر کفر نباشد۔

مودودی صاحب شیعوں کے نقشِ قدم پر

جماعت اسلامی کے بانی مودودی صاحب لکھتے ہیں:۔

,,وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں کچھ زیادہ جری ہو گئیں تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زبان درازی کرنے لگیں تھیں۔ (ہفت روزہ ایشیاء مؤرخہ ۱۹ نومبر ۱۹۷۶ء)

(کتاب کے آخر میں تفصیل آ رہی ہے)

اب اگر ان کا کوئی عقیدت مند یہ کہہ ڈالے کہ مودودی صاحب کی اہلیہ ان کے سامنے زبان درازی کرتی ہے تو مودودی صاحب اس فقرہ میں اپنی خفت اور ہتکِ عزت محسوس کرینگے پس جو فقرہ مودودی صاحب کے حق میں گستاخی تصور کیا جاتا

ہے میں نہیں سمجھتا کہ وہ حضور ﷺ اور امہات المؤمنین کے حق میں سوءادب کیوں نہیں ۔

حدیث (۲۳)

کعبہ کا بے ادب امامت کے لائق نہیں

عَنِ السَّائِبِ بْنِ خَلَّادٍ رضی الله عنه قَالَ: أَنَّ رَجُلًا أَمَّ قَوْمًا فَبَصَقَ فِی الْقِبْلَةِ ورَسُوْلُ اللهِ ﷺ یَنْظُرُ فقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ حِیْنَ فرَغَ : لا یُصَلِّیْ لَکُمْ، فَأَرَادَ بَعْدَ ذٰلِكَ أَنْ یُصَلِّیَ لَهُمْ فَمَنَعُوْهُ وَأَخْبَرُوْهُ بِقَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَذَکَرَ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ: نَعَمْ، وَحَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ: إِنَّكَ آذَیْتَ اللهَ وَرَسُوْلَهُ .

حضرت سائب بن خلاد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے قوم کی امامت کی اور قبلے کی طرف تھوک دیا حضور ﷺ دیکھ رہے تھے تب نبی ﷺ نے فراغت پر فرمایا آئندہ یہ تمہیں نماز نہ پڑھائے اس کے بعد اُس نے نماز پڑھانی چاہی لوگوں نے روک دیا اور حضور ﷺ کے فرمان سے اُسے آگاہ کیا اس نے یہ واقعہ نبی ﷺ سے عرض کیا آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں میرا خیال ہے کہ آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا: تو نے اللہ اور اُس کے رسول کو ایذاء دی۔

ابوداود حدیث (۴۸۱) کتاب الصلاۃ باب فی کراہیۃ البزاق فی المسجد

(مشکاۃ حدیث: ۷۴۷ مراۃ شرح مشکاۃ ۱/ص-۴۵۹)

اس سے معلوم ہوا جو کعبہ کا بے ادب ہو امامت کے لائق نہیں تو جو اولیاء کرام کا بے ادب ہو جن کی شان کعبے سے بھی زیادہ ہے امامت کے لائق کیسے ہو سکتا ہے۔

گستاخانِ اولیاء کا عبرت ناک انجام

علامہ شیخ علی قاری صاحبِ مرقات فرماتے ہیں کہ عبد اللہ بن علی تمیمی شافعی بیان کرتے ہیں کہ میں تحصیلِ علم کے لیے بغداد آیا اور مدرسہ نظامیہ میں داخلہ لیا ابن سقا میرا ہم جماعت اور ہم سبق تھا ہم دونوں عبادت کرتے اور اہل اللہ کی زیارت کے لیے نکل جاتے بغداد میں ایک شخص کے لیے مشہور تھا کہ وہ غوثِ وقت ہے اور جب چاہتا ہے ظاہر ہوتا ہے اور جب چاہتا ہے غائب ہو جاتا ہے۔ ایک دن میں، ابن السقاء اور نو عمری کے زمانہ میں حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اِس غوث کی زیارت کو گئے۔ راستہ میں ابن السقاء نے کہا آج میں ان سے ایک ایسا علمی مسئلہ پوچھوں گا جس کا وہ جواب نہیں دے سکیں گے۔ میں نے کہا میں بھی ایک مسئلہ پوچھوں گا دیکھیے اس کا وہ کیا جواب دیتے ہیں۔

اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ نے فرمایا معاذ اللہ میں تو اُن سے کوئی مسئلہ نہیں پوچھوں گا بلکہ مجلس میں بیٹھ کر فیضِ زیارت اور فیضِ صحبت ہی حاصل کرونگا جب ہم تینوں ان کے مکان پر پہنچے تو دیکھا کہ وہ اپنی جگہ پر موجود نہیں ہیں- پھر تھوڑی دیر کے بعد اُن کو وہاں بیٹھے پایا- انہوں نے ابن السقاء کی طرف قہر آلود نگاہوں سے دیکھا اور غصہ سے فرمایا اے ابن السقاء! خدا تیرا بھلا نہ کرے تو مجھ سے وہ مسئلہ پوچھے گا جس کا مجھے جواب نہ آئے کان کھول کر سُن! تیرا مسئلہ یہ ہے اور اس کا

جواب یہ ہے بیشک میں تجھ میں کفر کی بھڑکتی ہوئی آگ دیکھ رہا ہوں۔اس کے بعد انہوں نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: اے عبداللہ! تم مجھ سے مسئلہ پوچھو گے کہ دیکھو میں کیا جواب دیتا ہوں تمہارا مسئلہ یہ ہے اور اس کا جواب یہ ہے تمہاری بے ادبی کے سبب میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا تیرے کانوں کی لو تک پہنچ چکی ہے پھر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنے قریب بٹھا کر بہت احترام کیا اور فرمایا اے عبدالقادر تم نے ادب کی وجہ سے اللہ و رسول عزوجل ﷺ کو راضی کر لیا ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ تو بغداد کے منبر پر بیٹھا ہوا وعظ کہہ رہا ہے اور لاکھوں انسان تیرے بیان سے فیض یاب ہو رہے ہیں اور تو کہہ رہا (قَدَمِی ھٰذَا عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ) میرا یہ قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے اور مجھے یہ بھی نظر آ رہا ہے کہ تمام اولیاء اللہ نے تیری بزرگی کے سامنے اپنی گردنوں کو جھکا دیا ہے وہ غوث یہ فرما کر ہماری نگاہوں سے غائب ہو گئے پھر ہم نے انہیں نہیں دیکھا ابن سقاء نے ہر علم میں شاندار کامیابی حاصل کی ساری دنیا میں اُس کے علم کا چرچا ہونے لگا بڑے بڑے علماء اس سے مناظرہ میں شکست کھا گئے عباسی خلیفہ نے اُسے اپنے خاص مصاحبوں میں داخل کیا اور روم کے بادشاہ کی طرف اُسے سفیر بنا کر بھیجا روم کے عیسائی بادشاہ نے اپنے تمام پادریوں کو جمع کیا اور ابن سقا کو مناظرہ کی دعوت دی ابن سقا نے تمام پادریوں کو شکست فاش دی اور لاجواب کر دیا بادشاہ اس صورت حال سے سخت پریشان ہوا اچانک اُس کی جوان لڑکی پر اُس کی نظر پڑ گئی اور وہ اُسے دل دے بیٹھا بادشاہ سے نکاح کی درخواست کی اس نے کہا عیسائیت قبول کر لو تو مجھے کوئی عذر نہیں ابن سقا نے فوراً اسلام کو خیر

بادکہااور مرتد ہوگیا بادشاہ نے اپنی لڑکی کا نکاح کردیا نکاح کے ساتھ ہی اُس کے جسم میں کوڑھ کی بیماری پھیل گئی بادشاہ نے اُسے اُٹھوا کر شہر سے باہر پھینک دیا جو آدمی اُس کے پاس سے گزرتا تھا اُس پر لعنت بھیجتا تھا لوگ کہتے تھے یہ وہ آدمی ہے جس نے ایک ولی اللہ کی بے ادبی کی آخر وہ اسی حالت میں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرگیا۔

راوی کا بیان ہے کہ میں دمشق آیا سلطان نور الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے محکمہ اوقاف کا وزیر بنادیا اور دنیا میرے کانوں کی لوتک پہنچ گئی میرے معاملہ میں بھی غوث کا کہنا صحیح ہوا مگر ایمان سلامت رہا کیونکہ میری بے ادبی اُس سے کم تھی اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالی کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ بغداد کی جامع مسجد میں کھڑے ہو کر فرمارہے ہیں میرا یہ قدم تمام اولیاء کی گردنوں پر ہے۔

(نزہۃ الخاطر الفاتر از شیخ علی قاری صاحب مرقات)

اُن کے دشمن پہ لعنت اللہ کی رحم پانے کے قابل نہیں ہے
یہ میت ہے کسی بے ادب کی منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

حدیث (۲۴)

ولی کے بے ادب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلانِ جنگ

عن أبی هريرة رضی الله عنه قَالَ:قال رسولُ الله ﷺ:

إِنَّ اللّٰهَ تَعَالَى قَالَ: مَنْ عَادَى لِيْ وَلِياً فَقَدْ آذَنْتُهُ بِالْحَرْبِ ، وَمَا

تَقَرَّبَ إِلَيَّ عَبْدِيْ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَيَّ مِمَّا افْتَرَضْتُ عَلَيْهِ، وَمَا يَزَالُ عَبْدِيْ يَتَقَرَّبُ إِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ حَتَّى أُحِبَّهُ، فَإِذَا أَحْبَبْتُهُ كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِيْ يَسْمَعُ بِهِ، وَبَصَرَهُ الَّذِيْ يُبْصِرُ بِهِ، وَيَدَهُ الَّتِيْ يَبْطِشُ بِهَا، وَرِجْلَهُ الَّتِيْ يَمْشِيْ بِهَا، وَإِنْ سَأَلَنِيْ لَأُعْطِيَنَّهُ، وَلَئِنِ اسْتَعَاذَنِي لَأُعِيْذَنَّهُ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اللہ تعالی فرماتا ہے جو میرے کسی ولی سے دشمنی رکھے میں اُس کے خلاف اعلانِ جنگ کرتا ہوں جن چیزوں کے ذریعے بندہ میرا قرب حاصل کرتا ہے اُن میں سب سے پسندیدہ چیز میرے نزدیک فرائض ہیں اور میرا بندہ نوافل کے ذریعے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اُس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اُس سے محبت کرتا ہوں تو اُس کی سماعت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ سنتا ہے اور اُس کی بصارت بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ دیکھتا ہے اور اُس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ پکڑتا ہے اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس کے ساتھ وہ چلتا ہے اگر وہ مجھ سے سوال کرے تو میں ضرور اُسے عطا کرتا ہوں اور اگر وہ میری پناہ پکڑے تو ضرور میں اُسے پناہ دیتا ہوں۔

(بخاری کتاب الرقاق حدیث-۶۵۰۲-مشکاۃ کتاب الدعوات حدیث-۲۲۶۶)

اس حدیث سے وہ لوگ عبرت پکڑیں جو بتوں والی آیات پڑھ کر نبیوں ولیوں کے اختیار کی نفی کرتے ہیں اور انہیں من دون اللہ ثابت کرتے ہیں من دون

اللہ ناپاک بت ہیں اور اولیاء اللہ اللہ کے دوست اور محبوب ہیں جب ولی کے دشمن اور بے ادب کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اعلانِ جنگ ہے تو جو صحابہ کی شان میں یا اہل بیت کی شان میں یا نبی کریم ﷺ کی شان میں بے ادبی کرے اور اُن کی گستاخی کرے وہ ضرور اللہ کا دشمن اور بے ایمان ہے۔

اُن کے دشمن پہ لعنت اللہ کی رحم پانے کے قابل نہیں ہے
یہ میت ہے کسی بے ادب کی منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

حدیث نمبر (۲۵)

بے ادب کا منہ ٹیڑھا ہو گیا

عن عبد الرحمن بن أبی بکر الصدیق رضی الله عنهما قال:
كَانَ الْحَكَمُ بْنُ أبی العاصِ يَجْلِسُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَإِذَا تَكَلَّمَ النَّبِيُّ ﷺ اخْتَلَجَ بِوَجْهِهِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ كُنْ كَذٰلِكَ فَلَمْ يَزَلْ يَخْتَلِجُ حَتّٰى مَاتَ .

حضرت عبد الرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حکم بن العاص رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا جب آپ ﷺ کچھ ارشاد فرماتے تو وہ اپنا منہ ٹیڑھا کرتا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا ,, کُنْ كَذٰلِكَ اسی طرح ہو جا،، پھر اس گستاخ کا منہ مرتے دم تک سیدھا نہ ہوا۔

خصائص کبری جلد۲ ص ۱۳۲ (عربی) رواہ الحاکم وصححہ والبیہقی والطبرانی

اُن کے دشمن پہ لعنت اللہ کی رحم پانے کے قابل نہیں ہے
یہ میت ہے کسی بے ادب کی منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے
وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

حدیث نمبر(۲۶)

گستاخ رسول کو زمین بھی قبول نہیں کرتی

عن انس رضی اللہ عنہ أَنَّ رَجُلاً کانَ یَکْتُبُ الْوَحْیَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَارْتَدَّ ذٰلِكَ الرَّجُلُ عَنِ الإسلامِ فَلَحِقَ بِالْمُشْرِكِيْن وَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ بِمُحَمَّدٍ إِنْ كُنْتُ لأَكْتُبُ ماشِئْتُ فَمَاتَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فقال رسولُ الله ﷺ: إِنَّ الأَرْضَ لا تَقْبَلُهُ فَدُفِنَ فَلَمْ تَقْبَلْهُ الأَرْضُ قال أَبُو طلحة: فَقَدِمْتُ الأَرْضَ الَّتِی مَاتَ فِيْهَا فَوَجَدْتُّهُ مَنْبُوْذًا فَقُلْتُ مَا شَأْنُ هٰذَا الرَّجُلِ؟ قَالُوا:قَدْ دَفَنَّاهُ مِرارًا فَلَمْ تَقْبَلْهُ الأَرْضُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کاتبِ وحی تھا وہ اسلام سے پھر گیا اور مشرکین سے جاملا اور کہنے میں محمد ﷺ سے زیادہ عالم ہوں میں جو چاہتا تھا لکھ دیا کرتا تھا وہ مر گیا تو حضور ﷺ نے فرمایا: اسے زمین قبول نہیں کرے گی وہ دفن کیا گیا زمین نے اس کو قبول نہ کیا حضرت ابوطلحہ کہتے ہیں کہ جہاں وہ دفن کیا گیا تھا وہاں میں گیا تو میں نے اسے زمین کے اوپر پھینکا ہوا پایا

میں نے کہا اس میت کا کیا حال ہے لوگوں نے کہا اس کو بار ہا دفن کیا گیا مگر زمین نے اسے قبول نہ کیا۔

مسند احمد بن حنبل حدیث ۱۱۷۶۹، صحیح ابن حبان حدیث ۷۴۴ جلد ۳ ص ۱۹

خصائص کبری ج ۲ ص: ۱۳۰ باب معجزتہ فیمن مات ولم تقبلہ الارض

بخاری حدیث ۳۶۱۷ کتاب المناقب باب علامات النبوۃ فی الاسلام مسلم ۲۷۸۱

مشکوۃ حدیث ۵۸۹۸ کتاب الفضائل باب المعجزات

اس سے معلوم ہوا کہ زمین بھی حضور ﷺ کے دوست دشمن کو پہچانتی ہے اور حضور ﷺ کے حکم کے تابع ہے جیسا حضور ﷺ نے فرمایا بالکل ویسا ہی ہوا لیکن افسوس ہے اُن مسلمانوں پر جو حضور ﷺ کے گستاخوں کو پہچانتے ہوئے بھی ان سے دوستی بلکہ رشتہ داری کرتے ہیں ایسے لوگوں سے تو زمین اچھی ہے جو گستاخوں پر لعنت بھیجتی ہے اور یہ انسان اشرف المخلوقات ہوتے ہوئے بھی حضور ﷺ کی بے ادبی کرنے والوں کو سینے سے لگاتا ہے۔

اُن کے دشمن پہ لعنت اللہ کی رحم پانے کے قابل نہیں ہے
یہ میت ہے کسی بے ادب کی منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

حدیث نمبر (۲۷)

درندے بھی حضور ﷺ کے گستاخ کو پہچانتے ہیں

عن عروة بن الزبير رضى الله عنهما أَنَّ عُتْبَةَ أَرَادَ الْخُرُوجَ إِلى الشام فقَالَ لآتِيَنَّ مُحَمَّدًا فلَأُوْذِيَنَّهُ فَأَتَاهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هُوَ كَافِرٌ

بِـالـنَّـجْـمِ إِذَا هَوَى ثُمَّ تَفَلَ فِي وَجْهِ رسولِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رسولُ اللـه ﷺ اَلـلَّهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِنْ كِلَابِكَ فَرجعَ عُتْبَةُ إِلَى أَبِيْهِ فَـأَخْبَرَهُ ثُمَّ خَرَجُوْا إِلَى الشَّام فَنَزَلُوْا مَنْزِلًا فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمُ الرَّاهِبُ مِنَ الـدَّيْرِ فَقَالَ لَهُمْ يا مَعْشَرَ الْعَرَبِ مَا أَنْزَلَكُمْ هٰذِهِ البِلَادَ فَإِنَّهَا يَسْرَحُ الأَسَدُ فِيْهَـا كَـمَـا تَسْرَحُ الْغَنَمُ فَقَالَ ابو لهبٍ لأصحابه أَغِيْثُونَـا يـا مَـعْشَرَ قُرَيْشٍ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ فَإِنِّي أَخَافُ عَلَى ابْنِي مِنْ دَعْوَةِ محمدٍ ﷺ فَأَجْمِعُوْا مَتَاعَكُمْ إِلَى هٰذِهِ الصَّوْمَعَةِ وَافْرِشُوْا لابْنِي عَلَيْهَا ثُمَّ افْرِشُوْا حَوْلَهَا فَفَعَلْنَا فَجَاءَ الأَسَدُ فَشَمَّ وُجُوْهَنَا فَلَمَّـا لَمْ يَجِدْ مَا يُرِيْدُ تَقَبَّضَ فَوَثَبَ وَثْبَةً فَإِذَا هُوَ فَوْقَ الْمَتَاعِ فَشَمَّ وَجْهَهُ ثُمَّ هَزَمَهُ هَزْمَةً فَفَسَخَ رَأْسَهُ فَقَالَ أَبُو لَهَبٍ قَدْ عَرَفْتُ أَنَّهُ لا يَنْفَلِتُ عَنْ دَعْوَةِ محمدٍ ﷺ .

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ عتبہ بن ابولہب نے شام جانے کا ارادہ کیا اور کہا کہ میں محمد ﷺ کے پاس جا کر انہیں ضرور ایذا دوں گا چنانچہ وہ آیا اور کہا اے محمد میں اس آیت (بِـالـنَّـجْـمِ إِذَا هَـوَى) کا انکار کرتا ہوں اور رسول اللہ ﷺ کی گستاخی کرتے ہوئے آپ ﷺ کے چہرۂ انور پر تھوک دیا تو رسول اللہ ﷺ نے اس کے خلاف یہ دعا کی ,, اے اللہ اپنے کتوں میں سے کسی کتے کو اس پر مسلط کر دے ،، پھر عتبہ اور اس کا باپ دیگر ساتھیوں کے ساتھ ملک شام گئے راستہ میں ایک جگہ اترے اور ان کی طرف گرجہ سے ایک راہب نکلا اور کہا اے

گروہ قریش تم اس جگہ کس لئے اترے ہو یہاں پر شیر بکریوں کی طرح نکلتے ہیں ابو لہب نے ساتھیوں سے کہا اے گروہِ قریش اس رات میری مدد کرو میں اپنے بیٹے پر محمد ﷺ کی دعائے ضرر سے ڈرتا ہوں تم اپنا سامان اس گرجہ کی طرف جمع کرو اور اس کے اوپر میرے بیٹے کا بستر بچھاؤ اور اپنے بستر اس کے اردگرد بچھاؤ انہوں نے ایسا کیا لیکن جب شیر آیا تو اس نے ایک ایک کا منہ سونگھا کسی کو کچھ نہیں کہا اس کا مطلوب جب اس کو نہ ملا تو اس نے سامان کے اوپر چھلانگ لگائی اور ابولہب کے بیٹے عتبہ کو سونگھا اور قتل کر دیا اور سر تن سے جدا کر دیا تو ابولہب نے کہا کہ میں پہچان گیا تھا کہ یہ محمد ﷺ کی دعائے ضرر سے رہائی نہیں پا سکتا۔

(تفسیر ابن کثیر سورۃ نجم تفسیر قرطبی جزء:۱۷ ص۸۳)

ابن عساکر نے عتبہ بن ابی لہب کے باب میں یہ روایت نقل کی ہے

اس سے معلوم ہوا کہ گستاخ رسول کے منہ سے ایک خاص قسم کی بو آتی ہے جسے درندے بھی پہچانتے ہیں اور گستاخ رسول عذاب الٰہی سے بچ نہیں سکتا۔

اُن کے دشمن پہ لعنت اللہ کی رحم پانے کے قابل نہیں ہے

یہ میت ہے کسی بے ادب کی منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

حدیث نمبر (۲۸)

گستاخ رسول کو قتل کرنا سنتِ صحابہ ہے

عن ابن عباس رضی اللہ عنہما : أَنَّ أَعْمَى كَانَتْ لَهُ أُمُّ وَلَدٍ تَشْتِمُ النَّبِيَّ ﷺ وَتَقَعُ فِيهِ فَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ

قَالَ: فَلَمَّا كَانَتْ ذَاتَ لَيْلَةٍ جَعَلَتْ تَقَعُ فِي النبيِّ ﷺ وَتَشْتِمُهُ فَأَخَذَ الْمِغْوَلَ فَوَضَعَهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأَ عَلَيْهَا فَقَتَلَهَا فَلَمَّا أَصْبَحَ ذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَجَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ: ((أَنْشُدُ اللهَ رَجُلًا فَعَلَ مَا فَعَلَ لِي عَلَيْهِ حَقٌّ إِلَّا قَامَ)) فَقَامَ الأَعْمَى يَتَخَطَّى النَّاسَ وَهُوَ يَتَزَلْزَلُ حَتَّى قَعَدَ بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُولَ اللهِ أَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ تَشْتِمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِي وَأَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ فَلَمَّا كَانَتِ الْبَارِحَةَ جَعَلَتْ تَشْتِمُكَ وَتَقَعُ فِيكَ فَأَخَذْتُ الْمِغْوَلَ فَوَضَعْتُهُ فِي بَطْنِهَا وَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا حَتَّى قَتَلْتُهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: ((أَلَا اشْهَدُوا إِنَّ دَمَهَا هَدَرٌ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک نابینا صحابی کی ایک لونڈی تھی جو حضور ﷺ کی گستاخی اور بے ادبی کیا کرتی تھی وہ اسے بے ادبی سے روکتے تھے اور جھڑکتے تھے لیکن وہ باز نہ آتی تھی ایک رات جب وہ حضور ﷺ کی شان میں بکواس کر رہی تھی تو انہوں نے مِغول (چھوٹی تلوار) اور اس کو اس کے پیٹ میں رکھا اور اوپر بیٹھ گئے یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا۔

جب صبح ہوئی تو لوگوں نے حضور ﷺ سے ذکر کیا جب لوگ جمع ہوئے تو حضور ﷺ نے فرمایا،، میں اس آدمی کو اللہ کی قسم دیتا ہوں جس نے یہ کام کیا ہے میرا اس پر حق یہ ہے کہ وہ کھڑا ہو جائے،، چنانچہ نابینا صحابی لوگوں کے درمیان چلتے ہوئے حضور ﷺ کے سامنے جا بیٹھے اور عرض کیا یارسول اللہ میں ہی اس کا قاتل

ہوں یہ آپ کی شانِ اقدس میں نازیبا الفاظ استعمال کرتی تھی میں اسے روکا کرتا تھا جب اس نے رات کو آپ کی شان میں بے ادبی کی تو میں نے مغول پکڑی اور اسے اس کے پیٹ پر رکھا اور اس کے اوپر بیٹھ گیا یہاں تک کہ اسے قتل کر دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا،، گواہ ہو جاؤ اس کا خون رائیگاں اور باطل ہے (یعنی اس کے خون کا کوئی قصاص نہیں کیونکہ وہ گستاخی کی وجہ سے اپنا خون حلال کر چکی ہے اور اس کا قتل حلال ہے)

ابوداود حدیث ۴۳۶۱ کتاب الحدود باب الحکم فیمن سب النبی ﷺ

حدیث: ۲۹

اہل مدینہ کو ڈرانے والا ملعون ہے

عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ

اَللّٰهُمَّ مَنْ ظَلَمَ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ وَأَخَافَهُمْ فَأَخِفْهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ ۔

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے اللہ جو اہل مدینہ پر ظلم کرے اور انہیں ڈرائے تو اسے خوف میں مبتلا کر اور اس پر اللہ فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت اور اس کا نہ فرض قبول کیا جائے گا نہ نفل۔

(سلسلہ الاحادیث الصحیحہ البانی حدیث (۳۵۱) مجمع الزوائد ۳/۳۰۶) طبرانی فی الکبیر)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اہل مدینہ پر جو بھی ظلم کرے یا انہیں ڈرائے اس کا اقتدار قائم نہیں رہ سکتا جلد ہی وہ زوال پذیر ہو جائے گا اور آخرت کا عذاب

اس کے علاوہ ہے۔

حدیث نمبر (۳۰)

منافق بدعقیدہ کو قیامت کے دن مخلوق کے سامنے رسوا کیا جائے گا

عن ابن عمر رضی الله عنه قال: سَمِعْتُ رسولَ الله ﷺ يقول:

إِنَّ اللهَ يُدْنِي الْمُؤْمِنَ فَيَضَعُ عَلَيْهِ كَنَفَهُ وَيَسْتُرُهُ فَيَقُولُ: اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا اَتَعْرِفُ ذَنْبَ كَذَا فَيَقُوْلُ نَعَمْ اَىْ رَبِّ حَتّٰى إِذَا قَرَّرَهُ بِذُنُوْبِهِ وَرَأَى فِى نَفْسِهِ أَنَّهُ هَلَكَ قَالَ: سَتَرْتُهَا عَلَيْكَ فِى الدُّنْيَا وَأَنَا أَغْفِرُهَا لَكَ الْيَوْمَ فَيُعْطَى كِتَابَ حَسَنَاتِهِ وَأَمَّا الْكَافِرُ وَالْمُنَافِقُوْنَ فَيَقُولُ الأَشْهَادُ (هٰؤُلَآءِ الَّذِيْنَ كَذَبُوْا عَلَى رَبِّهِمْ أَلَا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظَّالِمِيْنَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: کہ قیامت کے روز ایک مؤمن اپنے رب کے قریب ہوگا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمت کے پر میں چھپالے گا پھر اس سے اس کے گناہوں کا اقرار کرائے گا اور فرمائے گا: کیا تو اس گناہ کو جانتا ہے؟

کیا تو اس گناہ کو جانتا ہے؟ وہ کہے ہاں اے رب یہاں تک کہ سارے گناہوں کا اقرار کرے گا اور سوچے گا کہ اب ہلاک ہوگیا رب تعالیٰ فرمائے گا میں نے دنیا میں تیری پردہ پوشی کی تھی اور آج تیرے گناہوں کو بخش دیا ہے پھر اسے نیکیوں والی کتاب عطا کردی جائے گی لیکن جو کافر اور منافق ہوں گے ان کے

متعلق گواہ کہیں گے یہ ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے رب پر جھوٹ باندھا تھا۔ گواہ ہو جاؤ کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔

بخاری حدیث: ۲۴۴۱ کتاب المظالم، مسلم حدیث: ۲۷۶۸ کتاب التوبۃ

مشکوۃ حدیث :۵۵۵۱ کتاب صفۃ القیامۃ

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کے گناہوں کا حساب محشر والوں سے چھپایا جائے گا لیکن نیکیوں کا حساب اعلانیہ ہوگا بلکہ نیکوں کی نیکیاں چہروں پر نمودار ہوں گی کہ ان کے منہ چمکتے ہوں گے لیکن اگر بندہ اپنے چھپے گناہ کو خود ہی ظاہر کردے تو ان کا وہاں بھی اعلان ہوگا بلکہ حدیث پاک میں آیا ہے کہ تمام لوگوں کو اللہ معاف کردے گا لیکن وہ جو اپنے چھپے گناہ خود ظاہر کردیتے ہیں ان کی بخشش نہ ہوگی اس لئے کہ وہ رات کو کوئی گناہ کرتے ہیں رب ان کا پردہ رکھتا ہے صبح کو اپنے ہاتھوں رب کا پردہ اپنے سے کھول دیتے ہیں اور لوگوں کے سامنے بڑے فخر سے اپنا عیب بیان کرتے تھے۔

بخاری حدیث:۶۰۶۹ مسلم حدیث:۲۹۹۰

مشکوۃ حدیث:۴۸۳۱ کتاب الاداب باب حفظ اللسان

لیکن اس کے برعکس کافر و منافق کے تمام گناہوں کا حساب اعلانیہ ہوگا ان کی کسی نیکی کا ذکر تک نہ ہوگا کیونکہ وہ سب رد ہو چکیں کیونکہ عقیدہ کے بغیر کوئی نیکی قابل قبول نہیں نیز وہ لوگ اپنی نیکیوں کے عوض دنیا میں اللہ کی نعمتیں استعمال کرچکے ہیں منافقین کے پاس اپنی عبادات کے بلب ٹیوبیں اور وائرنگ بڑی شاندار تھی لیکن پاور ہاؤس سے ان کا تعلق نہ تھا اس لئے کنکشن حاصل نہ کرسکے اس لئے دن تو

انہوں نے بڑی خوشی سے گذار لیا لیکن جب رات ہوئی یعنی قیامت برپا ہوئی تو ہاتھ ملتے رہ گئے اور اپنے ہمسائیوں یعنی مومنوں سے سوال کرنے لگے کہ ہمارے گھر میں اندھیرا ہے گرمی سے جان نکل رہی ہے صرف ایک بلب کے لئے وائر دے دو تا کہ ہم اپنا گھر بھی روشن کرسکیں مؤمن کہیں گے ہم تو تمہیں دنیا میں کہتے تھے کہ اندھیری قبر اور محشر میں اگر روشنی کی ضرورت ہے تو نور والے اور قاسم نعمت نبی ﷺ سے کنکشن لے لو تو تم ہم پر شرک وکفر کے فتویٰ جاری کرتے تھے جاؤ دنیا میں جا کر نور تلاش کرو۔ یہ کنکشن یہاں نہیں بلکہ مدینہ میں ملتا تھا۔

آج لے ان کی پناہ آج مدد مانگ ان سے کل نہ مانیں گے قیامت کو گر مان گیا
عشق سرکار کی ایک شمع جلا لو دل میں بعد مرنے کے لحد میں اجالا ہوگا
جب بھی مانگو وسیلہ سے نبی کے مانگو اس وسیلہ سے کرم اور بھی بالا ہوگا

رب تعالیٰ نے فرمایا: اس دن ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں بائیں دوڑتا ہے......

جس دن منافق مرد اور عورتیں ایمان والوں سے کہیں گے اُنْظُرُوْنَا نَقْتَبِسْ مِنْ نُوْرِكُمْ ہم پر نگاہ کرم کرو ہم تمہارے نور سے کچھ حصہ لے لیں کہا جائے گا اپنے پیچھے لوٹو وہاں نور تلاش کرو جبھی ان کے درمیان ایک دیوار کھڑی کردی جائے گی۔

(سورۃ الحدید آیت: ۱۱-۱۲) (پارہ نمبر ۲۷ رکوع ۱۸)

حدیث نمبر (۳۱)

بدعقیدہ کا انجام بُرا ہوتا ہے

عن ابی هريرة رضى الله عنه قال: شَهِدْنَا مَعَ رَسُولِ الله ﷺ حُنَيْنًا فقَالَ لِرَجُلٍ مِمَّنْ يَدَّعِى الإسلامَ هَذَا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَلَمَّا حَضَرَ الْقِتَالُ قَاتَلَ الرَّجُلُ قِتَالًا شَدِيْدًا فَأَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَقِيلَ يار سُولَ اللهِ الَّذِىْ قُلْتَ لَهُ إِنَّهُ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَإِنَّهُ قَدْ قَاتَلَ الْيَوْمَ قِتَالًا شَدِيْدًا وَقَدْ مَاتَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى النَّارِ قَالَ فَكَادَ بَعْضُ النَّاسِ أَنْ يَرْتَابَ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى ذَلِكَ إِذْ قِيلَ إِنَّهُ لَمْ يَمُتْ وَلَكِنَّ بِهِ جِرَاحًا شَدِيْدًا فَلَمَّا كَانَ مِنَ اللَّيْلِ لَمْ يَصْبِرْ عَلَى الْجِرَاحِ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَأُخْبِرَ النَّبِيُّ ﷺ بِذَلِكَ فَقَالَ: اَللهُ اَكْبَرُ أَشْهَدُ أَنِّى عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ ثُمَّ أَمَرَ بِلَالًا فَنَادَى بِالنَّاسِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَةٌ وَإِنَّ اللهَ لَيُؤَيِّدُ هَذَا الدِّيْنَ بِالرَّجُلِ الْفَاجِرِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم غزوہ حنین میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر تھے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے شخص کے بارے میں جو اسلام کا دعویٰ کرتا تھا فرمایا: کہ یہ جہنمی ہے۔ جب میدانِ کارزار گرم ہوا تو اس شخص نے قتل وقتال میں بڑھ چڑھ کر کارگزاری دکھائی۔ پس وہ زخمی ہو گیا۔ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی کہ جس شخص کے متعلق آپ نے فرمایا تھا کہ وہ جہنمی ہے آج کافروں سے بڑی جان توڑ کر لڑا اور مر چکا ہے۔ نبی ﷺ نے فرمایا: وہ جہنمی ہے۔ راوی کہتے ہیں اس ارشاد بعض صحابہ اس فرمان کی تہہ تک نہ پہنچ سکے۔ اسی ثناء

میں کسی نے کہا کہ وہ مرا نہیں بلکہ وہ سخت زخمی ہے۔ جب رات ہوئی تو وہ زخم پر صبر نہ کرسکا اور خودکشی کرلی۔ جب رسول اللہ ﷺ کو یہ بات بتائی گئی تو آپ نے نعرہ تکبیر بلند کیا اور کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ بیشک میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ پھر آپ نے حضرت بلال کو لوگوں میں یہ اعلان کرنے کا حکم فرمایا، کہ جنت میں مسلمان کے سوا کوئی داخل نہ ہوگا اور اللہ تعالیٰ اس دین کی فاجر و فاسق شخص کے ذریعے بھی مدد فرماتا ہے۔

بخاری حدیث: ۳۰۶۲ کتاب الجہاد باب

مسلم حدیث: ۱۱۱ کتاب الایمان ،مشکوۃ ۵۸۹۲ کتاب الفضائل باب المعجزات

یعنی بغیر ایمان اور عقیدہ صحیحہ کوئی نیکی جنت میں پہنچنے کا ذریعہ نہیں تمام نیکیوں کی درستی کے لئے ایمان ایسا ہی ضروری ہے جیسے نماز کے لئے وضو یا جیسے درخت کی سرسبزی کے لئے جڑ کا درست ہونا۔

بہر حال وہ حرام موت مرا یا کافر ہو کر مرا یا فاسق ہو کر ظاہر یہ ہے کہ کافر ہو کر مرا ظاہری حالت لوگوں نے دیکھ لی کہ اس نے خودکشی کی دل کی حالت کی خبر حضور ﷺ نے دے دی اُس کا یہ کام اُس کے دلی کفر کی علامت بن گیا خیال رہے کہ خودکشی حرام ہے اور خودکشی کرنے والا حرام موت مر کر دوزخ کا مستحق ہے۔ اگر ایمان پر مرا ہے تو بہت عرصہ دوزخ میں رہے گا اور اگر کافر مرا ہے تو ہمیشہ رہے گا حضور ﷺ کا یہ فرمان کہ یہ اہل نار ہے دونوں کو شامل ہے۔

حدیث نمبر (۳۲)

نفاق کو تلوار نہیں مٹا سکتی نجات کے لئے عقیدہ کی اصلاح ضروری ہے

عن عُتْبَةَ بْنِ عَبْدِ السُّلَمِيِّ رضی اللہ عنہ قال: قال رسُولُ الله ﷺ

اَلْقَتْلَی ثلاثَةٌ : مُؤْمِنٌ جاهَدَ بِنفسِهِ وَمَالِهِ فی سبيلِ اللهِ إِذا لَقِیَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰی يُقْتَلَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ فِيهِ فَذٰلِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ فی خَيْمَةِ اللهِ تَحْتَ عَرْشِهِ لا يَفْضُلُهُ النَّبِيُّوْنَ إلا بِدَرَجَةِ النُّبُوَّةِ

وَمُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَّآخرَ سَيِّئًا جَاهَدَ بِنفسِهِ وَمَالِهِ فی سبيلِ اللهِ إِذا لَقِیَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰی يُقْتَلَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ فِيهِ مُمَضْمِصَةٌ مَحَتْ ذُنُوْبُهُ وَخَطَايَاهُ إِنَّ السَّيْفَ مَحَّاءٌ لِلْخَطَايَا وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَ۔

وَمُنَافِقٌ جَاهَدَ بِنفسِهِ وَمَالِهِ فَإِذَا لَقِیَ الْعَدُوَّ قَاتَلَ حَتّٰی يُقْتَلَ فَذَاكَ فِی النَّارِ إِنَّ السَّيْفَ لا يَمْحُوا النِّفَاقَ .

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مقتولین تین طرح کے ہیں:

وہ مومن جو اپنی جان و مال سے راہِ خدا میں جہاد کرے پھر جب دشمن سے ملے تو جہاد کرے حتی کہ قتل کر دیا گیا نبی کریم ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا: یہ اللہ کی رحمت میں ہے پاک صاف کیا ہوا عرش کے نیچے اللہ کے خیمہ میں حضرات انبیاء کو ان پر

صرف درجہءنبوت کی وجہ سے فضیلت حاصل ہے۔

اور ایک وہ مومن جس نے اچھے بُرے مخلوط کام کئے اپنی جان و مال سے راہِ خدا میں جہاد کرے پھر جب دشمن سے ملے تو جہاد کرے حتیٰ کہ قتل کر دیا گیا نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اس شہادت میں صفائی ہے اس کے گناہ اور خطائیں مٹادی گئیں تلوار خطاؤں کو مٹانے والی ہے اور وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل کیا جائے۔

اور ایک منافق جو اپنی جان و مال سے جہاد کرے پھر جب دشمن سے ملے تو جہاد کرے حتیٰ کہ قتل کر دیا گیا تو یہ دوزخ میں ہے کیونکہ تلوار نفاق کو نہیں مٹاتی۔

دارمی حدیث:۲۴۱۱ کتاب الجہاد

مشکوۃ حدیث:۳۸۵۹ کتاب الجہاد

یعنی جو اعتقادی منافق دمیں چلا جائے اور وہاں اسے سب کچھ خرچ کرنا پڑھے تب بھی وہ دو[illegible] ہے کیونکہ ایمان شرط ہے اس لئے جب شرط ہی نہیں تو مشروط بھی نہیں جیسے وضو کے بغیر نماز مقبول نہیں ایسے ہی حضور ﷺ کی غلامی محبت اور وسیلہ کے بغیر کوئی عمل قابل قبول نہیں اس سے معلوم ہوا کہ منافق کسی نیکی سے جنت میں نہیں جا سکتا اللہ تعالیٰ اس دین کی فاجر و فاسق شخص کے ذریعے بھی مدد فرماتا ہے لہذا سب سے پہلے عقائد کی اصلاح ضروری ہے۔

محمد کی محبت دینِ حق کی شرط اوّل ہے اسی میں ہو گر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

حدیث نمبر (۳۳)

قرآن پاک کی بے ادبی کرنے والا ملعون ہے

عن عمر بن عبد العزیز رضی الله عنه أنَّ النبیَّ ﷺ مَرَّ علی کِتَابٍ فِی الارضِ فقَالَ لِفَتًی مَعَهُ مَا فِی هٰذَا قَالَ: بِسْمِ اللهِ قَالَ: لُعِنَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا لاتَضَعُوْا بِسْمِ اللهِ اِلَّا فِی مَوْضِعِهٖ۔

حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ زمیں پر پڑھی ہوئی ایک کتاب کے پاس سے گذرے تو اپنے پاس والے آدمی سے فرمایا: اس میں کیا ہے؟ اس نے کہا یہ بسم اللہ ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس پر لعنت کی گئی جس نے یہ کام کیا بسم اللہ نہ رکھو مگر اس کی جگہ میں۔

(اخرجہ ابوداود فی مراسلہ تفسیر الدر منثور تفسیر سورۃ الفاتحہ)

قرآن پاک کی سب سے زیادہ بے ادبی سعودی عرب میں ہوتی ہے سکول کے بچے جب امتحان سے فارغ ہوتے ہیں تو قرآن کی تفسیریں اور حدیثیں بازاروں اور گلیوں میں پھینک دی جاتی ہیں جس کے دل میں صاحبِ قرآن کا ادب نہ ہو وہ نہ قرآن کو سمجھ سکتا ہے اور نہ اس کا ادب کر سکتا ہے لیکن اس کے برعکس اہل محبت قرآن کیا نبی کریم کی حدیث کا بھی ادب کرتے ہیں اور بغیر وضو یا غسل حدیث کا درس نہیں دیتے تھے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں :-

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

مَا وَضَعْتُ فی کِتَابِ الصَّحِیْحِ حَدِیْثًا اِلَّا اغْتَسَلْتُ قَبْلَ ذٰلِكَ

وَصَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ

بخاری شریف میں ہر حدیث لکھنے سے پہلے میں نے غسل کیا اور دو رکعتیں پڑھیں۔
(مقدمہ فتح الباری ص ۵)

قَالَ مُطَرِّفٌ: كَانَ اِذَا اَتَى النَّاسُ مَالِكًا خَرَجَتْ اِلَيْهِمُ الْجَارِيَةُ فَتَقُوْلُ لَهُم يَقُوْلُ لَكُمُ الشَّيْخ تُرِيْدُوْنَ الْحَدِيْثَ اَوْ الْمَسَائِلَ فَاِنْ قَالُوْا الْمَسَائِل خرج اِلَيْهِمْ وَاِنْ قَالُوْا الْحَدِيْثَ دَخَلَ مُغْتَسَلَهُ وَاغْتَسَلَ وَتطَيَّبَ وَلَبِسَ ثِيَابًا جُدُدًا وَلَبِسَ سَاجَهُ وَتَعَمَّمَ وَوَضَعَ عَلَى رَاْسِهِ رِدَاءَه وَتُلْقَى لَهُ مِنَصَّةٌ فَيَخْرُجُ فَيَجْلِسُ عَلَيْهَا وَعَلَيْهِ الْخُشُوْعُ وَلَا يَزَالُ يُبَخَّرُ بِالْعُوْدِ حَتَّى يَفْرُغَ مِنْ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ قَالَ غَيْرُهُ وَلَمْ يَكُنْ يَجْلِسُ عَلَى تِلْكَ المِنَصَّةِ اِلَّا اِذَا حَدَّثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰه ﷺ قَالَ ابْنُ اَبِى اُوَيْسٍ فَقِيْلَ لِمَالِكٍ فِى ذٰلِكَ فَقَالَ اُحِبُّ اَنْ اُعَظِّمَ حَدِيْثَ رَسُوْلِ اللّٰه -شفا ج ۲ص ۴۵

حضرت مطرف بیان کرتے ہیں: کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا معمول یہ تھا کہ جب لوگ آپ کے پاس کچھ پوچھنے آتے تو خادمہ نکل کر ان سے کہتی امام فرما رہے ہیں کہ حدیث شریف پوچھنے آئے ہو یا فقہی مسئلہ؟ اگر وہ کہتے کہ مسئلہ دریافت کرنے کے لئے آئے ہیں تو امام فوراً باہر تشریف لے آتے اگر وہ کہتے کہ حدیث شریف کے لئے آئے ہیں تو امام غسل فرما کر خوشبو لگاتے پھر نیا لباس پہنتے

عمامہ باندھتے اور اُس پر چادر اوڑھتے اور آپ کے لئے ایک تخت بچھایا جاتا اس کے بعد مجلس میں آ کر تخت پر بیٹھتے اس وقت آپ سراپا عجز وانکسار ہوتے اور جتنی دیر آپ حدیث بیان کرتے رہتے عود (خوشبودار لکڑی) سلگتا رہتا تھا اور وہ تخت صرف حدیث شریف بیان کرنے کے لئے مخصوص کیا گیا تھا جب امام موصوف سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اس طرح حدیث رسول ﷺ کی تعظیم کروں

شفاشریف از قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ ج ۲ ص ۴۵ باب فی سیرۃ السلف فی تعظیم رولیۃ حدیث رسول اللہ ﷺ

حدیث نمبر (۳۴)

صحابی پر جھوٹا الزام لگانے والی عورت اندھی ہوگئی

عن هشام بن عروة عن أبيه أنَّ أروى بِنْتَ أُوَيْسٍ ادَّعتْ على سَعِيْدِ بْن زيدٍ أنَّهُ أخذَ شيئًا مِنْ أرْضِهَا فَخَاصَمَتْهُ إلَى مروانَ بنِ الْحَكمِ فقالَ سعِيدٌ: أنا كُنْتُ آخُذُ مِنْ أرْضِهَا شيئًا بعْدَ الَّذِيْ سَمِعْتُ مِنْ رسُولِ اللهِ ﷺ قالَ وما سَمِعْتَ مِنْ رسُولِ اللهِ ﷺ؟ قال: سَمِعْتُ رسُولَ اللهِ ﷺ يقولُ: ((مَنْ أخذَ شِبْرًا مِنَ الأرضِ ظُلْمًا طُوِّقَهُ إلَى سَبْعِ أرضِيْنَ)) فقالَ لَهُ مَرْوانُ: لا أسْألُكَ بَيِّنَةً بَعْدَ هذا، فقالَ: اَللّٰهُمَّ إنْ كانَتْ كاذِبَةً فَعَمِّ بَصرَهَا واقْتُلْهَا

فِی أَرْضِهَا. قَالَ : فَمَا مَاتَتْ حَتَّی ذَهَبَ بَصَرُهَا ثُمَّ بَیْنَا هِیَ تَمْشِی فی أَرْضِهَا إِذْ وَقَعَتْ فی حُفْرَةٍ فَمَاتَتْ.

حضرت ہشام اپنے والد عروہ سے روایت کرتے ہیں کہ اروی بنت اویس نے حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ پر یہ دعویٰ کیا کہ انہوں نے اس کی کچھ زمین لے لی ہے پھر اس نے مروان بن الحکم کے ہاں مقدمہ پیش کیا تو حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا کیا میں رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلہ میں حدیث سننے کے بعد اس کی زمین لے سکتا ہوں؟ مروان نے کہا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے کیا سنا ہے؟ حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے: ,,جس نے ایک بالشت زمین بھی ظلماً لی تو (قیامت کے دن) سات زمینوں تک وہ زمین اس کو طوق بنا کر ڈال دی جائے گی،، مروان نے کہا اس کے بعد میں آپ سے اور کسی دلیل کا سوال نہیں کروں گا۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ اگر یہ عورت جھوٹی ہے تو اس کو اندھا کر دے اور اس کو اس کی زمین میں مار دے۔ راوی کہتے ہیں کہ وہ عورت مرنے سے پہلے اندھی ہو گئی اور ایک دن اُس زمین میں چل رہی تھی کہ ایک گڑھے میں گری اور مر گئی۔

مسلم حدیث: ۱۶۱۰ کتاب المساقاۃ باب تحریم الظلم

بخاری حدیث: ۳۱۹۸) کتاب بدء الخلق

اس حدیث سے معلوم ہو گیا کہ صحابہ کرام کے گستاخ اور بے ادب کا انجام قابلِ عبرت ہوتا ہے یہ تو معمولی الزام تھا جس کی دنیا میں یہ سزا ملی جو صحابہ کرام کو

کافر کہتے ہیں وہ دنیا سے بحالتِ ایمان نہیں جا سکتے بلکہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی ایمان سے محروم رہتا ہے۔ یہ تو صحابہ کے گستاخ کی سزا ہے تو جو نبی کریم ﷺ کی گستاخی کرے وہ اور بھی زیادہ بے ایمان اور مرتد ہے۔

اُن کے دشمن پہ لعنت اللہ کی رحم پانے کے قابل نہیں ہے
یہ میت ہے کسی بے ادب کی منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

گستاخ صحابہ کے پاس بیٹھنے والا آخری وقت کلمہ سے محروم رہا

عن عبد الرحمن محاربی قَالَ: حَضَرْتُ رَجُلاً لِلْوَفَاةِ فَقِيلَ لَهُ: قُلْ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ فَقَالَ: لا اَقْدِرُ كُنْتُ اَصْحَبُ قَوْماً يَاْمُرُوْنَنِىْ بِشَتْمِ اَبِىْ بَكْرٍ وعمرَ رضى الله عنهما

عبد الرحمٰن محاربی سے روایت ہے کہ ایک آدمی کی موت کا وقت آیا لوگوں نے اُسے کلمہ پڑھنے کو کہا اُس نے کہا میں نہیں پڑھ سکتا کیونکہ میں اُس قوم کے ساتھ رہا کرتا تھا جو مجھ کو حکم کرتی تھی کہ حضرت ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالی دو۔

شرح الصدور ص: ۷۱ باب مایقوله الانسان فی مرض الموت

جب گستاخ صحابہ کے پاس بیٹھنے کی یہ سزا ملی کہ موت کے وقت کلمہ نصیب نہیں ہو رہا تو جو گستاخ رسول کے پاس بیٹھے اس کو کیا سزا ملے گی اور جو ان سے نکاح کرے اُس کو کلمہ کیسے نصیب ہوگا۔

حدیث نمبر (۳۵)

صحابہ سے محبت نبی سے محبت اور صحابہ سے بغض نبی سے بغض ہے

عن عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللہ ﷺ:

اَللّٰهَ اللّٰهَ فِی أَصْحَابِی اَللّٰهَ اللّٰهَ فِی أَصْحَابِی لَاتَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِیْ فَمَنْ أَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّیْ أَحَبَّهُمْ وَمَنْ أَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِی أَبْغَضَهُمْ وَمَنْ أٰذَاهُمْ فَقَدْ آذَانِی وَمَنْ آذَانِی فَقَدْ آذَی اللّٰهَ وَمَن آذَی اللّٰهَ فَیُوْشِكُ أَنْ یَأْخُذَهُ.

حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو میرے صحابہ کے متعلق اللہ سے ڈرو میرے بعد انہیں (تنقید) کا نشانہ نہ بناؤ کیونکہ جس نے ان سے محبت کی تو میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے بغض کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے انہیں ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اُس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی قریب ہے اللہ اسے (عذاب میں) گرفتار کرے۔

ترمذی حدیث ۳۸۶۲ کتاب المناقب باب فی فضل من بایع تحت الشجرۃ
مشکوۃ حدیث: ۶۰۱۴ کتاب المناقب باب مناقب الصحابہ

اس حدیث میں فرمایا گیا کہ ,,اور جس نے انہیں ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے اللہ کو ایذا دی۔

اور نبی کو ایذا دینے والے بحکمِ قرآن دنیا و آخرت میں ملعون ہیں:

رب تعالیٰ نے فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالاٰخِرَةِ وَاَعَدَّلَهُمْ عَذَابًا مُّهِيْنًا﴾

بے شک جو ایذا دیتے ہیں اللہ اور اس کے رسول کو ان پر اللہ کی لعنت ہے دنیا اور آخرت میں اور اللہ نے اُن کے لئے ذلت کا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

(سورۃ الاحزاب آیت:۵۷)

حدیث نمبر (۳۶)

نبی کریم ﷺ کے بال مبارک کی بے ادبی کرنے والے پر جنت حرام ہے

عن علی رضی اللہ عنہ قالَ:

سَمِعْتُ رسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ آخِذٌ شَعْرَةً يَقُوْلُ:

مَنْ آذَى شَعْرَةً مِنْ شَعْرِيْ فَالْجَنَّةُ عَلَيْهِ حَرَامٌ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا جب کہ آپ ﷺ نے ایک بال پکڑا ہوا تھا فرمایا: جس نے میرے ایک بال کو بھی ایذا دی اس پر جنت حرام ہے۔

(کنز العمال جلد ۶ ص:۲۷۱)

جب صحابہ کو ایذا دینا نبی کریم ﷺ کو ایذا دینا ہے اور نبی ﷺ کو ایذا دینے والے پر جنت حرام ہے تو ثابت ہو گیا اہل بیت یا صحابہ کے دشمن پر جنت حرام ہے۔

حدیث نمبر (۳۷)

صحابہ کرام کو گالی دینے والا کافر ہے اور اسے کوڑے مارے جائیں

قَالَ علیہ السلام : مَنْ سَبَّ أَصْحَابِی فَقَدْ کَفَرَ وَ مَنْ سَبَّ أَصْحَابِی فَاجْلِدُوْہُ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے صحابی کو گالی دی وہ کافر ہے اور جو میرے صحابی کو گالی دے اسے کوڑے مارے جائیں۔

(جامع الاخبار از شیخ صدوق شیعہ مجتہد ص:۱۸۳)

شیعہ کتاب سے ثابت ہو گیا صحابہ کو گالی دینے والا کافر ہے اب شیعہ حضرات کو چاہئے کہ اگر ایمان پر خاتمہ اور عذاب الٰہی سے بچنا چاہتے ہیں تو صحابہ کرام کے باادب غلام بن جائیں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت کا تقاضا ہے کہ سنی بن جائیں کیونکہ آپ کا مسلک اہل سنت تھا۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا:

وَأَمَّا اَھْلُ السَّنَّةِ فَالْمُتَمَسِّکُوْنَ بِمَا سَنَّہُ اللہُ لَھُمْ وَرَسُوْلُہُ

اہل سنت تو وہ لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے ان طریقوں کو مضبوطی سے تھامنے والے ہیں جو ان کے لئے مقرر کئے گئے۔

احتجاج طبرسی مصنف احمد بن ابی طالب شیعہ جلد اول ص ۲۴۶ مطبوعہ قم طبع جدید و طبع قدیم ص ۹۰ مطبوعہ نجف اشرف)

حدیث نمبر (۳۸)

صحابہ کرام کو گالی دینے والا ملعون ہے

عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ:

إِذَا رَأَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ أَصْحَابِي فَقُوْلُوا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى شَرِّكُمْ.

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم ان کو دیکھو جو میرے صحابہ کو برا کہتے ہیں تو کہو کہ تمہارے شر پر اللہ کی لعنت ہو۔

ترمذی حدیث ۳۸۶۱ کتاب المناقب باب فی فضل من بایع تحت الشجرۃ

مشکوۃ حدیث:۶۰۱ کتاب المناقب باب مناقب الصحابہ

حدیث نمبر(۳۹)

انصار سے محبت کرنے والا مؤمن اور بغض رکھنے والا منافق ہے

عن انس رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ:

آيَةُ الإِيْمَانِ حُبُّ الأنصارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الأنصَارِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ایمان کی نشانی انصار سے محبت ہے اور منافقت کی نشانی انصار سے بغض ہے۔

بخاری حدیث :۳۷۸۴ کتاب المناقب باب حب الانصار

مسلم حدیث:۷۴ کتاب الایمان

مشکوۃ حدیث:۶۲۱۵ کتاب المناقب باب جامع المناقب

حدیث نمبر(۴۰)

انصار سے محبت کرنے اللہ کا محبوب اور بغض رکھنے والا مبغوض ہے

عَنِ البراء بْنِ عازبٍ رضی الله عنه قال: قال رسُولُ اللهِ ﷺ:
اَلأنْصَارُ لايُحُبِّهُمْ إلَّا مُؤْمِنٌ وَلا يُبْغِضُهُمْ إلَّا مُنَافِقٌ فَمَنْ أحَبَّهُمْ أحَبَّهُ اللهُ وَمَنْ أبْغَضَهُمْ أبْغضَهُ اللهُ.

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: انصار سے صرف مؤمن ہی محبت رکھتا ہے اور ان سے صرف منافق ہی بغض رکھتا ہے جو ان سے محبت کرے گا اللہ اس سے محبت کرے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا اللہ اس سے بغض رکھے گا۔

بخاری حدیث :۳۷۸۳ کتاب المناقب باب حب الانصار
مسلم حدیث:۷۵ کتاب الایمان
مشکوۃ حدیث:۶۲۱۶ کتاب المناقب باب جامع المناقب

والدین کے بے ادب کی شکل تبدیل ہوگئی

عَنِ العوام بن حوشب رضی الله عنه قال: نزلتُ مرة حيا وإلى جانب ذلك الحى مقبرة فلما كان بعد العصر انشق منها قبر فخرج رجل راسُه رأس الحمار وجسدُه جسد إنسان فنهق

ثـلاث ثـم انطبق عليه القبر فإذا عجوز تغزل صوفا فقالَتْ امرأة تـرى تلك العجوز قلتُ مالها؟ قالَتْ تلك أم هذا قلتُ وما كان قـصته قالتْ كان يشرب الخمر فإذا راح تقول له أمه يا بنى اتق الـله إلى متى تشرب هذه الخمر فيقول لها إنما أنتِ كما ينهق الحمار قالَتْ فمات بعد العصر فهو ينشق عنه القبر بعد العصر كل يوم فنهق ثلاث ثم ينطبق عليه القبر.

حضرت عوام بن حوشب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں عرب کے ایک قبیلہ میں اترا وہاں پر ایک قبرستان تھا۔عصر کے بعد ایک قبر پھٹ جاتی ہے اور اس سے ایک مرد نکلتا ہے جس کا سر گدھے کی طرح تھا،اور باقی جسم انسان کی طرح ہوتا۔تین بار گدھے کی طرح ہینکتا اور پھر اس کی قبر مل جاتی اور وہاں ایک عورت سوت کات رہی تھی اُس نے کہا کیا اس بڑھیا کو جانتے ہو میں نے کہا اسے کیا ہے؟ کہا یہ اس کی ماں ہے میں نے اُس عورت سے اس مردے کا حال دریافت کیا کہا یہ بہت بڑا شرابی تھا جب رات ہوتی تو اس کی والدہ کہتی اے میرے بیٹے اللہ سے ڈر تو کب تک شراب پئے گا وہ اپنی ماں کو کہتا کیا گدھے کی طرح ہینگتی ہے اور یہ عصر کے بعد مرا اس وقت سے روانہ عصر کے بعد اس کی قبر پھٹ جاتی ہے اور تین مرتبہ یہ گدھے کی طرح ہینکتا ہے اور پھر اس کی قبر مل جاتی ہے۔

(الترغیب الترہیب جلد ۳ص:۲۲۶ حدیث نمبر۳۷۸۹)

جب عام والدین کی بے ادبی کرنے والے کی شکل تبدیل ہو جاتی ہے اور اسے

لوگوں کے لئے عبرت کا نشان بنادیا جاتا ہے یہ تو دنیا کی سزا ہے آخرت میں معلوم نہیں اس کا کیا حشر ہو تو پھر جو امہات المؤمنین کی بے ادبی کرتے ہیں اُن کا حشر کیا ہوگا اور جو ولیوں یا نبیوں کا گستاخ ہو اس کی سزا کیا ہوگی۔

یہ میت ہے کسی بے ادب کی رحم پانے کے قابل نہیں ہے
ان کے دشمن پہ لعنت ہے اللہ کی منہ دکھانے کے قابل نہیں ہے

گستاخانِ ابوبکر و عمر کو عبرت ناک سزائیں

ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دینے والا کُتے کی شکل میں تبدیل ہوگیا

مولانا عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ لکھتے ہیں:۔

ایک سلفی بزرگ کا بیان ہے کہ میں نے شام کے سفر میں صبح کی نماز ایک مسجد میں گذاری جب امام نماز سے فارغ ہوا تو اس نے شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) کو بددعائیں دینا شروع کیں آئندہ سال جب میں دوبارہ شام گیا تو اتفاق سے پھر صبح کی نماز اسی مسجد میں ادا کرنا پڑی۔ جب امام امامت سے فارغ ہوا تو اُس نے شیخین کے حق میں دعائے خیر کی۔ میں نے نمازیوں سے پوچھا یہ کیا بات ہے کہ گذشتہ سال تو یہ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہتا تھا اور اب دعائیں دیتا ہے۔ انہوں نے کہا: آیا تم سابقہ امام کو دیکھنا چاہتے ہو؟ میں نے کہا ہاں وہ مجھے ایک سرائے میں لے گئے جہاں ایک کتا بندھا ہوا تھا اور اُس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں۔ میں نے اُس کتے سے دریافت کیا۔ کیا تم وہی امام ہو جو گذشتہ سال حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دیتا تھا۔ اس نے سر کا اشارہ کیا

ہاں میں وہی ہوں۔ (شواہد النبوۃ ص: ۲۷۲)

امام مستغفری نے کسی نیک وسعید شخص سے روایت کی کہ کوفہ میں ایک شخص تھا جو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہتا تھا وہ ہمارے ساتھ سفر کو ہولیا۔ ہم نے اسے ہر چند سمجھایا لیکن اُس نے سُنی ان سنی کردی۔ آخر ہم نے اس سے کہہ دیا ہم سے دور ہو جاؤ۔ وہ ہم سے جدا ہو گیا۔

جب ہم واپس ہونے لگے تو ہم نے اس کے نوکر سے کہا کہ اپنے آقا سے کہو ہمارے پاس آجائے۔ اس نے کہا: میرے آقا کو ایک عجیب وغریب واقعہ پیش آگیا ہے۔ اُس کے دو ہاتھ سور کے ہاتھوں جیسے ہو گئے ہیں۔ ہم اُس کے پاس گئے اُس نے اپنے ہاتھ اپنی آستین سے باہر نکالے جو سؤر کی طرح تھے وہ ہمارے ساتھ ہولیا اور چلتے چلتے ہم ایسی جگہ پہنچتے جہاں سوروں کا ایک گلہ تھا۔ وہ گھوڑے سے اُترا اور سور بن کر سوروں سے جاملا اس کے بعد ہم اسے پہچان نہ سکے اس کا مال ومتاع اور غلام کوفہ میں لایا گیا۔

(شواہد النبوۃ ص: ۲۶۹)

ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دینے والا بندر کی شکل میں تبدیل ہو گیا

امام مستغفری دلائل النبوۃ میں ایک ثقہ راوی سے روایت کرتے ہیں کہ ہم تین آدمی یمن کے سفر پر نکلے ہم میں ایک شخص کوفہ کا رہنے والا تھا جو حضرت

ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو نہایت ناشائستہ باتیں کرتا تھا ہم نے اسے ہر چند سمجھایا لیکن وہ باز نہ آیا جب ہم یمن کے نزدیک پہنچے تو ایک جگہ قیام کے بعد سو گئے کوچ کا وقت آیا ہم نے وضو کیا اور اس کو کوفی کو بھی جگایا اُٹھ کر کہنے لگا مجھے افسوس ہے میں تم سے اس منزل میں پیچھے رہ گیا ہوں کہ تم نے مجھے عین اس وقت جگایا جب رسول اللہ ﷺ میرے سرہانے کھڑے ہو کر فرما رہے تھے ,,اے فاسق! خدا تعالیٰ فاسق کو ذلیل وخوار کرتا ہے۔ اسی سفر میں تیری شکل تبدیل ہو جائے گی۔ میں نے کہا اٹھ وضو کر جونہی وہ وضو کرنے کے لئے بیٹھا تو اس کے پاؤں کی انگلیاں مسخ ہونا شروع ہوگئیں۔ اس کے دونوں پاؤں بندر کے بن گئے ہوتے ہوتے اُس کا سارا سراپا بندر کا ہوگیا۔ ہم نے اسے پکڑ کر اونٹ کے پالان کے ساتھ باندھ دیا اور سوئے منزل روانہ ہوگئے۔ غروبِ آفتاب کے وقت ہم ایک جنگل میں پہنچے جہاں کچھ بندر جمع تھے۔ جب اس نے دیکھا تو نہایت مضطرب ہو کر رسی چھڑائی اور ان میں جاملا۔ پھر ہماری طرف آیا تو دوسرے بندر بھی اُس کے ساتھ ہمارے نزدیک آگئے۔ ہم نے کہا کام تو خراب ہوگیا۔ اب تمام بندر اس کے دوست بن گئے ہیں ۔اب پتہ نہیں کیا کریں ۔وہ آیا اور ہمارے پاس بیٹھ کر دیکھتا رہا اور درآں حال اس کی آنکھوں سے پانی بہتا رہا ایک گھنٹہ کے بعد بندر واپس چلے گئے تو وہ بھی اُن کے ساتھ واپس چلا گیا۔

(شواہد النبوۃ ص:۲۶۸)

ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو گالیاں دینے والے کو قتل کرنے کا حکم

امام مستغفری نے ایک اور روایت اکابرین سلف سے روایت کی ہے

۔وہ کہتے ہیں:

میرا ایک ہمسایہ تھا جو حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما کو بُرا بھلا کہتا تھا ایک رات میں نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی اور دیکھا کہ آپ ﷺ کے دائیں بائیں حضرت ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میرا ایک ہمسایہ ہے جو ان دو بزرگوں کی شان میں گستاخی کر کے مجھے دکھ دیتا ہے حضور ﷺ نے فرمایا: اسے قتل کردو۔ جب صبح ہوئی تو میں نے کہا: چلو چل کر دیکھیں تو سہی کہ اس کا کیا بنا ہے۔ جب میں اس کے گھر کے قریب پہنچا تو اس کے گھر سے رونے کی آوازیں آرہی تھیں۔ میں نے پوچھا یہاں کیا ہوا ہے۔ تو انہوں نے بتایا کہ کل اُس کے گھر میں آکر کسی نے اُس کو قتل کر دیا ہے

(شواہد النبوۃ ص:۲۷۰)

رافضیوں کا حکم

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں قادری رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں

بالجملہ ان رافضیوں تبرائیوں (صحابہ کو گالی دینے والے) کے باب میں حکم یقینی قطعی اجماعی یہ ہے۔ کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے، معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے اگر مرد سنی اور عورت ان خبیثوں میں کی ہو جب بھی ہرگز نکاح نہیں ہوگا محض زنا ہوگا اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ

اولاد بھی سنی ہی ہو کہ شرعاً ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی، کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں رافضی اپنے کسی قریب حتیٰ کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا، سُنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ خود اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول سلام کلام سب سخت کبیرہ اشد حرام۔ جوان کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر پھر بھی انہیں مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام ائمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی احکام ہیں جو ان کے لئے مذکور ہوئے مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے مسلمان سُنی بنیں۔ (ردالرفضہ ص:۱۶)

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں قادری امام اہل سنت ہیں اور شیعوں کے خلاف ان کا یہ فتویٰ ان کے امام اہل سنت ہونے پر شاہد ہے لیکن احسان الٰہی اہل حدیث نے ایک کتاب لکھی،، بریلویت،، اس میں لکھا کہ اُن کا تعلق شیعہ خاندان سے تھا انہوں نے ساری عمر تقیہ کیے رکھا اور اپنی اصلیت ظاہر نہ ہونے دی تاکہ وہ اہل سنت کے درمیان شیعہ عقائد کو رواج دے سکیں۔ (بریلویت مترجم ص ۴۰) میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ وہابیت دجل وفریب جھوٹ اور دھوکہ بازی کا دوسرا نام ہے لعنۃ اللہ علی الکاذبین میں آگے چل کر مختصر بیان کروں گا کہ شیعیت ورافضیت کو تیار کرنے اور بنیاد فراہم کرنے والے وہابی تھے۔

احسان صاحب نے امام اہل سنت کو شیعہ ثابت کرنے کے لئے ایسی دلیل دی ہے جسے دلیل کہنا ہی دلیل کی توہین ہے لکھتے ہیں:

ان کے آباؤ اجداد کے نام شیعہ اسماء سے مشابہت رکھتے ہیں۔(بریلویت مترجم ص ۴۰)اگر یہ دلیل شیعہ ہونے کے لئے کافی ہے تو پھر وہابی علماء بھی ضرور شیعہ ہیں ۔(۱) مثلاً محمد حسین شیخوپوری (۲) محمد حسین بٹالوی (۳) میاں نذیر حسین دھلوی (۴) نواب صدیق حسن خاں بھوپالی (۵) علامہ وحید الزماں وغیرہ ۔ جو تمہارا جواب وہی ہمارا جواب۔

سبّ صحابہ پر مشتمل شیعہ علماء کی چند عبارات

نقلِ کفر کفر نباشد

ملا باقر مجلسی لکھتا ہے:

حضرت امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ جہنم کے سات دروازے ہیں ایک دروازے سے داخل ہونے والے فرعون ہامان اور قارون ہیں یہ ابوبکر عمر اور عثمان سے کنایہ ہے اور دوسرے دروازے سے بنوامیہ داخل ہوں گے جو ان کے ساتھ مخصوص ہے۔

(حق الیقین ۵۰۰ مطبوعہ کتاب فروشی اسلامیہ تہران ایران ۱۳۵۷ھ)

براءت میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ ان چار بتوں بیزاری طلب کرتے ہیں یعنی ابوبکر عمر عثمان اور معاویہ سے اور چار عورتوں سے یعنی عائشہ، حفصہ ہند اور ام الحکم سے اور ان کے معتقدوں اور پیروکاروں سے اور یہ لوگ ساری مخلوق میں سب سے بدتر ہیں اور اللہ رسول اور ائمہ سے کیا ہوا عہد اس وقت تک پورا نہیں ہو گا جب تک ان کے دشمنوں سے بیزاری کا اظہار نہ کیا جائے۔

(حق الیقین ۵۱۹ مطبوعہ کتاب فروشی اسلامیہ تہران ایران ۱۳۵۷ھ)

حضرت علی بن حسین کے آزاد کردہ شخص نے حضرت سے پوچھا آپ کی خدمت کرنیکی وجہ سے میرا آپ پر حق ہے مجھے ابوبکر اور عمر کے متعلق بتائیے؟ آپ نے فرمایا وہ دونوں کافر ہیں اور جوان کو دوست رکھتا ہے وہ بھی کافر ہے۔

(حق الیقین ۵۲۲ مطبوعہ کتاب فروشی اسلامیہ تہران ایران ۱۳۵۷ھ)

عیاش نے سند معتبر کے ساتھ حضرت امام باقر سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے تو چار کے سوا تمام لوگ مرتد ہو گئے علی بن ابی طالب مقداد سلمان اور ابوذر۔

(حیات القلوب جلد۲ص ۶۲۷ مطبوعہ کتاب فروشی اسلامیہ تہران ایران)

اس طرح کی غلیظ عبارتوں سے شیعوں کی کتابیں بھری ہوئی ہیں اس طرح عقائد سے آگاہ ہونے کے بعد اگر کوئی سنی اُن سے شادی بیاہ کرتا ہے تو سمجھو وہ نام کا سنی ہے اصل میں شیعیت پھیلانا چاہتا ہے اور بے ایمان ہو کر مرنا چاہتا ہے۔

شیعوں کے نزدیک اہل سنت یہودیوں اور عیسائیوں سے بدتر ہیں

کوئی یہ گمان نہ کرے کہ شیعہ صرف صحابہ یا اہل بیت کے دشمن ہیں ہمارے تو دوست ہیں ہرگز نہیں یہ سنیوں کو یہود و نصاریٰ سے بدتر سمجھتے ہیں

ابوبصیر امام جعفر صادق سے رضی اللہ عنہ سے راوی ہے کہ امام نے فرمایا:

کسی سنی مرد یا عورت سے شادی کرنے سے یہودی اور عیسائی سے شادی کرنا افضل ہے

فروع کافی جلد ۵ ص:۳۵۱ کتاب النکاح باب مناکحۃ النصاب

شیعوں کے نزدیک سنی حرام زادے سے بھی زیادہ بُرا ہے

امام جعفر صادق سے رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

حضرت نوح علیہ السلام نے کشتی میں کتا اور خنزیر تو سوار کرلیا لیکن حرامی کواوپر نہ چڑھایا ناصب (سنی) تو حرام زادے سے بھی زیادہ بُرا ہے۔

(جامع الاخبار ص:۱۸۵)الفصل السابع والعشرین والمائۃ فی التعصب)

شیعوں کے نزدیک سنی کتے سے بھی بدتر ہے (نعوذ باللہ)

امام جعفر صادق سے رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

اللہ تعالٰی نے مخلوقات میں سے کتے سے زیادہ نجس (ناپاک) کوئی دوسرا پیدا نہیں کیا اور ہم اہل بیت کا ناصب (سنی) تو کتے سے بھی زیادہ نجس ہے۔

اللمعۃ الدمشقیہ جلد پنجم ص ۳۵-۳۶تا ۲۳۴ مسئلہ کفات)

امام جعفر صادق سے رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

سنی کی دوکان سے خریدا ہوا حلال گوشت خنزیر سے زیادہ حرام ہے۔

تہذیب الاحکام جلد ۹ ص:۷۱ فی الذبائح وسائل الشیعہ جلد ۱۶ ص ۳۵۶ باباباحت الذبائح

حضرات محترم امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے ان میں سے کوئی بات بھی نہیں فرمائی شیعوں نے صرف ان کا نام لے کر ہمیں ننگی گالیاں دی ہیں اس لئے اہل سنت کو غیرت وحمیت کا مظاہرہ کرنا چاہئے کہ جب شیعہ ہمیں

کفار سے بھی بدتر سمجھیں اور نجس العین خنزیر کو بھی ہم سے اچھا کہیں اسی پر بس نہیں بلکہ جو حضرات صحابہ پر تبرا کریں قرآن میں تحریف کے قائل ہوں تو پھر اس کے بعد اہل سنت کو شیعوں سے رشتہ کرتے ہوئے شرم آنی چاہئے۔

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے غافل مسلمانوں تمہاری داستاں تک نہ ہوگی داستانوں میں

حوالہ غلط ثابت کرنے والے کو فی حوالہ دس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا

وہابی علماء کی شان صحابہ میں گستاخیاں

پہلے میں یہ سمجھتا تھا کہ وہابی صرف گستاخ رسول ہیں ممکن ہے یہ صحابہ کے محبّ ہوں لیکن ان کی کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد پتہ چلا کہ یہ بھی شیعوں کے نقش قدم پر ہیں بلکہ ان سے بھی دو قدم آگے ہیں چند نمونہ جات ملاحظہ ہوں۔

شیخ ابن تیمہ کے عقائد

حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

بعض لوگوں نے کہا کہ ابن تیمیہ منافق ہے کیونکہ وہ حضرت علی کے بارے میں کہتا تھا کہ آپ نے سترہ مقامات پر خطا کی اور کتاب اللہ کی مخالفت کی وہ جہاں بھی گئے انہوں نے شکست کھائی انہوں نے بار بار خلافت حاصل کرنے کی کوشش کی اور ناکام رہے اور ان کی جنگ حکومت کے لئے تھی دین کے لئے نہیں تھی۔ وہ بچپن میں اسلام لائے تھے اور بچپن کا اسلام لانا ایک قول کے مطابق صحیح نہیں ہوتا

اور حضرت علی سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

اور ابن تیمیہ نے کہا حضرت عثمان مال سے محبت رکھتے تھے اور حضرت ابو بکر کے متعلق کہاوہ بہت بوڑھے تھے اور نہیں جانتے تھے کہ کیا کر رہے ہیں۔

(الدررالکامنہ ج۱ ص ۱۵۵ مطبوعہ دارالجیل بیروت)

(شرح مسلم سعیدی جلد ۳ ص ۷۴۶)

ابوالاعلیٰ مودودی صاحب کے عقائد

انبیاء کرام کی بارگاہ میں گستاخیاں۔

موسی علیہ السلام کی مثال جلد باز فاتح کی سی ہے۔

(رسالہ ترجمان القرآن ج۲۹ عددص۵)

حضرت یونس علیہ السلام سے فریضہ رسالت کی ادائیگی میں کچھ کوتاہیاں ہوگئی تھیں ۔غالباً انہوں نے بے صبر ہو کر قبل از وقت اپنا مستقر بھی چھوڑ دیا تھا

(تفہیم القرآن جلد۲ سورہ یونس حاشیہ ۳۱۲-۳۱۳)

سیدنا یوسف علیہ السلام کے ارشاد (مجھے زمینِ مصر خزائن پر نگران مقرر کردو) کے تحت

مودودی صاحب لکھتے ہیں:

یہ محض وزیر مالیات کے منصب کا مطالبہ نہ تھا جیسا کہ بعض لوگ سمجھتے ہیں۔ بلکہ یہ ڈکٹیٹر شب کا مطالبہ تھا اوراس کے نتیجے میں آپ کو جو پوزیشن حاصل ہوئی وہ قریب قریب وہی پوزیشن تھی جو اس وقت اٹلی میں مسولینی کو حاصل ہے۔

(تفہیمات حصہ دوم ص ۱۲۲ طبع پنجم ۱۹۷۰ء)

حضور ﷺ کو اپنے زمانے میں یہ اندیشہ تھا کہ شاید دجال آپ کے عہد میں ظاہر ہو جائے یا آپ کے بعد کسی قریبی زمانہ میں ظاہر ہو لیکن کیا ساڑھے تیرہ سو برس کی تاریخ نے یہ ثابت نہیں کر دیا کہ حضور ﷺ کا اندیشہ صحیح نہ تھا۔ (یعنی غلط تھا) نعوذ باللہ

(ترجمان القرآن فروری ۱۹۲۶ء)

حضور ﷺ کے زبان سے نکلا ہوا ایک ایک حرف صحیح ہے کیونکہ آپ وحی ءالٰہی سے بولتے ہیں جس کا مرزائیوں کی طرح یہ عقیدہ ہے آپ کا کوئی فرمان غلط ہے وہ جھوٹا ہے۔

شان اولیاء میں گستاخی

مودودی صاحب لکھتے ہیں:

جو لوگ حاجتیں طلب کرنے اجمیر یا سالار مسعود یا ایسے ہی دوسرے مقامات پر جاتے ہیں وہ اتنا بڑا گناہ کرتے ہیں کہ قتل اور زنا کا گناہ اس سے کمتر ہے آخر اس میں اور خود ساختہ معبودوں کی پرستش میں فرق کیا ہے۔

(تجدید احیائے دین ص:۶۲) نعوذ باللہ

مزارات اولیاء پر جانا اور ان سے فیض حاصل کرنا گناہ نہیں ثواب ہے اور بزرگان دین کا طریقہ ہے نوے لاکھ کفار کو کلمہ پڑھا کر مسلمان بنانے والے خواجہ غریب نواز نے داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر چالیس دن کا چلہ کیا اور

حاجت طلب کی اور مراد پوری ہوئی تو پڑھا۔

گنج بخش فیض عالم مظہر نورِ خدا ناقصاں را پیرِ کامل کاملاں را رہنما۔

کیا مودودی صاحب جو مسلمانوں کو مشرک زانی اور قاتل بتا رہے ہیں ان کا عقیدہ صحیح ہے یا اولیاء کرام کا عقیدہ صحیح ہے جو کافروں کو مسلمانوں بنا رہے ہیں؟

متعہ جائز ہے مودودی صاحب کا فتویٰ

شیعوں کا عقیدہ ہے کہ متعہ جائز ہے بلکہ اس کے بغیر ایمان کامل نہیں ہوتا۔

(من لا یحضرہ الفقیہ جلد سوم ص:۲۹۷)

اسی طرح مودودی صاحب لکھتے ہیں:

انسان کو بسا اوقات ایسے حالات سے سابقہ پیش آجاتا ہے جس میں نکاح ممکن نہیں ہوتا اور وہ زنا یا متعہ میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے میں مجبور ہو جاتا ہے ایسے حالات میں زنا کی نسبت متعہ کر لینا بہتر ہے۔

(ترجمان القرآن جلد ۱۴ اگست ۱۹۵۵ء)

حضور ﷺ نے متعہ کو حرام قرار دیا ہے اور فرمایا جو نکاح کی طاقت نہ رکھے تو وہ روزے رکھے کیونکہ روزہ شہوت توڑ دیتا ہے لیکن مودودی صاحب صرف اس کو جائز ہی نہیں بلکہ بہتر قرار دے رہیں۔

حدیث کا انکار

قرآن وحدیث کی تعلیم سب پر مقدم ہے مگر تفسیر وحدیث کے پرانے ذخیروں سے

نہیں۔ تنقیحات ص:۱۳۳ (ترجمان القرآن جون۱۹۳۹ء)

یہ کانا دجال وغیرہ تو افسانے ہیں جن کی کوئی شرعی حثیت نہیں۔

(ترجمان القرآن ص۱۸۶ بابت رمضان وشوال ۱۳۶۴ھ)

صحابہ کرام کی شان میں گستاخیاں

مودودی صاحب لکھتے ہیں:

رسول خدا کے سوا کسی انسان کو معیار حق نہ بنائے کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے

(دستور جماعت اسلامی ص۱۴)

حضرت ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہم حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ان کے جانشین ہوئے تو رفتہ رفتہ وہ اس پالیسی سے ہٹتے چلے گئے انہوں نے پے در پے اپنے رشتہ داروں کو بڑے بڑے عہدے عطا کئے اور ان کے ساتھ دوسری ایسی رعایت کیں جو عام طور پر لوگوں میں ہدف اعتراض بن کر رہیں۔ (خلافت وملوکیت ص۱۰۶)

حضرت عثمان کی پالیسی کا یہ پہلو بلاشبہ غلط تھا اور غلط کام بہر حال غلط ہے خواہ وہ کسی نے کیا ہو اس کو خواہ مخواہ کی سخن سازیوں سے صحیح ثابت کرنے کی کوشش کرنا نہ عقل وانصاف کا تقاضہ ہے اور نہ ہی دین کا مطالبہ ہے کہ کسی صحابی کی غلطی کو غلطی نہ نہ مانا جائے۔

(خلافت وملوکیت ص۱۱۶)

حضرت عثمان جن پر اس کار عظیم (خلافت) کا بار رکھا گیا تھا ان تمام خصوصیات کے حامل نہ تھے جو ان کے پیش رووں کو عطا ہوئی تھیں اس لئے ان کے زمانہ

خلافت میں جاہلیت کو اسلامی نظام اجتماعی میں گھس آنے کا موقع مل گیا۔
(تجدید احیائے دین ص:۲۳-۳۶-۳۷)

صحابہ معیاری مسلمان نہ تھے (نعوذ باللہ)

حقیقت یہ کہ عامی لوگ نہ کبھی عہد نبی میں معیاری مسلمان تھے اور نہ اس کے بعد کبھی ان کو معیاری مسلمان ہونے کا فخر حاصل ہوا (ترجمان القرآن جولائی ۳۴ ۱۹ء)

مالِ غنیمت کی تقسیم کے معاملہ میں بھی حضرت معاویہ نے کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ کی صریح احکام کی خلاف ورزی کی۔ (خلافت وملوکیت ص ۱۴۷)

مودودی صاحب لکھتے ہیں: صحابہ کرام کو برا کہنے والا میرے نزدیک فاسق ہی نہیں بلکہ اس
کا ایمان بھی مشتبہ ہے۔ (ترجمان القرآن اگست ۱۹۶۱ء)

مودودی صاحب خود اپنے ہی آئینہ میں اپنی شکل دیکھ لیں تو واضح ہو جائے گا کہ وہ ایمان
کے کس درجہ میں ہیں اور شیعیت مضبوط کرنے والے سنی ہیں یا وہابی؟

مودودی کی صاحب کی کتاب ,,خلافت وملوکیت،، کے پہلے ورق کو اگر حذف کر دیا جائے تو تو کوئی آدمی پہچان نہیں سکتا ہے کہ اس کتاب کا مصنف وہابی ہے یا شیعہ

مودودی صاحب کی جماعت اسلامی خالصتاً وہابی جماعت ہے لہذا اس

میں شمولیت ہرگز جائز نہیں اور جماعت اسلامی جو یہ کہتی ہے کہ ہماری جماعت میں ہر فرقہ کا آدمی آسکتا ہے، ہم اختلافی مسائل میں الجھنا نہیں چاہتے محض پراپوگنڈہ ہے ویسے تو کہتے ہیں ,,رسول خدا کے سوا کسی انسان کو معیار حق نہ بنائے کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھے،،

چنانچہ مودودی صاحب نے انبیاء کرام سے لیکر صحابہ تابعین اور اولیاء کرام کو تنقید کا نشانہ بنایا لیکن اگر کوئی مودودی صاحب پر تنقید کرے تو یہ لوگ اُس کے جانی دشمن ہوں گے اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ یہ مودودی صاحب کو صحابہ اور اولیاء کرام سے بلند رتبہ دیتے ہیں۔ یہ فرقہ پرستی اور شخصیت پرستی نہیں تو اور کیا ہے۔

کیا یہ لوگ مسلمان ہیں

میدان محشر میں سرکار دوعالم ﷺ کی شفاعت کے امیدوارو! دل کی آنکھوں سے پڑھو، اور انصاف کرو کہ...... آیا ان غلیظ ومکروہ عقائد کے حامل افراد مسلمان ہیں؟

نقلِ کفر کفر نباشد

(۱) -غیب کی باتوں کا جیسا علم حضور ﷺ کو ہے ایسا علم زید وعمرو بچوں پاگلوں بلکہ تمام جانوروں کو حاصل ہے رسول کی تخصیص نہیں

(حفظ الایمان اشرف علی تھانوی دیوبندی ص ۸)

(۲)-حضور ﷺ کو آخری نبی سمجھنا عوام کا خیال ہے

حضور ﷺ کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو جائے تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا (تحذیر الناس ص ۳-۲۵ مصنفہ قاسم نانوتوی بانیءمدرسہ دیوبند)

(۳)-شیطان اور ملک الموت کوتمام روئے زمین کا علم ہے اور حضورﷺ کے لئے ایسا علم ماننا شرک ہے۔(براہین قاطعہ ص ۵۵ مصنفہ خلیل احمد انبیٹھوی)

(۴)-نماز میں حضورﷺ کا خیال بیل اور گدھے کے خیال میں ڈوبنے سے بُرا ہے۔صراط مستقیم ص(۹۷)اسماعیل دہلوی)

(۵)-ہر مخلوق چھوٹا ہو بڑا اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔

تقویۃ الایمان از اسماعیل دہلوی ص ۲۵ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی

(۶)-سب انبیاء واولیاء اس کے روبرو ایک ذرہ ناچیز سے بھی کمتر ہیں

تقویۃ الایمان از اسماعیل دہلوی ص ۵۳ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی

(۷)-رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا۔

تقویۃ الایمان از اسماعیل دہلوی ص ۵۵ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی

(۸)-جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں

تقویۃ الایمان از اسماعیل دہلوی ص ۴۳ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی

(۸)- نبیﷺ مر کر مٹی میں مل گئے ہیں

تقویۃ الایمان از اسماعیل دہلوی ص ۵۷ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی

(۸)- نبی کی تعظیم بڑے بھائی کی طرح کرو کیونکہ وہ بھی انسان اور بندے عاجز ہیں۔

تقویۃ الایمان از اسماعیل دہلوی ص ۵۶ مطبوعہ میر محمد کتب خانہ کراچی

اصل اختلاف

اہل سنت والجماعت وفرقہ وہابیہ نجدیہ کا اصل اختلاف یہ نہیں ہے کہ اہل سنت

کھڑے ہو کر درودو سلام پڑھتے ہیں اور وہابیہ اس کے منکر ہیں اہل سنت ایصال ثواب ختم شریف کے قائل ہیں وہابیہ اس کے منکر ہیں اہل سنت مزارات اولیاء کرام پر حاضری دینا اور ان کے توسل سے دعائیں مانگنا باعثِ اجرو ثواب سمجھتے ہیں وہابیہ اس کارِ خیر سے محروم ہیں بلکہ اصل اختلاف جس نے امت کو دو دھڑوں میں بانٹ دیا وہ اکابر دیو بند کی وہ کفریہ عبارات ہیں جن میں کھلم کھلا نبی کریم ﷺ کی گستاخی کا ارتکاب کیا گیا ہے۔

اختلاف کا حل

اگر آج بھی وہابیہ دیو بندیہ اپنے ان اکابر کی کفریہ عبارات سے توبہ کر کے ان تمام کفر آمیز کتب سے بیزاری کا اظہار کر کے انہیں دریا برد کر دیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ بتوں کے متعلق نازل شدہ آیات کو اولیاء اور انبیاء کرام پر چسپاں کر کے ان کی گستاخی بند کر دیں۔

تیسری بات یہ ہے ایصال ثواب کرنا کھڑے ہو کر درودو سلام پڑھنا محفل میلاد کرنا اولیاء کرام کے مزارات پر حاضری دینا اور ان کے وسیلہ سے دعا کرنا وغیرہ یہ سب چیزیں مستحب کے درجہ میں ہیں وہابی اگر ان معمولات سے محروم ہیں تو ہم ان کو کافر نہیں کہتے اگر ہم ان کارِ خیر پر عمل کرتے ہیں تو یہ ہمیں کافر و مشرک نہ کہیں تو اہل سنت کا اعلان ہے کہ وہ ہمارے بھائی ہیں۔

میری کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ شیعہ اور وہابی دونوں جب تک اپنے

گستاخانہ اور کفریہ عقائد سے توبہ نہ کریں تو وہ گستاخ رسول اور گستاخ صحابہ واہل بیت ہیں ان سے رشتہ ناطہ کرنا جائز نہیں اگر والدین اپنی اولاد کو ان سے رشتہ داری پر مجبور کریں تو ہرگز ہرگز ان کی بات نہ مانیں کیونکہ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِی مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ خدا کی نافرمانی میں مخلوق کی طاعت جائز نہیں۔

الحمدللہ یہ کتاب آج ۸ رجب المرجب ۱۴۲۴ھ بمطابق ۵ ستمبر ۲۰۰۳ء بروز جمعۃ المبارک کو مکمل ہوئی اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ اس کتاب کو قبول فرمائے اور اس کو مفید بنائے اور اس کو تا قیامت فیض آفریں اور باقی رکھے اس کے مصنف مصحح کمپوزر ناشر، قارئین، سامعین، محبین اور معاونین کو دنیا اور آخرت کی کامیابیاں اور کامرانیاں عطا فرمائے آمین یارب العالمین۔

صلی اللہ وسلم علی نبینا محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

نعت خوانی کا ثبوت

رسول اللہ ﷺ کی نعت خوانی اللہ تعالیٰ فرشتوں انبیاء کرام اور صحابہ کرام کی سنت ہے اور تمام اہل ایمان رسول اللہ ﷺ کی نعت خوان ہیں۔

﴿إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَآاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾

ترجمہ: بیشک اللہ اور اُس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے

(نبی) پر اے ایمان والو ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجو ۔ سورہ الاحزاب آیت (۵۶) پارہ نمبر (۲۲) رکوع نمبر (۴)

ابوالعالیہ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

صلاۃُ اللہِ : ثَنَاؤُہُ عَلَیْہِ عِنْدَ الْمَلائِکَۃِ ۔

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کا درود یہ ہے کہ وہ فرشتوں کے پاس اپنے نبی کی تعریف کرتا ہے یعنی نعت پڑھتا ہے۔ بخاری شریف (کتاب التفسیر حدیث ۴۷۹۷)

معلوم ہوا کہ نعت خوانی کرنا سنت خدا ہے سارا قرآن حضور ﷺ کی نعت ہے لیکن بعض آیات میں حضور ﷺ کی نعت شریف بالکل واضح ہے۔ ﴿ورفعنا لك ذكرك﴾ ﴿وما ارسلناك وإلا رحمة للعالمين﴾ وغیرہ

اسی لئے امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں صاحب فرماتے ہیں

اے رضاؔ خود صاحبِ قرآں ہے مدّاحِ حضور
پھر تجھ سے کب ممکن ہے مدحت رسول اللہ کی ﷺ

ہر نبی حضور ﷺ کا نعت خواں ہے

ہر نبی نے اپنی اپنی قوم کے سامنے حضور ﷺ کی نعت پڑھی حضرت عیسیٰ علیہ کی نعت کا ذکر تو قرآن میں بھی موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ترجمہ: اور یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں اپنے سے پہلی کتاب توریت کی تصدیق کرتا ہوا اور ان رسول کی بشارت

سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائیں گے اُن کا نام احمد ہے ۔ (سورۃ الصّف آیت-٦)

اسی لئے امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

وَبِكَ الْمَسِيْحُ أتٰى بَشِيْراً مُّخبِراً بِصِفَاتِ حُسْنِكَ مَادِحاً لِعُلَاكَ

اور یہ آپ ہی کی ذات بابرکات ہے جن کے متعلق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آ کر خوشخبری دی۔ حضور کے حسن و جمال کے اوصاف بیان کئے اور آپ ﷺ کے علو شان و مرتبہ کی مدح سرائی کی۔

إِنْجِيْلُ عِيْسٰى قَدْ أتٰى بِكَ مُخبِراً وَلَنَا الْكِتَابُ أتٰى بِمَدْحِ حُلَاكَ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل اتری تو آپ کی خبر دیتی ہوئی آئی اور یہ قرآن بھی آپ کے حُلیہ مبارک کی مدح میں آیا ہے۔ (یعنی سارا قرآن حضور ﷺ کی نعت ہے)۔

آقا ﷺ کی ثناخوانی دراصل عبادت ہے

ہم نعت کی صورت میں قرآن سناتے ہیں

حضور ﷺ نے اپنے نعت خواں کے لئے منبر بچھا دیا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ مسجدِ نبوی میں منبر بچھواتے جس پر وہ کھڑے ہو کر نبی کریم ﷺ کی طرف سے فخر کرتے یا مدافعت کرتے تھے نبی کریم ﷺ فرماتے تھے بیشک اللہ تعالیٰ بذریعہ جبریل حضرت حسان کی مدد فرماتا

ہے جب تک وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے فخر کرتے رہیں یا فرمایا مدافعت کرتے رہیں۔

ترمذی حدیث ۲۸۴۶، مشکوۃ حدیث: ۴۸۰۵ کتاب الآداب باب البیان والشعر

حضور ﷺ نے اپنے نعت خوان کو چادر عطا فرمادی

حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور ﷺ کی نعت پڑھی

ابوبکر بن الانباری کی روایت میں ہے کہ جب حضرت کعب بن زہیر اس شعر پر پہنچے

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ یُسْتَضَاءُ بِهٖ

مُهَنَّدٌ مِنْ سُیُوْفِ اللهِ مَسْلُوْلُ

بیشک رسول اللہ ﷺ نور ہیں جس سے روشنی حاصل کی جاتی ہے وہ اللہ کی تلوروں میں سے ایک کھنچی ہوئی تلوار ہیں۔

تو نبی کریم ﷺ نے اپنی چادر مبارک جو آپ پر تھی ان کو عطا فرمادی اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس چادر کو دس ہزار میں خریدنا چاہا تو انہوں نے انکار کر دیا کہ میں رسول اللہ ﷺ کو کسی پر ترجیح نہیں دیتا پھر جب حضرت کعب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اُن کے ورثاء میں سے اس چادر کو بیس ہزار میں درہم میں خرید لیا۔

المفاہیم از فضیلۃ الشیخ سید علوی مالکی محدث مکی عربی ص: ۲۱۰ مترجم ۲۲۸، (اصابہ از ابن حجر جلد ۳ ص: ۲۷۹)

صحابہ کرام کی نعت خوانی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے نعت سننے کی فرمائش کی

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت کعب احبار سے پوچھا ﴿ كَيْفَ تَجِدُ نَعْتَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فِى التَّوْرَاةِ ﴾ تم تورات حضور ﷺ کی نعت کس طرح پاتے ہو حضرت کعب احبار نے جواب دیا ہم تورات میں حضور ﷺ کی نعت اس طرح پاتے ہیں محمد ﷺ مکہ میں پیدا ہوں گے مدینے کی جانب ہجرت کریں گے آپ کی مملکت شام میں ہوگی آپ یاوہ گو اور بازاروں میں چیخنے والے نہیں ہونگے آپ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گے لیکن معاف کریں اور بخش دیں گے آپ کی امت خدا کی بہت حمد کرنے والی ہوگی وہ ہر خوشی اور غمی کے موقع پر اللہ کی حمد کرے گی اور ہر بلندی پر اللہ کی تکبیر کہے گی۔

(دارمی حدیث ۸ کتاب المقدمہ، خصائص کبری ص ۲۰ باب ذکرہ فی التوارۃ والانجیل)

نعت حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عباس نے عرض کیا یارسول اللہ! میں آپ کی نعت پڑھنا چاہتا ہوں حضور ﷺ نے فرمایا پڑھو اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سلامت رکھے

وَاَنْتَ لَمَّا وُلِدْتَ اَشْرَقَتِ الْاَرْضُ وَضَاءَتْ بِنُوْرِكَ الْاُفُقُ

یارسول اللہ! ﷺ آپ جب پیدا ہوئے تو زمین چمک اٹھی اور آفاقِ سماوی آپ کے نور سے روشن ہو گئے۔

(کتاب الوفاص:۲۸،مختصر سیرۃ الرسول ﷺ از شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہاب ص:۹)

متعدد صحابہ کرام نے حضور ﷺ کی نعتیں پڑھیں جن میں زیادہ مشہور یہ صحابہ کرام ہیں:

(۱) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(۲) حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

(۳) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ

(۴) حضرت علی رضی اللہ عنہ

(۵) حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

(۶) حضرت عامر بن اکوع رضی اللہ عنہ

(۷) حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۸) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۹) حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۰) حضرت اسود بن مسعود رضی اللہ عنہ

(۱۱) حضرت سواد بن قارب رضی اللہ عنہ

(۱۲) حضرت زہیر بن صرد جشمی رضی اللہ عنہ

(۱۳) حضرت مالک بن عوف رضی اللہ عنہ

(۱۴) حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(۱۵) حضرت نابغہ جعدی رضی اللہ عنہ

(۱۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا

(۱۷) حضرت خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

اگر تفصیل دیکھنی ہو تو کتاب ,, نعت رحمۃ للعالمین بہ زبان صحابہ و تابعین ،، کا مطالعہ فرمائیں

معلوم ہوا کہ نعت خوانی صحابہ کرام کی سنت ہے اسی سنت پر عمل کرتے ہوئے عاشق رسول صوفیِ باصفا الحاج جناب ظفر اقبال نقشبندی نے حضور ﷺ کی بارگاہ اقدس میں اپنا نذرانہ عقیدت پیش کرنے کے لئے پنجابی نعتوں پر مشتمل ایک گلدستہ تیار کیا ہے جس کے ہر شعر سے محبت اور عشق رسول ﷺ کا اظہار ہو رہا ہے یہ صرف نعتیں ہی نہیں بلکہ اپنے عقیدے کا اظہار ہے اس مجموعہ میں بڑے احسن طریقہ سے صحابہ کرام اہل بیت عظام اور اولیاء کرام کی محبت کا درس دیا گیا ہے اور اسی عقیدہ پر نجات کا دارومدار ہے اور شاعر نے یہ مجموعہ خاص کر اپنے بچوں اور اپنی آنے والی نسلوں کے لئے بڑی محنت سے تیار کیا ہے تاکہ وہ اسے مشعل راہ بنا کر حضور ﷺ کے غلاموں میں اپنا نام لکھا سکیں اور اس پُر فتن دور میں بے ادبوں اور ایمان کے لٹیروں سے اپنا ایمان بچا سکیں۔

شاعر گجرات صوفی ظفر اقبال صاحب کے پاس ظاہری علم نہیں ہے اور اس کا انہوں نے اپنے اشعار میں بھی اظہار کیا ہے لیکن وہ عشق رسول ﷺ کی دولت سے بہرہ مند ہیں اور انہوں نے ہمیشہ ایسے اچھے لوگوں یعنی اولیاء کرام اور اہل محبت علماء کی صحبت اختیار کی جن کے پاس بیٹھنے والا کبھی محروم نہیں رہتا اور صوفی ظفر صاحب نے کسی استاد کی مدد کے بغیر رسول اللہ صحابہ کرام، اہل بیت اور اولیاء کرام کی شان میں اشعار کا گلدستہ تیار کر کے ثابت کر دیا ہے۔

نہ سکولوں سے نہ کالج کے در سے پیدا علم ہوتا ہے بزرگوں کی نظر سے پیدا

یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا احسان ہے کہ اس نے اپنے محبوب کی ثنا خوانی کے لئے اہل سنت کو چُن لیا ہے۔ میرے آقا کی مدح سرائی اہل سنت کے حصے میں آئی

بگڑی آقا نے سب کی بنائی اپنی قسمت جگائے ہوئے ہیں

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا ہے کہ وہ ہمیں دنیا میں حضور ﷺ کے نعت خوانوں میں رکھے اور حشر میں بھی آپ ﷺ کے نعت خوانوں میں اٹھائے۔

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

ابوابراہیم

کلام ظفر

(۱) اوّل حمد مالک الملک دی پھر درود نبی تے پڑھیے

اہل بیت، صحابہ دا ادب ضروری کریئے

(۲) ہوروی ولی اللہ دے تے اک توں اک سوائے

بغداد شریف وچہ وسن والے جنہاں چوروں قطب بنائے

(۳)

پاک نبی دی صفت سن کے تڑپ میرے دل آئی

توں وی ظفرؔ وچہ حیاتی کر لے کجھ کمائی

(۴) صوفیؔ لقب مینوں پیراں دتا صوفی بن وکھائیں

روضے پاک دے سامنے بہہ کے توں وی کوئی نعت سنائیں

(۵) جنہاں دے دل چٹے ہندے، اوہ محفل میلاد مناندے

جناں دیدل کالے ہندے، اوہ نعت سنن نئیں اوندے

تے جنہاں نوں اپنے جیا آکھن اوہ تے مہمان بنے نیں رب دے

(۷) ہور اک عرض ظفرؔ کریندا تے سن لیو تسی میری

پلے میرے کوئی عمل نئیں تے آقا تہاڈی شفاعت بہتیری

(۸)

پڑھ بسم اللہ نقشبندی قلم پھڑ کے تے شعر لکھ لے میرا

اتا پتا نہ تھاں ٹھکانہ یارب تیرا فضل بہتیرا

ظفر درودو سلام پڑھدا تے ویندا محبوب ترے داڈیرا

(۶) بے ادباں نوں شرم نہ آوے تے نکتہ چینی کردے

(۹) جس دے ہتھ وچہ قلم تے نام میاں لیاقتؔ اُس دا

ایہدے تے وی آقا کرم کماؤ اُجرت مول نئیں منگدا

(۱۰) یارسول اللہ! میں اناں تُسی ویکھن والے تے کج لیو عیب میرے

(۱۱) یارسول اللہ اسیں کہندے رہندے تے بے ادباں گل نہ بھاوے

(۱۲)

یارا اپنے نوں میں راضی کرساں اللہ پاک فرماوے
امت تری نوں بخش دیاں گا ویلا تے اُوآوے

(۱۲) تے غیراں کولوں تے حنفی مسندے نئیں تے تُسی اوقاسم رب دے
(۱۳) تہانوں رب توفیقاں دِتیاں تے منگتے بھر بھر جھولیاں کھڑدے
(۱۴) تے ظفر جناں امام الانبیاء کولوں منگیا تے اوہوای امام امت دے بندے
(۱۵) تے یارسول اللہ! ہوروی کوئی ساتھی بیٹھے پیار محبت والے
(۱۶) ایناں تے وی آقا کرم کماؤ تے خالی کوئی نہ جاوے
(۱۷) شان تیری میں اُچی کیتی تے نعرے جبریل پیا لاوے
(۱۸) دکھن پربت لیندے چڑدے ایہو آواز پیا آوے
(۱۹) ظفر لکھ کتے پئے بھونکن کملی والے دی شان وددی جاوے
(۲۰) بے ادباں نہ قدر شناخت تے نہ سمجھ ایناں نوں آوے
(۲۱) انگلیاں چوں پانی نکلے تے بکری زندہ ہو جاوے
(۲۲) بے زبان وی حال زبانوں اپنے دکھ سناوے
(۲۳) تے گوشت آکھے یارسول اللہ ﷺ زہر میرے چہ پیا جے
(۲۴) تے کنکریاں وچہ مٹھی کلمہ پڑھن جدوں پاک نبی ﷺ فرماوے
(۲۵) پتھر دل کیہہ جانے محبت سمجھ اوس نوں نہ آوے
(۲۶)

ہوروی لکھاں صفتاں ہین نیں دس نئیں سکدا بندہ
ظفر سرکاردی گل تے مکدی نئیں توں اپنی گل مکا

(۲۷) چارے یار پاک نبی دے روشن دونویں جہانی
ہور صحابی تے ولی اللہ دے تے چمکن جیویں ستارے آسمانی

(۲۸)
دل سفید تے بھانویں ہووے رنگ کالا بندہ اوہوای سرکار دی اُمت وچہ سجدا اے

(۲۹)
اوگنہگاراں ناکاریاں نوں گل لاوے ویکھوچن حضرت عبداللہ دامدینے وچہ وسدا اے

(۳۰) نبی پاک تے درود وسلام پڑھنا اللہ وچہ قرآن دے دسدا اے

(۳۱) چوں یاراں دا جدوں ناں لئے کفر دلاں وچوں بارنسدا اے

(۳۲) اہل بیت وصحابہ نال محبت کرنی سبق وچہ حدیث دے لبھدا اے

(۳۳) منگناں سرکار کولوں ساڈا حق بن دا امام اعظم وچہ قصیدے دے لکھدا اے

(۳۴) اولیاء کرام دی سنگت یارو ہے چنگی حوالہ سورۃ کہف وچہ لبھدا اے

(۳۵) قسم رب دی پٹہ غلامی پنجتن دا ظفر اساں سُنیاں دے گل ای پھبدا اے

دل سفید تے بھانویں ہووے رنگ کالا بندہ اوہوای سرکار دی اُمت وچہ سجدا اے اوگنہگاراں ناکاریاں نوں گل لاوے ویکھوچن حضرت آمنہ دامدینے وچہ وسدا اے

(۳۶) شیخ طریقت پُورے والے مرشد تے پیر بڑے نے بھارے

(۳۷) اک جاگن یاد سجن دی وچہ اک جاگن رب جنتاں وچہ واڑے

(۳۸) ظفرؔ نقشبندی سداوے رستے طریقت دے حق نے چارے

(۳۹) شہر گجراتوں پربت بنے تے بابے جنگو شاہ دے ڈیرے

(۴۰) ملوکھوکھر پنڈ سداوے تے اوتھے عالم بہت وڈیرے

(۴۱) خالد حسینؔ نام اوہناں دا تے پیر بھائی اومیرے

(۴۲) ابو محمدؔ دی خواہش ایہو اوآکھن ظفرؔ جوڑے سِدے کرمیرے

(۴۳) بے قدراں کی قدر سفر مدینہ تے پتھرنوں کیہہ پالا

منافق لکھ نمازاں پڑھدے تے دل اوناں دا کالا

(۴۴) یارسول اللہ! لوگ آندے مختار نبی نہیں تے میں آناں مختار کل

(۴۵) مشکلاں ساریاں حل ہوجان جدوں ٹُریئے مدینے وَل

(۴۶) پاک مدینے چلنا ایسا جویں سیر جنتاں کریئے

(۴۷) جدوں نظر روضے تے پوے ظفرؔ دل وانگ کلیاں کھل جاوے

(۴۸) ایہہ دیوان یارسول اللہ دیوانے تہاڈے دا قبول فرماؤ تاں کم بن داا ے

(۴۹) اک جان دتیاں دل رجدا ناہیں تے لکھ جاناں تہاڈے توں واراں

(۵۰) ادب والیاں وچہ خاتمہ ہووے تے شفاعت قبر حشر وچہ پاواں

(۵۱) اللہ واحد دے نعرے لاواں ہور رب نہیں کوئی

نور حبیب دا اپنے قرب وچہ رکھیا ہر شے ظاہر ہوئی

(۵۲)

فلک جن، انسان بنائے خاطر احمد مرسل ﷺ دے لئی

اول آخر دالقب دے کے اُتے مہر لگائی

(۵۳) اولاد تہاڈی نال محبت کرنی یارسول اللہ ﷺ کم بڑا او کھا

صفت سناواں اونہاں دی تے منکر آکھے کھوکھر شرک کردا

(۵۴)

یارسول اللہ پٹہ غلامی تہاڈی دا گل پایا خوف رہیا نئیں ماسہ

جہڑے دین تہاڈے لئی مردے رب اونہاں نوں زندہ آندہ

(۵۵)

یارسول اللہ جنہاں جان عشق تہاڈے وچہ دتی او تھے سُنیاں ڈیرے لائے

بے ادباں دیاں قبراں اتے ملکا مومن کوئی نہ جائے

(۵۶) پڑھے لکھیو سنو تمامی عرض ان پڑھ کردا

جنہاں عشق دا سواد نئیں چکھیا اوہ عاشقاں نوں بُرا کہندا

(۵۷) عاشق اجے توں بنیا نئیں دل خواہش معشوقہ رکھیں

ذات صفات جدوں ہر شے بھلیں ظفر فیر سجن من بھانویں

(۵۸) لے لیا جو لینا آیا سودا ایس سرکاروں

اگے پچھے بھجن نالوں منگ شہنشاہ دے درباروں

(۵۹)

داتا صاحب دی ویکھ کرامت دسدے کعبہ لاہوروں

غوث الاعظم دی ویکھ کرامت اٹھے مُردے قبروں

(۶۰)

میں ان پڑھ تے لکھ نئیں پلے میرے شیخ نے کرم کمادتا

معرفت وچہ صوفی لقب دے کے سینے میرے وچہ چراغ جلادتا

(۶۱)

جنہاں نوں حق شفاعت داملیا - اوہ مولا علی دے بھائی

دن محشر دے سجدہ کرسن، مومنوں مشکل رہوے نہ کائی

(۶۲)

مدینے پاک وچہ بشیر صاحب مل پئے اونہاں ایہہ گل فرمائی

ہور کوشش کر ظفر تے ہوسی فضل الٰہی

(۶۳)

یہود ونصاریٰ اندر ڈیرے لائے - منہ توں سلام سلام آندے

ادب والیاں نوں بدعتی آکھن - بے ادباں نوں کول بٹھاندے

(۶۴)

مدینے پاک وچہ حضرت صاحب مل پئے اونہاں صوفی آکھ بلایا

دل میرے وچہ عشق جاگ پیا تے فیض مرشد کولوں پایا

(۶۵)

بے ادباں نوں جنتوں کڈھیں تے سجدے منہ تے ماریں

لکھاں وریاں دی عبادت ضائع تے لقب شیطان دادیویں

(۶۶) خطا تے میں خطا چا کیتی میں آں بڑا خطائی

بخش دے مولا حسنین دا صدقہ بُھل جو میتھوں ہوئی

(۶۷)

پیر معصوم شاہ ولی دی جد مبارک ونڈے طعام فقیراں

جنہوں منگنے دا وَل نہ آوے اوآکھے کیہہ دینا داتا میراں

(۶۸)

مسجد نبوی وچہ شاہ صاحب مل پئے سونی شکل نورانی

محمد حسین تے محمد حسن بھائی دونویں دساں کیویں تعریف زبانی

(۶۹)

سادہ چک دولت خانہ شہر گجراتوں چڑھدے

آل نبی تے اولادِ علی نیں ظفرؔ او تھے ڈیرے لائے

(۷۰)

اوکھا کم شاعری والا ہر ویلے ڈردیاں رہنا

مت زبانوں بول ایسا نکلے ہر کسے بھیڑا کہنا

(۷۱) چرچا حُسن یوسف نبی علیہ السلام دا بہت لوکی کردے

جنہاں نے حضرت محمد سرورِ عالم ویکھے ظفرؔ اوہ سر نذرانہ دھردے

(۷۲) میں منگتا ہاں آل تہاڈی دا ادب کراں سب ولیاں

المدد یا غوثِ اعظم دے نعرے لاواں کر کے باواں کھلیاں

(۷۳)

المدد یا رسولَ اللہِ اُنْظُرْ حَالَنا اُس ویلے وی کہناں

جدوں کھلن گیاں کفن دیاں تنیاں

(۷۴) نقشبندی پیر میرے شیخوپورے وچہ وسدے

طاہر بادشاہ اسم مبارک رستہ حق دا دسدے

(۷۵) مرشد میرے چورے والے جہاں راہ دسیا مینوں سچا
در نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دے جا کے توبہ کریئے تے ظفرؔ بخش دیندا اے رب سچا

(۷۶)

مسجد قباء وچہ دو رکعتاں اللہ اجر عمرے دا دیوے
مسجد نبوی وچہ دو رکعتاں ثواب حج دا پاوے

(۷۷) اس دے اندر شک نہ جانیں گل کیتی میں پکی
جس طرح حدیث پاک وچہ آیا اس طرح میں دسی

(۷۸) جہڑا اس نوں مندا نئیں کول ظفر دے آوے
کڈھ وکھاواں حوالہ اس نوں شرمندہ ہو کے جاوے

(۷۹)

اہل بیت خاتم الانبیاء دا ادب ضروری کریئے
لے کے وسیلہ پاک نبی دا صلی اللہ علیہ وسلم پیر پُل تے دھریئے

(۸۰) جہڑے وسیلہ مندے نئیں اوناں محشر نوں کیہہ کرنا
اس دن تے کلیم اللہ وی اِذْهَبُوْا اِلَى غَیْرِیْ کہنا
عشق کے بغیر تبلیغ بے کار ہے

(۸۱)

زبان مٹھی تے دل ڈاھڈے جہاں دے اندر ہوے پلیتی
گلیاں دے وچہ دھکے کھاون تے دیون دعوت مسیتی

باجھوں عشق پاک نبی ﷺ دے جئی نیتی تے جئی نہ نیتی

(۸۲) بے ادباں دا جھوٹا رونا جیویں پُھل مکھانے

زبانوں آکھن تسی سچے نبی اووچوں منافق پرانے

(۸۳)

شرک بدعت دا فتویٰ لاون جھوٹے ہیں نمانے

اتے کھنڈ چڑھائی ویکھو وچوں چنے پرانے

(۸۴)

جے کوئی ساڈا دردی ہووے ہتھ چھیتی اُٹھاوے

دے وسیلہ پاک نبی ﷺ دا مشکل حل ہوجاوے

ظفرؔ کولوں خطا جو ہوئی اللہ معاف فرماوے

(۸۵)

ایہہ دیوان گلدستہ یا حبیب اللہ شان تہاڈی وچ لکھایا

بول زبانوں ظفرؔ دی نکلے تے قلم نقشبندی چلایا

(۸۶)

ابوابراہیم بیلی میرے تے مدینے پاک وچ وسدے

تے نکلے شعر زبانوں میری تے جلد کتاب دے لکھدے

(۸۷) چھوٹی موٹی خطا بندے کولوں ہوجاندی

رب سچا تے بخش دیندا اے گل دنیائیں بھلاندی

(۸۸)

اینہاں شعراں دی وڈی خوبی دس دیاں میں تہانوں
روضے پاک دے سامنے بہہ کے نکلے بول زبانوں

(۸۹)

اس دیوان تے مدت جو گذری اک سال تے کچھ مہینے
عمر میری دے بابرکت سال گذرے پاک مدینے

معراج النبی ﷺ

(۹۰)

اوتھوں تک تے انسان دی عقل ای نئیں جتھوں تک براق سرکار دی گئی ہوئی اے

(۹۱)

نال پیمانیاں نبی پاک دی شان ناپیں عقل تیری چکن نوں گئی ہوئی اے

(۹۲)

آخرت اپنی نوں پیا خراب کرنا ایں ایہہ گل نہ کسے تینوں سمجھائی ہوئی اے

(۹۳)

جانے جان والا یا لے جان والا ظفرؔ تینوں سوچ کاہدی پئی ہوئی اے

(۹۴) مدینے پاک دی خاک شفا جہاں چم اکھیاں نال لائی
ہر شے دلوں بھلا کے تے جان نبی پاک توں واری
ہجر اسود نوں میں تاں چمناواں میرے نبی پاک چم وکھائی

شان اہل بیت

(۹۵) خاطر یار اپنے دی رب نے قبلہ رخ بدلایا
امام حسن نے حق ادا کیتا فرمانِ نبی ﷺ سچ کر وکھایا
امت نانے دی میدان وچہ نکلی تے راضی نامہ کرایا

(۹۶) جنہاں لب مبارک چوسے او کربل دے وچہ گجدے
اگے لگ کے دوڑن کوفی تے کہندے فرزند علی دے آئے

(۹۷)

بہتر تن ذبح کرائے تے دل فیروی امام دائیں رجیا
خاطر دین نانے دے لئی سر نذرانہ رکھیا

(۹۸)

میں حسین وچوں تے حسین میرے وچوں پاک نبی فرماندے
جہڑے محبوب اینہاں نوں رکھدے رب اوناں نوں محبوب رکھے

(۹۹)

جہڑے یزید نوں چنگا آندے تے بغض اہل بیت نال رکھدے
دن محشر دے شفاعت نہ پاسن تے منافقاں وچہ اٹھن دے

(۱۰۰)

حضرت حُر دے بخت جاگ پئے تے سمجھ اونہاں نوں آئی
تے آل نبی تے اولادِ علی نال ساڈا ویر نئیں کوئی

(۱۰۱)

موت سامنے آن کھلوتی تے خواہش امام نوں ہوئی

دور کا تاں شمرا فرض پڑھ لواں تے نماز نہ رہوے کوئی

(۱۰۲)

یزید پلید نے پلیدی کیتی تے پُھل زہرا دے توڑے

تے پڑھ کے قصہ کربل والا تے ظفرؔ تھوڑا کھڑ ا رووے

(۱۰۳)

دنیا پچھے دین گوایا تے منہ کالا کروایا

ہتھ ملدا یزید مر گیا اگے ویلا او کھا آیا

شان صحابہ

(۱۰۴) صدیق اکبر دی شان میں دساں رب جبریل نوں گھلیا

تے دیو سلام جا کے حبیب میرے نوں تے رب حال صدیق دا پچھیا

(۱۰۵)

عمر فاروق دی شان دساں تے کھلی جماعت کرائی

تے سر پھڑ کے ابو جہل بہہ گیا ہویا ساڈے نال کی

(۱۰۶)

عثمان غنی دی شان وکھری جیوندیاں ٹکٹ جنت دا ملیا

تے جتی واری نبی پاک ﷺ فرمایا تے اوتھی واری اُٹھیا

(۱۰۷) حضرت علی نعرہ مار کے دروازہ خیبر دا پُٹیا

مرحب ہتھوں تلوار ڈگ پئی تے آکھے شاہ زور کون آیا

(۱۰۸)

ہور صحابی سارے نبی پاک ﷺ دے ہے نیں سارے شاناں والے

تے اک اک کر کے دس نئیں سکدا چمکن جیویں آسمانی ستارے

(۱۰۹) پڑدادا میرا قادری تے دادا چشتیاں وچہ وڑیا

تے والد میرے نے سوہنا مرشد نقشبندی جے پھڑیا

(۱۱۰) ظفر وی نقشبندی کہلاوے تے پچھے بیٹا میرا اڑیا

پنجاں پشتاں دی میں گل سنائی کوئی بے ادب نئیں بنیا

(۱۱۱) تے جد میری دا مرشد خانہ چک سادہ میں سنیا

عشق سمندر وچہ غوطے کھا کے اک اک شعر میں چنیا

(۱۱۲) پاک نبی دیاں دشمناں نوں رب حکم دوزخ سناوے

بے اداباں تے زباں درازاں نوں رب ولد حرامی فرماوے

(۱۱۳)

کم چالی تھمن دامینوں وچ نہ آوے تے اکھڑ کویں میں پاواں

دل دی آواز زبانوں نکلے تے میں شعراں وچہ سناواں

(۱۱۴)

جہڑے درود سلاماں پڑھدے انشاءاللہ اوہ جنت وچہ جاسن

دن محشر دے محمد سرور عالم ﷺ امتی امتی آکھن

(۱۱۵)

جنہاں سلام نوں قبول نئیں کیتا جھوٹے ہین ناکارے
دن محشر دے دوزخ سڑسن رل مل کافر سارے

(۱۱۶)

جہڑے یاد سجن دی وچہ دن تے راتاں کڈدے
پردہ پوشی ۔ن ہمیشہ گلہ شکوہ نئیں کردے

(۱۱۷)

جے اوہ کسے نوں کول بٹھاندے تے چنگی گل اوہ کردے
جدوں لفظ زبانوں کڈھن تے پھل منہ وچوں ،کردے

(۱۱۸) جہڑے یاد سجن دی اندر زہر وانگ شراباں پیندے
مرکے وی اوہ زندہ رہندے ظفؔر قبر جنہاں دی جیوے

(۱۱۹) جہڑے آکھن اپنے جیا اوہ مرکے مٹی ہوئے
جہڑے صفتاں رہن سناندے لوک اونہاں دے عرس منادے

(۱۲۰) نہ میں کالج سکولے گیا تے نہ میں کسے کولوں پڑھیا
تے پاکاں لوکاں دی نظرِ کرم نال ایس پینڈے میں ٹریا

(۱۲۱) تے مرشد میرا طاہر بادشاہ جس نے کرم فرمایا
تے مدینے پاک دی خاکِ شفانوں ظفؔر چم اکھیاں نال لایا

(۱۲۲)

خاتم الانبیاء دا تاج مبارک میرے پاک نبی دے سر سجدا

امام الانبیاء دالقب دے کے اللہ آسماناں تے سددا

(۱۲۳)

تے جتھے حد جبریل دی مک گئی اوددوں اگے کملی والے گئے

تے محبوب محبّ وچہ وتھ نہ رہی ظفر تے اللہ اَوْ اَدْنٰی فرمائے

(۱۲۴) تے جہڑے دل عشقوں خالی او تھے ڈیرے ابلیس لائے

تے دردوالیاں دے دل وچہ عشق وسدا او تھے غیر نہ جھاتی پائے

(۱۲۵)

ولی اللہ نوں رب طاقت بخشی تکدے نظر الٰہی

جے چاون او سیر کرن نوں تے ویکھن کل خدائی

(۱۲۶) تے گل تہانوں میں پکی دسناتے اجرت کجھ نئیں منگدا

تے بابے آدم علیہ السلام توں لگ کے ادب سبھناں دا کردا

(۱۲۷) رب محمد ﷺ دا میں شکر گزاراں کراں سجدے لکھ ہزاراں

تے حبیب دی امت وچہ پیدا کیتا سو تے آئیاں باغ بہاراں

(۱۲۸) تے بدر شریف مسلماناں دا پہلا غزوہ آیا

تے نعرہ مار کے نکلے جدوں صحابہ تے خوف کفر دے دل آیا

(۱۲۹) ابوجہل نوں دو بچیاں مار کے جہنم وچہ پہچایا

کافراں نوں کر کے خطاب نبی پاک ﷺ نے فرمایا

جو آکھیا سی تہانوں رب نے سچ کر وکھایا

(۱۳۰) نبی پاک ﷺ نے فتح دیکھ کے نماز شکرانہ نیتی

جبیریل آسماناں تے جا کے تے آیا بہت شتابی

(۱۳۱) تخت تاج تے شاہی نئیں منگدا یارب نہ کوئی دولت ودھیری
بس ایمان تے آوے موت مدینے تے جنت البقیع بنے قبر میری

(۱۳۲) سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ جدوں دعا کریئے
تے مندا اے رب بہت شتابی جو منگیئے سو پایئے

(۱۳۳) تے جہڑے مدینے پاک وسدے اوہ بندے رب دے چنگے
توں وی خوش نصیب اے ظفرؔ پھرنا ایں روضے پاک دے چوفیرے

(۱۳۴) اک واقعہ میں مدینے پاک وچ اکھیں ڈٹھا رات معراج دی آئی
جویں مسجد نبوی شریف مدینے پاک آئی رب انجے آسماناں تے وکھائی

(۱۳۵) امہات المؤمنین دا ادب رب فرض تہاڈے تے فرماوے
تے جنہاں خدمت والدین دی کیتی اونہاں ڈیرے جنتاں وچ لائے

(۱۳۶) شہر دیس پنجاب دے اندر ہوئے نیں شاناں والے
سخن تھوڑے میں وی سناواں جے قبول پاک نبی فرماوے

جناب ظفر اقبال صاحب کا کلام ختم ہوا اب عظمت والدین کے متعلق چند اشعار نقل کئے جاتے ہیں

والدین دی عظمت

(۱)

گود ماں دی اے درس گاہ پہلی ایتھوں زندگی دا نصب العین بن دا
ایتھوں داتا خواجہ تے فرید بن کے دُکھی دلاں دے واسطے چین بن دا
تے شرم وحیا دی ماں جے ہووے پیکر تے فیر پُتر وی غوث الثقلین بن دا
تے سیدہ خاتونِ جنت جے ماں ہووے صابرؔ فیر لعل وی سخی حسین بن دا

(۲)

دو جگ اندر جے توں سکھ چاناایں دساں عمل میں کرتو کی لیا کر
جس حال وچہ ہووے ماں راضی اوسے حال وچہ توں جی لیا کر
اُچا بول نہ ماں توں بول بیٹھیں ماں سامنے لباں نوں سی لیا کر
جدوں تینوں سکون دی لوڑ ہووے پیر ماں دے دھو کے پی لیا کر

(۳)

افضل شان اے ماں دی جگ اندر دُکھاں نال ماں پُتاں نوں پالدی اے
لیندی پھرے تعویذ سیانیاں کولوں پُتاں لئی مصیبتاں جھالدی اے
ساری رات جگاترا اکٹ جاندی منگے خیر اماں سوہنے لعل دی اے
سکھاں سکھدی چُورے پئی ونڈے لکھاں مسجداں چہ دیوے بال دی اے
ماں لاڈ لڈاوندی نال نازاں رووے پُت تے گیت سناوندی اے
اڑی کرے اولاد تے ماردی نئیں بڑے پیار نال سمجھاوندی اے

(۴)

کملی سوہنے محبوب رب دے ﷺ عزت ماں دی کر کے وکھادتی
آوندی مائی حلیمہ نوں دیکھ تے کملی والے نے کملی وچھادتی

غلاماں عرض کیتی سوہنیا کونسی اے جنہوں کملی تے تُساں جگہ دتی
فرمایا نبی ﷺ نے میری ماں ہے جے جہدے سینوں مولا غذا دتی

(۵)

عظمت اوس انسان دی بڑی ہُندی راضی جس تے سجنوں ماں ہووے
جہڑا جھکدا اے ماں دے وچہ قدماں اوہو بندہ زمانے تے تاں ہووے
تے حضرت اویس وانگوں جو ماں دی قدر جانے قائم سدا زمانے تے ناں ہووے
رب وی کہندا اے موسیٰ سنبھل کے آ جدوں سر تے نہ صابرا ماں ہووے

(۶)

رب قادر کریم رحیم ایسا نئیں جگ تے کوئی اللہ پاک ورگا
بعد رب توں ساری کائنات اندر دوجا کوئی نئیں شاہِ لولاک ورگا
دنیاداری دیاں ساریاں رشتیاں وچوں نئیں ساک کوئی ماں دے ساک ورگا
پُتر بھانویں زمانے دا ولی ہووے نئیں جے ماں دے پَیراں دی خاک ورگا

(۷)

جیوندے ماپے نی تے اجے وی قدر کر لے ویلا بیتیا ہتھ نہ آونا ایں
دعا سیس کوئی لے لے ماپیاں دی وچہ قبر دے سکھ جے پاونا این
کسے مل نہ اے عمل عبادتاں نیں جے ماں دا دل دکھاونا ایں
جنہاں ماپیاں نوں طاہر دکھ دتا اُونے ایویں جہان توں جاونا ایں

(۸)

حج اکبر دا ملے ثواب اُس نوں نال پیار دے جو ماپیاں نوں تکدا اے
راضی رب رسول وی ہین اُس تے راضی ماپیاں نوں جہڑا وی رکھدا اے
تے راضی ہو کے ماں جے ہتھ چُک لوے خالی رب وی موڑ نہ سکدا اے
ماں دنیا توں ٹر جائے صابرا جس ویلے پتہ لگدا زمانے دی اکھ دا اے

(۹)

تے نعم البدل کوئی جگ تے ماں دا نئیں   کرے لکھ زمانہ پیار بھانوے
تھوڑ ماں دی پوری نئیں ہوسکدی   سارا جگ ہووے غمخوار بھانوے
تے دین ماں دا کوئی نئیں دے سکدا   پتر جان وی دیوے وار بھانوے
کوئی ساک نئیں ماں دے ساک ورگا   طاہرؔ ویکھ لے پھول سنسار بھانوے

(۱۰)

اُنج تے ہین زمانے تے لکھ رشتے   رشتہ کوئی وی ماں دی شان دا نئیں
جہڑا ماں دے پَیراں دی خاک چُمے   کدے خاک زمانے دی چھاندا نئیں
تے ماں دی دعا جیہے شاملِ حال ہووے   تے فیر ڈر خوف کسے طوفان دا نئیں
کدے طاہرؔ اشان نئیں پا سکدا   جہڑا ماں دی قدر پہچان دا نئیں

(۱۱)

ماں دی مامتا سچا اے پیار ایسا   جدے وچ دکھاوے دی بات کوئی نئیں
بعد رب رسول دی ذات نالوں وَدھ   ماں دی ذات توں ذات کوئی نئیں
تے جہڑی لنگھے ماں دی وچ خدمت   ایہو جئی عبادت دی رات کوئی نئیں
جنے ماں نوں طاہرؔ دکھ دتا   ہونی حشر وچ اودھی نجات کوئی نئیں

(۱۲)

تے پُتر بھانویں زمانے دا ہووے عیبی   ماں فیر وی پردے کج دی اے
اوہ نافرمان تے بھانویں گستاخ ہووے   صفتاں کر کر ماں نہ رَج دی اے
سے کوہاں تے پُتر نوں لگے ٹھیڈا اسٹ   ماں دے سینے وچ وَج دی اے
صابرؔ ماں دا عجب میں پیار ڈِٹھا   کھاندا پُت تے ماں پئی رج دی اے

(۱۳)

جاواں صدقے ماں دے نام توں ماں آکھیاں سینے وچ ٹھنڈ پیندی
نال پیار دے جدوں وی ماں کہئیے انج لگدا اے منہ وچ کھنڈ پیندی
جہڑا ماں نوں کرے نہ کنڈ یارو اوندی کدے وی پنجیں نئیں کنڈ پیندی
بے ادب جو ماں دا ہووے طاہر اونوں دوہاں جہاناں چہ پھنڈ پیندی

(۱۴)

لکھ آون بہاراں وچ گلشن مالی باغ دے مکھ پرتاوناں نئیں
واز مارنی نئیں کسے ماں وانگوں پُت کہہ کے گل کسے لاوناں نئیں
جو لاڈ لڈائے نیں ماں پیاری ایسراں کسے نے لاڈ لڈاوناں نئیں
دل روندا رہندا اے تاں طاہر جان والے نے مڑ کے آوناں نئیں

(۱۵)

وچھڑ گیاں دی یاد ستاوندی اے سُنا کر جہڑے گھر بار ٹُر گئے
سانوں روندیاں چھڈ کلیاں نوں ساڈے جگ توں ہین غمخوار ٹر گئے
اُنج گھر وچ فضل خدا دا اے مالی باغ دی چھڈ بہار ٹُر گئے
سانوں صابرا سینے لان والے سینے موت نوں لا کے یار ٹر گئے

(۱۶)

مرن والے رہندے بے سدا زندہ جہناں دی جگ تے یاد ہووے
ودھ اگے توں وی ہندا اے نام پیدا نیک جہناں دی پچھے اولاد ہووے
کرو سخاوتاں پڑھ کے قرآن بخشو جان والے دی انج امداد ہووے
اوہدی خوش نصیبی دی حافظا حد کوئی نئیں جہدے ختم تے سوہنے دا میلاد ہووے

(۱۷)

ہے دعا میری ماں جی قبر تیری اللہ پاک سوہنا پُرنور رکھے
ہون رب دیاں رحمتاں ہر ویلے سایہ رحمت دا رب غفور رکھے
تیری قبر پُھلاں دی سیج ہووے ہر بلا مولا تیتھوں دور رکھے
سجے ہتھ وچہ ہووے اعمال نامہ کالی کملی دے تھلے حضور رکھے

سلام

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

جب ضوفگن ہوا دین و دنیا کا چاند آیا خلوت سے جلوت میں اسرا کا چاند
نکلا جس وقت مسعودِ بطحا کا چاند جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اُس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

پڑ گئی جس پہ محشر میں بخشا گیا دیکھا جس سمت ابرش کرم چھا گیا
رُخ جدھر ہو گیا زندگی پا گیا جس طرف اُٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اُس نگاہِ عنایت پہ لاکھوں سلام

رحمتِ حق کی ہونے لگیں بارشیں دین و دنیا کی لٹنے لگیں دولتیں
کھول دیں جس نے اللہ کی حکمتیں وہ زباں جس کو سب کن کی کنجی کہیں
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

دین و دنیا دیئے مال اور زر دیا حور و غلماں دیئے خلد و کوثر دیا
دامنِ مقصدِ زندگی بھر دیا ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کر دیا
موجِ بحرِ سماحت پہ لاکھوں سلام

ڈوبا سورج کسی نے بھی پھیرا نہیں کوئی مثلِ یداللہ دیکھا نہیں
جس کی طاقت کا کوئی ٹھکانہ نہیں جس کو بارِ دو عالم کی پروا نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام

ابرِ جود و عطا کس پہ برسا نہیں ترا لطف و کرم کس پہ دیکھا نہیں
کس جگہ اور کہاں تیرا قبضہ نہیں ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں
شاہ کی ساری امت پہ لاکھوں سلام

فرق مطلوب و طالب میں دیکھے کوئی قصہ طور و معراج سمجھے کوئی
کوئی بیہوش جلووں میں گم ہے کوئی کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

جن کے قدموں پہ سجدہ کریں جانور منہ سے بولیں شجر دیں گواہی حجر
وہ ہیں محبوبِ ربِ مالکِ بحر و بر صاحبِ رجعتِ شمس و شق القمر
نائبِ دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

جس کے چہرے پہ جلووں کا سہرا رہا نجم وطٰہ کی جھرمٹ میں چہرا رہا
حُسن جس کا ہر اک چھب میں گہرا رہا جس کے ماتھے شفاعت کا سہرا رہا
اُس جبینِ سعادت پہ لاکھوں سلام

ہے خدایا کرم بار تیری جناب ازطفیلِ جنابِ رسالت مآب
وہ کہ جن کا ہے یٰسٓ طٰہٰ خطاب بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب
تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

نوری کتب خانہ نزد جامع مسجد نوری بالمقابل ریلوے اسٹیشن
دربار مارکیٹ۔ گنج بخش روڈ لاہور